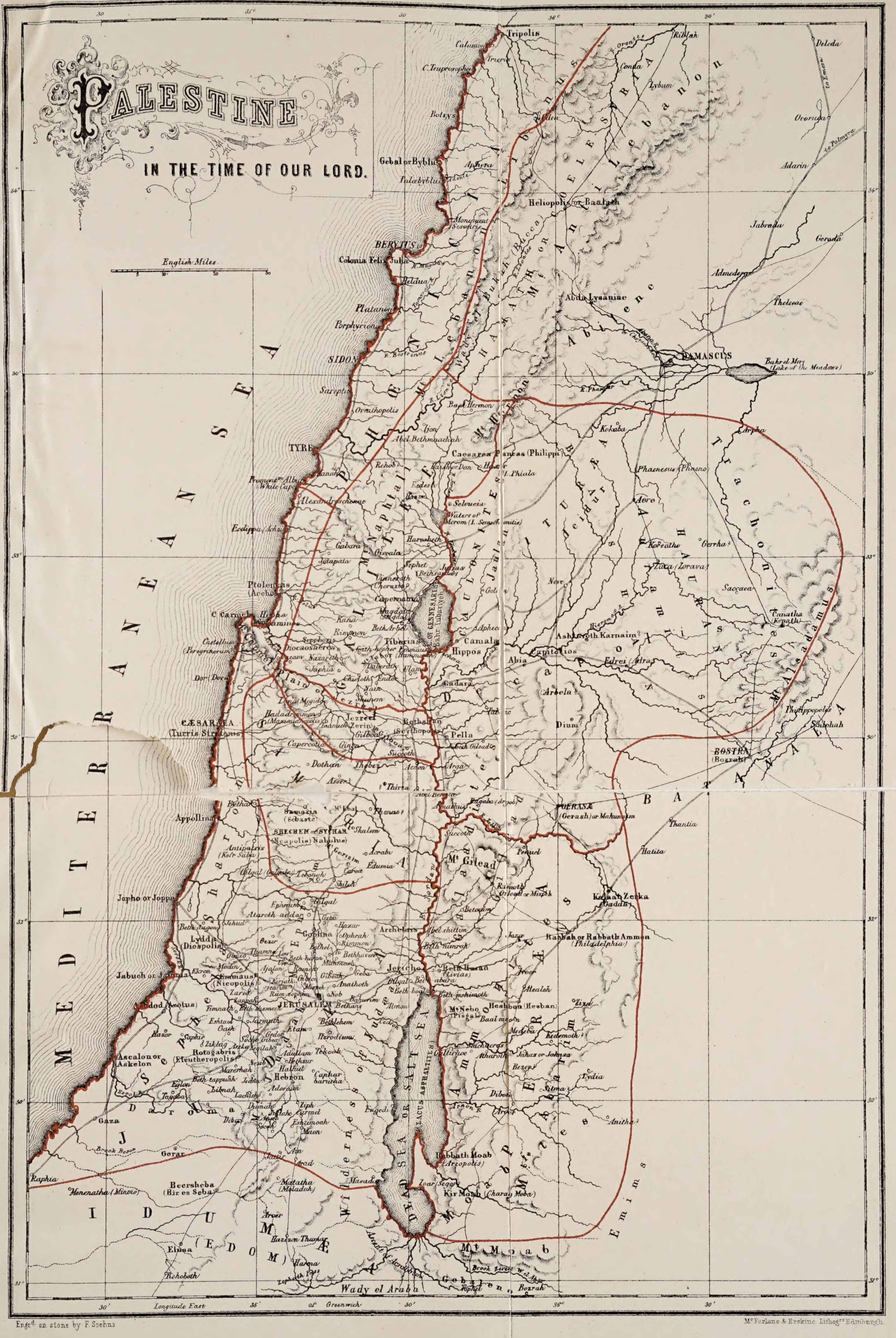


Engd. on stone by F. Soehns

McFarlane & Erskine Lithogrs Edinburgh

Dini o Dunyavi Tarikh
A Compilation of Sacred & Profane History
by A. Brodhead

Urdu Language

Class of '58

دینی اور دنیوی تاریخ کا مجموعہ

مولف

پادری اگسٹس براڈھیڈ صاحب

مقام الہ آباد

مطبع مشن پریس مین مطبوع ہوا

سنہ ۱۸۷۴ ع

۵۰ جلد

طبع اول

فہرست

دینی اور دنیوی تاریخ کا مجموعہ

پہلا باب

علم تاریخ۔ دینی اور دنیوی تاریخ

علم تاریخ

جو علم ہم دریافت کرتے ہین وہ علم تاریخ ہی اور اُسکی تشخیص و بیان یہہ ہی یعنی طرح طرح کے واقعات کا اُسی سلسلے مین بیان کرنا جس سلسلے مین وہ واقع ہوئے یہہ علم تاریخ ہی*

علم تاریخ زمانے کے تبدیل ہونے سے پایا جاتا ہی چنانچہ جہان تبدیلی نہین ہی وہان تاریخ بھی نہین ہو سکتی * مثلاً خدا کی ہستی مطلق کامل ہی اُسمین تبدّل نہین ہی اس لیئے اُسکا کچھہ بیان بھی نہین ہو سکتا لیکن پھر بھی خالق کی جو توفیق و تاثیر مخلوق مین یا مخلوق کی نسبت ظاہر ہوتی تہی اُسکا بیان ہو سکتا ہی * پھر جب کسی زمانے مین امن و چین برپا

رہتا ہی تب تواریخ کے کم سامان ہوتے ہین اور جب لڑائی اور فساد
قائم ہوتا ہی تب تاریخ بھی بڑھتی جاتی ہی *

تاریخ دو طرح کی ہی یعنی

۱ دینی تاریخ ÷

۲ دنیوی تاریخ ÷

دینی تاریخ

دینی تاریخ اُسکو کہتے ہین جسکا تذکرہ ہو چکا ہی یعنی وہ خدا کی توفیق
و تاثیر کا بیان ہی جو مخلوق مین یا مخلوق کی نسبت ظاہر ہوتی ہی * وہ خدا
اور انسان کے ملے ہوئے اعمال سے صادر ہوتی ہی * وہ خدا کی
مرضی و مصلحت کے پورے ہونے کی کیفیت ہی * اس تاریخ کا شروع
اور مخلوق کا شروع ایک ہی ساتھہ ہی اور جس وقت خدا اپنے کلام کے
وسیلے سے انسان کی ہدایت کرے تاریخ مذکور جاری رہیگی اور جب
ارادۂ الٰہی پورا ہو کر انجام کو پہنچیگا تب تاریخ ختم ہوگی ÷

اللہ کا ظہور تین طرح کا ہی ÷

۱ وہ انسان کی شبیہ پکڑکے آپ کو ظاہر کرتا ہی ÷ یہہ بات بار بار
وقوع مین آئی ہی اور خاصکر جب مسیح مجسم ہوا تب یہہ کمال تک پہنچی ÷
۲ معجزون کے ظہور سے خدا ثابت کرتا ہی کہ قدرتِ الٰہی کی تاثیر

دنیا کے انتظام و بندوبست مین ظاہر ہوتی ہی ÷

٣ نبوتون سے بھی ثابت ہی کہ معرفت الٰہی دنیا کی تاریخ مین ظہور پاتی ہی اس لیئے جب کسی نبی نے پیشین گوئی کی تب وہ خدا کے مُنہہ سے پیشین گوئی کرتا تھا ÷

پھر دینی تاریخ کا چشمہ خدا کا کلام ہی ÷

دنیوی تاریخ

اِس غور و تفتیش مین نہ صرف دینی تاریخ بلکہ دنیوی تاریخ کو بھی دریافت کرینگے اور اُنمین یہہ فرق ہی کہ دنیوی تاریخ مین خدا کی عموماً حکومت و انتظام ظاہر ہوتا ہی جیسے وہ اپنی ساری خلقت پر کرتا ہی تا کہ اُسکا کوئی ارادہ باقی نرہے لیکن دینی تاریخ مین اللہ آپہی کو ظاہر کرتا اور دلالت کرتا ہی کہ ساری باتین ایک خاص غرض کو انجام دینے کے لیئے جاری رہتی ہین ÷

خدا کی غرض

غرض مذکور گنہگارون کی نجات ہی اور یہی وجہہ ہی کہ دینی تاریخ مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہی * اُسمین فدا ہونے کا بیان ہی جو خداوند عیسیٰ مسیح کی نسبت ہی اور اِن باتون کا بیان بھی جو مسیح کے فدا ہونے کے کام سے علاقہ رکھتی ہین ÷

مثال

اوپر کے بیان سے ہمارا کام جانا جاتا ہی * اِس مثال سے وہ

اور صاف وروشن سمجھہ مین آئیگا * ہم لوگ علم کے طلبا ہوکے کشتی
مین سوار ہوکے سیر دریا کرتے ہین * دریا کے وار پار طرح طرح کے
ملک نظر آتے ہین اور اِن مین سے ہم اُنکے پاس جو ہمارے مطلب
کے ہین ٹھہر کے اُنھین دریافت کرینگے مگر ہماری یہہ غرض ہی کہ
دریا کے مُہانے تک پہونچین * جو دریا ہی وہ دینی تاریخ ہی اور یہہ
خدا کے کلام کے چشمے سے نکلتا ہی طرفین کے ملک دنیوی تاریخ سے
تشبیہ رکھتے ہین اور دریا کا مہانا جہان ہماری سیر ختم ہوگی وہ مبارک
جگہہ ہی جہان مسیح کے برگزیدے اور گناہ سے چھوڑائے ہوئے
لوگ ایک جا ہونگے +

تین باتون کا بیان

دنیوی تاریخ کے دریافت کرنے سے تین باتین قائم ہوتی ہین
یعنے

۱ انسان کے سارے کاروبار اور دنیا کے سب کام مین خدا
کا انتظام ظاہر ہوتا ہی +

۲ دنیا کی قومون اور سلطنتون کے حالات سے طرح طرح کی
نبوّتون کی تحقیق کیجاتی ہی +

۳ متفرّق سلطنتون کے سلسلہ وار بڑھنے اور گھٹنے سے

عیسائی دین کی راہ بنائی جاتی ہی یعنے اِس وسیلے سے رفتہ رفتہ مسیحی دین کے ثبوت کرنے اور قبول کیے جانے اور ترقی پانے کا طریقہ دُرست کیا جاتا ہی ÷

سلطنتونکی تبدیلیان ۱۲

آیندہ کی تحقیق و بیان سے معلوم ہوگا کہ اگلے زمانون مین یعنے اُن زمانون مین جو مسیح کے ظہور سے پیشتر گذرے متفرق سلطنتون مین جتنے انقلاب اور تبدیلیان واقع ہوئین وہ سبکی سب اُن نبوتونکے ساتھہ جو بیبل مین درج ہین علاقہ رکھتی ہین اور پھر وہ خدا کے انتظام مین ایسا وسیلہ ٹھہرین جن سے اُسکا یہہ ارادہ انجام تک پونہچے کہ تمام دنیا مین اُسکا دین ترقی پائے اور اہل دنیا مین سے مسیح کے لیے ایک اُمّت خاص چنی جاے ÷

اور یہ بیان ہو چکا ہی کہ جو بات دینی تاریخ مین مندرج ہی وہ خصوصًا فداکاری کے فعل کی نسبت ہی ÷

فعل فداکاری ۱۳

فداکاری کا فعل وہ فعل ہی جس سے بوسیلہ فداکار کے جو خداوند عیسیٰ مسیح ہی خدا اپنا ازلی ارادہ آدمیون کی نجات کی نسبت انجام کو پونہچاتا ہی ÷

فعلِ فداکاری اور نجات کا کام ایک ہی ہی یا ایک کام کے دو حصے ہین

چنانچہ مسیح اپنے لوگون کا نجات دہندہ اور فداکار بھی کہلاتا ہی *
کبھی کبھی فعل فداکاری سے نجات کا خریدنا مراد ہی اور جب ہم اُسے ایسا سمجھتے ہین تب وہ ایک عرصۂ مختصر یعنی مسیح کی پست حالی مین کیا گیا ہی * اُسکا شروع مسیح کے مجسم ہونیکے ساتھہ ہوا اور جسوقت مسیح اِس دنیا مین تھا یہہ کام جاری رہا اور جب وہ موت کے قبضے سے رہائی پاکے جی اُٹھا تب وہ انجام کو پہونچا *
لیکن سمجھنا چاہیئے کہ فداکاری کے فعل سے اَور چیز بھی مراد ہی یعنی اُسمین وہ ساری باتین شامل ہین جو خدا اپنے ارادے کے پورا کرنے کے لیئے وقوع مین لاتا ہی چنانچہ نہ صرف نجات کا خریدنا بلکہ سارے امور جو اُسکے خریدنے سے بیشتر اُسکے ساتھہ متعلق تھے اِس مین شامل ہوتے ہین *
اِس لیے جو کچھہ مسیح نے اپنے تین عُہدون یعنی نبی اور کاہن اور بادشاہ کے عُہدے مین کیا یا کرتا یا کریگا اور جو کچھہ نجات کے حق مین باپ اور روح القدس کرتا ہی (کیونکہ اِس کام مین تثلیث کے تین فرد گویا عہد مین وابستہ ہین) یہہ سب فعل فداکاری مین شامل ہی تا ہم پس واضح ہی کہ جو طالب العلم دینی تاریخ دنیوی تاریخ کو کما حقہ دریافت کرتا ہی وہ

اِس مطلب سے اُنھین دریافت کرتا ہی کہ اُسکو معلوم ہو کہ ساری باتین خداکاری کے کام کو کس طرح ظاہر اور روشن کرتی ہین اور اگر وہ اِس بات پر غور کریگا تو اُسکا مطالعہ فائدے کا باعث ٹھہریگا +

دوسرا باب

دنیوی تاریخ جو بیبل مین ہی

گذشتہ باب مین بیان ہوا کہ دینی تاریخ کا چشمہ خدا کا کلام ہی * علاوہ اِسکے جاننا چاہیئے کہ قدیم دنیوی تاریخ کے سامان بھی اِسی چشمے سے ملتے ہین * اگر کوئی شخص قدیم زمانون کے حالات کو دریافت کرے تو معلوم ہوگا کہ بیبل کے سوا دنیا کی تواریخ کا تذکرہ ۳۵۰۰ برس تک اور کہین نہین ہی اور اگر اُسکا بیان کلام مقدس مین نہوتا تو نہ صرف دنیا کی تاریخ اُس عرصے تک نہ معلوم ہوتی بلکہ دنیا اور انسان کی پیدایش کے حق مین بھی مطلق ذکر نہوتا * ان حقیقتون کی نسبت فیلسوف مثلاً انکزاگورس ارسطو افلاطون وغیرہ نے طرح طرح کے خیال کئے لیکن اُنکے خیال کلیتہً بے بنیاد اور بے اصل ٹھہرے * بعضون نے بیان کیا

کہ دنیا ازل سے ہی اور بعضون نے کہ صرف اُسکے جزو ازلی ہین بعضونکا
یہہ گمان تھا کہ انسانی روحون کا کسی دوسری حالت مین پہلے وجود تھا
اور بعضے یہہ سمجھے کہ کسی طرح سے آدمی زمین سے نکلا * بعضے بیان
کرتے تھے کہ ایک واحد الوجود ہی جو مسبب الاسباب اور احکم الحاکمین ہی
اور بعض کہتے تھے کہ بہتیرے خداوند اور بہتیرے خدا ہین * اِسی طرح
ہر ایک قوم کے سوا تاریکی دنیا کی قومون پر چھا رہی تھی اُس وقت تک کہ
خادمانِ دینِ عیسائی کے وسیلے سے انجیل کی خوشخبری نہ سنائی گئی *
اور یہہ بھی قابلِ لحاظ ہی کہ اگر پاک نوشتے اِنگلستان وغیرہ مین نہ سُنائے
جاتے تو اُن ملکون کے مسیحی اور اِس ملک کے مسیحی باشندے بھی قدیم
زمانون کے لوگون کی مانند پینتیس ۳۵ صدی تک دنیا کی تاریخ سے واقف
نہوتے اور اُنکے مانند اپنے گرد نواح کے لوگون کے مثل جو بیبل کی روشنی
کے پاس نہین آتے ہم سے بھی یہہ پوچھا جاتا کہ دنیا کو کسنے پیدا کیا وہ
کیونکر پیدا ہوئی کیا اُسکی کوئی انتہا ہی انسان کب سے ہی وغیرہ *
اب اوپر کے بیان سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اگرچہ خدا کے کلام کی خاص
غرض و مراد یہہ ہی کہ نجات کی وہ راہ ظاہر کرے جو ابن اللہ کے مجسم ہونے
اور دکھہ اُٹھانے اور سفارش کرنے سے حاصل ہوتی ہی پر تو بھی اُسکا

ایک نہایت بڑا فائدہ یہہ ہی کہ وہ قدیم زمانون کی ایسی معتبر تاریخ ہی
جسکی برابر کوئی دوسری نہین ہی ÷

تمہید ۱

جبکہ بیبل کی کیفیت یون ہی تو مناسب و لازم ہی کہ ہم اُس تاریخ
کو جو پاک نوشتون مین ہی بہت ہی مفید اور قیمتی سمجھین اور اُسپر غور و
لحاظ کرکے سیکھین کہ دنیا کی اُن دنون مین کیا حالت تھی اور خدا
کا کیسا انتظام تھا ÷

خاصیتین ۱

لہذا چاہیے کہ تاریخ مذکور کی کئی ایک خاصیتون پر مختصر طور سے
غور کرین اور اُنپر اجمالاً لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ یون ہین
جیسی اُس تواریخ کے لائق ہی جسکی اصل الٰہی ہی * جو کوئی اِن
تاریخون کو بلا تعصب پڑھیگا وہ معلوم کریگا کہ یہہ بیان سچ ہی اور اُسکے
دل مین شک و شبہہ نہوگا اور اِس حقیقت کی نسبت جو یقین پیدا ہوتا ہی
وہ تربیت سے پیدا نہین ہوتا بلکہ ہر شخص اور ہر مذہب والا جانیگا کہ
فی الحقیقت یہہ باتین سچ ہین بناوٹ کی نہین ہین ÷

پھر اگر تاریخ مذکور اُن روایتون اور قصّے کہانیون سے مقابلہ
کیجاے جو اکثر قومون مین چلی آئی ہین تو زمین و آسمان کا فرق پایا
جائیگا * مثلاً موسی کی تصنیف کی ہوئی پانچ کتابین تخمیناً سولہ سو [۱۶۰۰] برس

مسیح سے پیشتر لکھی گئین اور اُنپر لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیہودگی اور کہانیون سے خالی ہین اور اُن مین دیوی دیوتاؤن کے کھیل تماشے کا بھی ذکر نہین ہی بلکہ کُل بیان قابل اعتبار اور معقول اور عقلمندون کے لائق ہی ÷

جو روایتین قومون مین رائج ہوتی ہین اور مورخون کا جو بیان ہمارے پاس پہونچا ہی وہ اکثر خیالی باتون سے ملایا گیا ہی لیکن جو تاریخ پاک نوشتون مین درج ہی اُسکی ایک خاصیت یہہ ہی کہ وہ خیال و قیاس سے علیحدہ ہی بلکہ بیان اسقدر صاف اور اختصار کے ساتھہ ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ راقم نے صرف ایسی باتین لکھین جو اُسنے خدا کی ہدایت سے پائین ÷ اگر وہ اپنی ایجاد کی ہوئی باتین لکھتا تو قیاس غالب ہی کہ بہت سی اور باتین بھی درج کرتا جیسا کہ ہندؤن کی پرانی حکایتون مین بیشمار قصے کہانیان ملتی ہین جنکی بنیاد و اصل کچھہ بھی نہین پائی جاتی مگر ہان جب کبھی مفصل بیان کرنا چاہیئے تب بیان مفصل ہی اور راقم کا احتیاط و اختصار سے لکھنا اور ضرورت پر مفصل بیان کرنا یہہ دونون باتین اُسکے لکھنے کی سچائی اور الہی ہونے پر دلالت کرتی ہین اِسلیئے کہ پہلے امر یعنی احتیاط و اختصار کی وجہہ سے ہم جانتے ہین کہ مورخ کے

خیالون پر گویا ممانعت تھی کہ سچائی کی حد سے زیادہ نہ لکھے اور
دوسرے امر یعنی مفصل ہونیکے سبب سے دیکھا جاتا ہی کہ خدا اپنے
لوگون اور اُنکے دشمنون کے ساتھہ کیسا سلوک کرتا تھا اور یہہ بھی
کہ اُن زمانون مین کیسا انتظام تھا ÷

تاریخ مذکور کی ایک اَور خاصیت یہہ ہی کہ اُسمین جو بیان ہی
وہ یقین کے ساتھہ بتلایا جاتا ہی * جو باتین ہم خود دیکھتے ہین اُنکا
ایسا بیان کرتے ہین کہ ظاہر ہی کہ ہمارے دل مین مطلق شک و شبہہ
نہین ہی * مؤرخ جو بیبل مین بیان کرتے ہین وہ اِسیطرح بیان کرتے
ہین کہ گویا خود دیکھنے والے تھے * اُنکے بیان مین نہ جھوٹھہ نہ شیخی
نہ ایسا شک پایا جاتا ہی جو اور مؤرخون کے لکھنے مین ظاہر ہی بلکہ برعکس
اِسکے کل تواریخ مین یقین کی مُہر ہی ÷

یہہ بھی جاے غور ہی کہ اگرچہ بعضی باتین ایسی ہین جو بیبل کے پیشتر کے
بیان کی بہ نسبت اُسکے آخر نوشتون مین زیادہ صاف روشن پائی جاتی ہین مثلاً تثلیث
اور مسیح کے کفارے کی تعلیم لیکن تو بھی خدا کی وحدانیت اور صفتون
اور انسان کے طرح طرح کے فرائض کی بابت جو تعلیم موسیٰ کی کتابون
مین ہی وہ ایسی صاف ہی جیسی سب سے آخری نوشتون مین پائی جاتی ہی ÷

اور یہہ بھی قابل لحاظ ہی کہ آیا تاریخ مذکور کی کوئی دلیل بطور تایید ہی کہ نہین خود تواریخ جو اُسکی ہمعصر ہی نہین ہی* بیبل کے بیان کے علاوہ کسی مؤرخ کا اعتباری بیان نہین ہی جو چھہ سو برس مسیح سے پیشتر لکھا گیا مگر نینوے مصر وغیرہ کے (انسان کی بنائی ہوئی عمارتون کے) بقیہ آجتک موجود ہین اور اُن مین تصویری حروف اور نقاشیان پائی گئین جنکے دریافت کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُنکے اور بیبل کے بیان مین بہت سی موافقت ہی* فی الحال شہر نینوے کے کھنڈہرون مین تخمینا بیس ہزار مٹی کی تراشی ہوئی اینٹین پائی گئی ہین اور نظر غور سے جنھون نے اُنکو دیکھا تو معلوم کیا کہ بعضون پر طوفان کا بیان لکھا ہی جیسا کہ بطور روایت اُس زمانے کے لوگون تک پونہچا تھا* قیاس غالب ہی کہ یہہ اینٹین مسیح سے چھہ سو برس پیشتر رہی ہونگی اور طوفان کے حق مین اُنکے اور موسیٰ کے بیان مین بہت سی مطابقت پائی جاتی ہی +

باقی ایک بات یہہ ہی کہ خدا کے عجیب انتظام مین یون واقع ہوا کہ جسوقت تاریخ پاک نوشتون مین ختم ہوئی قریب اُسوقت کے مؤرخ اُٹھنے لگے اور اُنکی محنتون کے وسیلے سے دنیا کی تواریخ سلسلہ وار

چلی آئی ہی * جسنے سب سے آخر بیبل مین تواریخی بیان لکھا وہ نحمیاہ
تھا جو مسیح سے پیشتر قریب چارسو تینتیس برس کے لکھتا تھا اور قوم
یونان مین چارسو پینتالیس ۴۴۵ برس مسیح سے پیشتر ہیرودوطس نامی
ایک مشہور اور معتبر مورخ نے اپنی تاریخ کو جاری کیا *

تیسرا باب

انسانکی پیدایش سے لیکے برگشتگی تک

دینی تاریخ کے دو حصے ہین —

۱ انسان کی پیدایش سے لیکے آدم کی برگشتگی تک *

۲ اُسوقت سے لیکے جبکہ بچانیوالے کا پہلا وعدہ کیا گیا
اُس وقت تک کہ یہہ وعدہ پورا ہوا اور بچانیوالے کا کام انجام کو پہنچا *

پہلے حصے مین انسان کی پیدایش اور برگشتگی اور دوسرے
حصے مین فدا کاری اور نجات کا بیان ہی * پہلے حصے مین صرف
آدم کے گھرانے کی تاریخ ہی * وہ زمانہ گویا دنیا کا زمانہ زرینہ تھا *
انسان اور کل چیزون مین جنکا پیدا ہونا موسیٰ کی پہلی کتاب مین

بیان ہوتا ہی یہہ فرق ہی کہ صرف انسان ہی خدا کی صورت پر بنایا گیا اور
اِس سے یہہ مراد ہی کہ عِرفان اور اختیار اور پاکیزگی مین وہ خدا کی مانند تھا

۱ عرفان کے حق مین انسان خدا کے مانند تھا اِسلیئے کہ وہ آپ سے
آپ نیک و بد مین امتیاز کر سکتا تھا *

۲ اختیار مین وہ خدا کے مثل تھا اس لیئے کہ کل مخلوقات اُسکی
حکومت کے تحت مین تھی *

۳ پاکیزگی مین وہ خدا کے ہم شبیہ تھا اِسلیئے کہ خدا کی شریعت
مین خوش رہتا تھا اور خدا کی مرضی بجا لاتا تھا *

انسان اور خدا کی پاکیزگی مین اتنا بڑا فرق تھا کہ خدا کی پاکیزگی
بے تبدیل ہی اور انسان کی تبدیل پذیر * انسان کا امتیاز کامل تھا
مگر اِسقدر نہین کہ اُسمین تبدیلی نہو سکے *

کہین ایسا بیان پایا نہین جاتا کہ انسان کی وہ حالتِ کامل و
خوش کب تک رہی * اس اثنا مین خالق کی طرف سے دو ضابطے
مقرر کیے گئے یعنی سات دنون مین ایک دن کو پاک رکھنا اور ایک مرد
اور ایک عورت کے بیچ نکاح ہونا *

بعضے لوگ گمان کرتے ہین کہ سبت کا روز صرف یہودیون کے لیئے

فرق خدا اور انسان کی پاکیزگی مین

ضابطے

نسبت

معین ہوا اور سبھون کے واسطے نہ تھا لیکن چونکہ یہہ دونون رسمین
انسان کی کامل حالت مین مقرر کی گیئن پس معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک
قوم یا ایک زمانے کے لیئے نہین بلکہ سب لوگ اور سب زمانونکے
واسطے مقرر کی گیئن *

آدم کا شیطان کے جعلون سے واقف ہونا

جب خدا نے آدم و حوا کو باغ عدن مین رکھا تب اُسنے انھین
شیطان کے جعلون سے آگاہ کیا * جب امتحان کا وقت آچکا اور
وہ لوگ ملزم ٹھہرے تب اُنھون نے یہہ عذر نہین کیا کہ ہم شیطان کے
منصوبون سے واقف نہ تھے * اگرچہ حکم دیتے وقت حوا پیدا نہوئی
تھی تا ہم معلوم ہوتا ہی کہ وہ حکم سے واقف تھی *

شیطان کا انکار

شیطان کو ایک روح سمجھنا چاہیئے وہ اصل مین نیک و پاک تھا
لیکن اپنی وفا کو چھوڑ کے وہ خدا سے برگشتہ ہوا اور یہہ چاہتا تھا کہ
آدم اور اُسکی نسل گناہ مین مبتلا ہون * حوا کے پاس آکے پہلے
اُسنے اُسکے دل مین شک ڈالا کہ آیا یہہ بات خدا کی سچ ہی کہ نہین * اگرچہ
حوا نے شیطان کا مقابلہ کیا تو بھی اس وسواس نے اُسکے دل مین جڑ
پکڑی اور اسیطرح گناہ دنیا مین قائم ہوا * دیکھا چاہیئے کہ اُس گناہ
کی روش ہر ایک گناہ کی روش کی مانند تھی جیسا پاک کلام مین مرقوم ہی

فریب کا پہیلانا

پیدایش ۳ باب ۱۵

کہ خواہش جب حاملہ ہوئی تب گناہ پیدا کرتی اور گناہ جب تمامی تک پہنچا
موت کو جنتا ہی ×

انسان کا خدا بننا *

شیطان نے کہا تھا کہ تم خدا کے مانند نیک و بد کے جاننے والے
ہوگے اور یہہ بات پوری ہوئی مگر ایسی نہین جیسی آدم اور حوّا نے
اُسکو سمجھا تھا * دونون کی آنکھین کھُلین لیکن اپنی برہنگی اور پریشانی
کے سوا اُنھون نے اور کچھہ نہین دیکھا * وہ خدا کے مانند ہوے اسطور
پر کہ بعد اِسکے آدم خدا کا نائب نرہا اور خود مختار ہوکے وہ گویا اپنا خاوند
اور خداوند بنگیا * وہ نیک و بد کو پہچانتا تھا مگر صرف اِس طرح کہ وہ جانتا
تھا کہ اُسکا دل بدی سے بھرا اور نیکی سے خالی تھا اور بس ÷

شیطان کی سزا *

شیطان نے انسان کو ورغلایا تھا اور خدا کی مملکت مین گناہ اور
موت کو داخل کیا تاہم اُسکی قدرتین محدود تھین اور وہ خدا کا زیردست
تھا * چنانچہ اِس نئی خطا کے سبب سے اُسنے نئی سزا بھی پائی اور
سزا یہہ تھی کہ دشمنی اُسکے اور عورت کے اور اُسکی نسل کے اور عورت کی
نسل کے بیچ مین پڑی اور جب یہہ دشمنی انجام تک پہنچیگی تب عورت
کی نسل فتحیاب اور شیطان کی نسل مغلوب ہوگی * اِس سے یہہ مراد ہی کہ خداوند
عیسیٰ مسیح شیطان کو نیست و نابود کریگا اور اُسکے طفیل سے انسان جلنا

اُنھون نے اپنی برگشتگی سے اپنا نقصان کیا ہی اُتنا بلکہ اُس سے کہین زیادہ حاصل کرینگے +

فرق شیطان کی اور آدم کی سزا مین

شیطان کی اور آدم اور حوا کی سزا مین یہہ فرق تھا کہ شیطان کی سزا کی حد نہین ہی لیکن اُنکی سزا محدود تھی مگر ایک کفارے کے وسیلے سے محدود ہوئی * یہہ نتیجہ اُس وعدے سے نکلتا ہی کہ عورت کی نسل سانپ کی نسل پر فتحیاب ہوگی اور اِس غور سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہی کہ اگرچہ زمین کانٹے اور بھربھانڈ اُگائیگی تو بھی وہ بار آور رہیگی اور باوجودیکہ عورت کے حمل مین درد نہایت بڑھیگا تو بھی وہ لڑکے جنیگی بلکہ اُسکو جنیگی جو سانپ کے سر کو کچلیگا * اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا کا یہہ ارادہ تھا کہ چند مدت کے بعد معین وقت پر مین مخلوقات پر سے یہہ بوجھہ اُٹھا کے اُنھین رہائی بخشونگا اور ابد تک خوشوقت رکھونگا +

انسان کا بچایا جانا

اگرچہ خداے رحیم کا ارادہ تھا کہ انسان اپنی برگشتگی کی تاثیر سے رہائی پائین تو بھی اُنپر ظاہر ہوا کہ آپکو بچا نہین سکتے اور یہہ بات اِس امر سے اُنپر ظاہر ہوئی کہ خدا نے اُنکو باغ عدن سے نکال دیا اور کروبیون کو مقرر کیا کہ درخت حیات کی حفاظت کرین +

خدا کی حکومت

جو حکومت اُس وقت دنیا مین جاری تھی وہ خدا کی حکومت تھی یعنی بغیر

کسی وسیلے کے خدا آپ سلطنت کرتا تھا * چند عرصے کے بعد خدا نے نائبون اور اور وسیلون کی معرفت دنیا مین حکومت کی *

معلوم ہوتا ہی کہ اُس وقت خالق اور مخلوق کے بیچ زبانی گفتگو ہوتی تھی اور قیاس غالب ہی کہ کسی صورت مین ظہور پا کے خدا آدم سے ہمکلام ہوا جس طرح کوئی شخص دوست سے کلام کرتا ہی *

دینی تاریخ کا پہلا حصہ انسان کے برگشتہ ہونے اور اُسکے باغِ عدن سے نکالیجانے کے بیان پر ختم ہوتا ہی * پہلے پہل انسان خالق کے ہاتھ سے نیک و پاک بنایا گیا کُل مخلوق اُسکے تابع تھی اُسکی پرورش کے لیئے زمین بارآور اور آراستہ ہوئی تا کہ وہ اُسمین سکونت کرے * انجام کار اپنی نافرمانی کے سبب سے اور اُس عرفان کے حاصل کرنے سے جسکے لالچ مین وہ پڑا تھا انسان خدا کی توفیق سے محروم ہو کے گناہ کا پھل کھانے لگا زمین کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگاتی اور کروبیون کی تلوار کے ڈر سے آدم اور حوا درخت حیات کے پاس پہونچ نسکے *

قابل غور ہی کہ آدم اور حوا کو درختِ حیات کے پاس پہونچنے سے روکنا خدا کی عین محبت اور مہربانی پر دلالت کرتا ہی اور اِس امر سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ اُنکو اُنکی حالت برگشتگی سے بچانے کا ارادہ رکھتا تھا اِس لیئے کہ

اگر وہ درخت حیات کا پھل کھایا کرتے تو ہمیشہ زندہ رہتے مگر کیسے اپنی گنہگار و پریشان حالت مین رہتے اور ایسی زندگی ابدی موت ہوتی * چونکہ خدا نے اُنھین اُس سے باز رکھا تو واضح ہی کہ وہ اُنکے لیئے ابدی پریشانی و عذاب کا نہین بلکہ خوشی وسعادت کا ارادہ رکھتا تھا +

چنانچہ معلوم ہوتا ہی کہ انسان کی برگشتگی کے بعد خدا کے اُس ارادے کی تاثیر دنیا کی تاریخ مین ظاہر ہونے لگی * اِسکا پہلا ظہور اُس پیشین گوئی مین پایا گیا جسے خدا نے سانپ کی بابت کیا اور پھر امر مذکور مین یعنی خدا نے آدم کو درخت حیات کا پھل پھر کھانے ندیا +

عورت کی نسل کی بابت یہہ نہین بیان ہوا کہ ایک خاص شخص جو عورت کی نسل اور انسان کا بیٹا کہلائیگا سانپ کی نسل سے لڑیگا اور اُن سبھون کو جنکے واسطے وہ لڑتا ہی بچائیگا مگر مکاشفہ کی رو سے یہہ بات رفتہ رفتہ زیادہ صاف و روشن ہو گئی +

نجات کے امر مین جو کچھہ مسیح کے آنے سے پیشتر کیا گیا وہ بطور تمہید تھا اور یہہ عرصہ تین فصلون مین تقسیم ہوتا ہی +

۱ انسان کی برگشتگی سے طوفان کے آنے تک جو ایک ہزار چھہ سو چھپن برس پیدایش کے بعد واقع ہوا +

۴ طوفان سے ابیرام کے بلائے جانے تک اسمین چار سو ستائیس برس کا عرصہ ہی*

۵ ابیرام کے بلائے جانے سے مسیح کے زمانے تک جو ایک ہزار نو سو اکیس ۱۹۲۱ برس کا عرصہ ہی*

چوتھا باب

انسان کی برگشتگی سے لیکے طوفان تک

مختلف میلان

آدم زاد مین دو مختلف میلان شروع سے چلے آئے ہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین یعنی خدا کا تابع ہونا اور اُس سے باغی ہونا* اِن دونون حالت کا آغاز آدم کے پہلے دو بیٹون مین دکھلائی دیا* جب حوّا اپنا پہلا بیٹا جنی تب وہ خوش ہوکے بولی کہ مین نے خداوند سے ایک مرد پایا چنانچہ اُسنے اُسکا نام قائن رکھا جس سے پایا گیا مراد ہی* بعضے لوگون کا قیاس یہہ ہی کہ حوّا نے گمان کیا کہ یہہ وہی ہی جسکا وعدہ کیا گیا کہ وہ سانپ کی نسل کے سر کو کچلیگا اور یہہ دیکھکے کہ قائن ایسا نہین ہی تو اُسنے اپنے دوسرے بیٹے کو ہابل نام رکھا جس سے خیال باطل مراد ہی*

حوا کا گمان

دونون بیٹون نے خدا کے حضور مین نذرین گذرانین یعنی قائن اپنے کھیت کے حاصل مین سے ہدیہ اور ہابل اپنی پہلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریون مین سے قربان لایا* ہابل کی نذر ایمان سے گذرانی گئی اور اِس سبب سے وہ مقبول ہوئی لیکن قائن کا ہدیہ خدا کو نامقبول ہوا* حسد کی راہ سے قائن نے اپنے بھائی کو مار ڈالا اور اِس سبب سے وہ زمین پر پریشان اور آوارہ ہوا÷

ذکر ہو چکا ہی کہ دنیا کے شروع ہی مین قربانی گذراننا ظہور مین آیا اور چار ہزار برس تک یہہ رسم خدا کی عبادت مین نہایت بڑی بات تھی مگر ایک راز کے طور پر تھی اور جبتک کہ کلوری پہاڑ پر وہ صاف و روشن ظاہر نہوئی تب تک اُسکا مطلب بخوبی سمجھہ مین نہین آیا÷

قربانی گذراننے سے تین باتین سکھلائی گئین* پہلی یہہ کہ خدا کے نزدیک گناہ نہایت ہی ناپسند اور مکروہ چیز ہی÷

دوسری یہہ کہ ہر چند آدمی گذشتہ گناہ سے رہائی پائین لیکن تو بھی اُن سے نئی خطائین سرزد ہوا کرتی ہین÷

تیسری یہہ کہ صرف کفارہ کے لہو سے خدا اور گناہگار کے بیچ مین میل ہو سکتا ہی÷

قائن ہابل ۴ ‏، ۲ ‏،

قربانی گذراننا ۳ ‏،

جاے تعجب ہی کہ کہین خدا کے کلام مین ضابطۂ مذکور کا ایجاد ہونا
پیش نہین کیا گیا * حقیقتاً انسان عقل کی روسے یہہ بات جان
نہین سکتا کہ حیوان کے مار ڈالنے اور چڑھانے سے گناہ کا کفارہ بطور
علامت ظاہر کیا جاے اور سوا اِسکے جو یہہ ضابطہ صرف آدمیون کا ایجاد
ہوتا تو خدا کو مقبول نہوتا * یہہ قوی دلیل ہی اور درحالیکہ ہم ہابل کے
اُسی باب اور آیت کو نکال سکین جسمین قربانی گذراننے کا مقرر ہونا پایا
جاتا ہی تو اب کی بہ نسبت زیادہ یقین پیدا نہوتا کہ یہہ ضابطہ خدا کا مقرر
کیا ہوا اور اُسکو منظور و مقبول ہی *

پیدایش کی کتاب کے چوتھے اور پانچوین باب مین دو نسب نامے
ہین یعنی قائن اور سیت کی اولاد کے اور ان مین سے پہلے کو دنیا کے
اور دوسرے کو گویا نور کے فرزند سمجھنا چاہیئے * پہلے مین سانپ
کا زہر جلدی اثر کر گیا مثلاً لمک کی ایک ہی وقت دو جوروان تھین *
پیدایش کے چھٹے باب اور دوسری آیت مین مسطور ہی کہ خدا کے
بیٹون نے آدمیون کی بیٹیون کو دیکھا وغیرہ * قیاس غالب ہی کہ جو اِس
آیت مین خدا کے بیٹے کہلاتے ہین وہ سیت کی اور جو آدمیون کی
بیٹیان کہلاتی ہین وہ قائن کی اولاد مین سے تھین * اُنکے میل سے

قائن اور سیت کی اولاد

پیدایش ۶ باب ۲ آیت

بدی اور برائی بڑھتی گئی اور آخرکار خدا نے قصد کیا کہ مین انسان کو جسے
مین نے پیدا کیا روے زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور طوفان آیا اور اُن
سبکو لیگیا +

طوفان کی کیفیت ۱۱

خدا کے حکم کے مطابق نوح کشتی بنا کے مع اپنی جورو اور اپنے تین بیٹون اور
انکی جوروؤن کے کشتی مین داخل ہوا اور اُسنے اپنے ساتھ سب جانورونمین سے
ہر جنس کے دو دو اور پاک جانورونمین سے سات سات لیئے اغلب ہی کہ یہہ سات
والے نذر گذراننے کے کام آتے تھے * دنیا کی پیدایش کے سولہ سو
چھپن برس کے بعد جب نوح چھہ سو برس کا تھا دوسرے مہینے کی
سترہوین تاریخ (جو ماہ نومبر سے موافقت رکھتا ہی) طوفان آیا * سب سے
اونچے پہاڑون کے اوپر پانی چڑھ گیا اور سب جنکے نتھنون مین دم تھا
اُن مین سے جو خشکی پر رہتے تھے مر گئے * برس روز تک طوفان کا
پانی زمین پر رہا اور کشتی ارارات کے پہاڑون پر ٹک گئی +

کلی طوفان کی بابت ۱۲

آیا پانی تمام روے زمین پر پھیلا تھا کہ نہین اس مین بعضون کا گمان
اور ہی اور بعضون کا اور * کچھ ضرور نہین کہ اس بات کے حق مین یقین
تک پہنچین * اتنا واضح ہی کہ بہت سی قومون مین کلی طوفان کی روایت
رائج ہی اور ان مین اور بیبل کے بیان مین بڑی موافقت پائی جاتی ہی *

مثلاً ہندوستان مین منو اور کسدستان مین زوستھرس اور مصر مین آیسر
اور چین مین فوہی اور یونان مین دوکلیان کا ذکر ہی اور یہہ سب شخص
نوح سے بہت طرح کی مشابہت رکھتے ہین * علاوہ اسکے زمین کی
سطح پر نشان ہین یعنی زمین کی ایسی تبدیلی ہوئی ہی جس سے بہتیرے
لوگ جانتے ہین کہ اُس وقت پانی ہر جگہہ پھیل گیا تھا *

پانچوان باب

دینی تاریخ کی پہلی فصل کی نظر ثانی

اِس بیان مین یہہ دیکھہ کے کہ جب عہد اعمال شکستہ ہوا تب خدا نے
انسان کے ساتھہ عہد فضل باندھا * مناسب و لازم ہی کہ نظر ثانی کر کے
لحاظ کرین کہ خدا کا فدا کاری کا ارادہ کیونکر انجام تک پہونچتا ہی * حقیقتاً
اِس مطالعہ سے ہماری یہی غرض ہی اور چاہیئے کہ اکثر اِس بات پر
غور کر کے بخوبی سمجھین کہ تواریخ کے سارے ماجرے اور واقعات
خدا کے اِس ارادے سے کیا تعلق رکھتے ہین *

سمجھنا چاہیئے کہ جس وقت انسان برگشتہ ہوا اُسی وقت مسیح فدا کاری

کے کام مین داخل ہوا * دنیا کی ایجاد سے پیشتر اُسنے اِس کام کو اختیار
کیا تھا * ازل مین اُسنے اپنے باپ سے عہد کیا تھا کہ گنہگارونکے لیئے
فدا ہونگا اور وقتِ معین پر اپنا قول وقرار پورا کرونگا * وہ وقت آپہنچا
مسیح نے جو باپ کا ابدی بیٹا ہی فدا کار بنکر اپنے باپ کے حضور مین گنہگار
انسان کے واسطے سفارش کی * اُسکی سفارش خدا باپ کو منظور ہوئی
اگر منظور نہوتی تو خدا کی عدالت درگذر نکرتی اور انسان فوراً ہلاک ہو جاتا

اُسی دن سے مسیح نے اپنے اوپر اپنی کلیسیا کی خبرگیری اختیار
کی اور اُسکی خاطر اپنے سارے عہدون مین مشغول رہا * نبی ہو کے
وہ انسان کو سکھلاتا اور کہانت کی روسے اُنکی سفارش کرتا اور بادشاہ
ہو کے دنیا اور کلیسیا پر سلطنت کرتا ہی * جب شیطان نے انسان کو
ورغلا کے اُسے مغلوب کیا تب مسیح کو یہہ عہدہ دیا گیا کہ وہ شیطان کا
مقابلہ کر کے اُسے نیست و نابود کرے * برگشتگی سے پیشتر خدا باپ اپنے
فرزندون کے ساتھہ میل رکھتا تھا پر اب ضرور ہوا کہ ایک وسیلہ ہو اور صرف
اِس وسیلے سے باپ کے حضور مین دخل ملتا ہی چنانچہ جہان کہین پاک
نوشتون مین یہہ مندرج ہی کہ خدا نے ایسے کام کیئے تو سمجھنا چاہیئے
کہ خصوصاً تثلیث کی دوسری فرد یعنی بیٹے کا ذکر ہی ÷

نجات کی پہلی پیشگوئی

اسکے بعد خوشخبری کا پہلا ذکر پیش کیا گیا یعنی خدا نے سانپ سے کہا کہ مین تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اُسکی ایڑی کو کاٹیگا * جب آدم نے گناہ کیا تب دنیا کے اوپر محض تاریکی چھا گئی لیکن جب کفارے کا وعدہ کیا گیا تب روشنی کا پرتو ہوا اور غور کی بات یہہ ہی کہ اُسوقت سے بیشتر کہ آدم اور حوا نے فتوی پایا وعدہ مذکور کیا گیا اور یونہین گویا خدا کا یہہ ارادہ رحیم تھا کہ جب اُنپر فتوی دیا جاے یہہ بات اُنکو تسکین بخشے ورنہ ناامید اور پریشان رہینگے * ایک بڑی بھاری بات جو وعدہ مذکور مین پیش کی گئی یہہ تھی کہ خدا نے قول و قرار کیا کہ اپنے دشمنون کو اپنے بیٹے کے پانون کے تلے دباونگا * اُس وقت شیطان غالب آیا لیکن وہ خدا کے ارادے کو باطل نکر سکا اور آخرکار وہ مغلوب ہوا * اِس خوشخبری کا پیش کرنا پہلی بات ہی جو مسیح نے اپنے عہدۂ نبوت مین کی *

قربانی گذراننی

قربانی گذراننی دوسری بات تھی جو کفارے کے کام سے متعلق تھی * جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اغلب ہی کہ یہہ ضابطہ فضل کے عہد کے پیش کرنیکے بعد مقرر کیا گیا گویا کفارے کی عمارت مین کونے کا سرا عہدِ فضل ہی اور دوسرا پتھر یہہ رسم نذر گذراننے کی * یہہ ضابطہ مسیح کی کہانت پر اشارہ کرتا ہی *

نذر گذراننی نہایت بڑی بات ہی اور ساری علامتون مین سے جو پُرانے عہدنامہ مین بیان کیجاتین اول و خاص یہہ ہی * وہ عیسوی دین کی سچائی پر دلالت کرتی ہی اسلیئے کہ ہرچند یہہ ضابطہ اور قومون مین جاری ہی تاہم یہودیون کے سوا اور کوئی نہین بتا سکتا کہ کہان سے یہہ رسم آئی اور اُسکی کیا بنیاد ہی * یہہ خبر طبعی روشنی سے نہین مل سکتی * ممکن نہین ہی کہ اس روشنی سے لوگ یہہ سمجھین کہ قربانی گذراننے اور نجات پانے مین کچھہ تعلق ہی * حقیقت یون ہی کہ غیر قومون مین قربانی کرنے کا ایما نوح کی قربانی کرنے سے پایا گیا اور نوح نے اپنے باپ دادون سے یہہ بات پائی اور اگرچہ غیر قومین اس ضابطے کو باطل کر دیتی ہین تو بھی اُنکے دل مین یہہ خیال رہتا ہی بلکہ شروع سے چلا آیا ہی کہ بغیر لہو بہائے معافی نہین ہوتی +

یہہ قیاس غالب تر ہی کہ مسیح کی فدا کاری کا پہلا پھل آدم اور حوا تھا اور اُنکے مرنے سے پیشتر ہابیل نے مسیح پر ایمان لا کے آسمان پر دخل پایا +

پھر فداکاری کی روش مین بیان کیا گیا کہ انوس کے دنون مین لوگ یہوواہ کا نام لینے لگے * اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ اُسوقت

سے پیشتر لوگوں نے خدا کی عبادت و پرستش کی تھی پر تو بھی اس وقت روح القدس کثرت سے نازل ہوئی اور تب ہی سے اکثر اوقات روح پاک کی ایسی برکت ہوئی ہے اور وہ ہوتی بھی رہیگی جب تک خدا کی ساری اُمّت اُسکی بادشاہت مین داخل نہو ❊

حنوک کے وقت مین خدا نے مسیح کی آمد کو پیش کیا چنانچہ بیبل مین لکھا ہے کہ حنوک نے جو آدم کی ساتوین پشت تھا یہہ کہا کہ دیکھہ خداوند اپنے لاکھون مقدسون کے ساتھہ آتا ہے تاکہ سبھون کی عدالت کرے وغیرہ * ہم شاید اس نبوّت کو مسیح کی کسی خاص آمد پر عائد نہین کر سکتے وہ اُسکی پہلی اور دوسری آمد مین پوری ہوئی اور اُن ساری اوقات پر اشارہ کرتی ہے جب مسیح نے آپ کو ظاہر کیا ❊

فداکاری کے امر مین حنوک کا آسمان پر اُٹھایا جانا ایک بڑی عجیب بات تھی * یون لکھا ہے کہ حنوک خدا کے ساتھہ ساتھہ چلتا تھا اور غائب ہو گیا اس لیئے کہ خدا نے اُسے لے لیا * ایمان کے سبب سے حنوک اُٹھایا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے * اس ماجرے سے فداکاری بڑھتی گئی * مثلاً کفارے کے کام کا یہہ منشا و مطلب تھا کہ اُسکے وسیلے سے خدا کے چُنے ہوئے اور برگزیدے لوگ اپنی برگشتگی سے کامل رہائی حاصل کرین

مسیح کی آمد کی پیشین گوئی

یہوداہ ۱۴ و ۱۵ آیت

حنوک کا جانا

عبرانی ۱۱ باب ۵

بدن کی قیامت

بلکہ بیشتر سے زیادہ خوبی وسعادت پائین اور چاہیئے تھا کہ یہہ رہائی نہ صرف روح کی بلکہ بدن کی بھی ہوتی * اِس سے بیشتر روح کی مخلصی ہوئی تھی مثلاً ہابل اور ہارون کی لیکن حنوک کے غائب ہونے سے بیشتر بدن کی مخلصی وقوع مین نہین آئی تھی * دنیل کے آخر مین سارے مقدسون کے بدن آراستہ وپاکیزہ ہوجائینگے یعنی جو لوگ مرگئے وہ جی اُٹھینگے اور جو اُس وقت زمین پر موجود رہین گے وہ مبدّل ہونگے * مسیح کے جی اُٹھنے کے وقت پاک لوگونکی بہت لاشین جو آرام مین تھے اُٹھین اور اِس سے بیشتر بھی الیاہ غائب ہوا لیکن سبھون مین سے جنکی یہہ سرفرازی ہوئی پہلا حنوک تھا ÷

مسیح نے زندگی اور بقا کو انجیل سے روشن کر دیا اور جبتک کہ انجیل کی روشنی سے یہہ بات منور نہوئی تب تک وہ دھندھلی سی دیکھی گیئی * چنانچہ پرانے عہدنامے مین اِس امر کا ذکر کم ملتا ہی مگر حنوک کے غائب ہونے سے کلیسیا کو بڑا ثبوت ملگیا کہ بدن بھی جلال والا ہوجائیگا اور یہہ ایک بیعانہ تھا اُس قیامت کا جو آخرکار واقع ہوگی ÷

کلیسیا کا محفوظ رہنا

پھر دیکھو کہ خدا نے اپنی کلیسیا کو اُس خاندان مین جس سے مسیح پیدا ہونیوالا تھا محفوظ رکھا * معلوم ہوتا ہی کہ طوفان سے بیشتر بدی بہت بڑھ گیئی

تھی اور کلیسیا چھوٹی تھی پر تو بھی وہ یہان تک زور آور تھی کہ تصدیعہ اور ملامت کے بیچ مین وہ بڑھتی گئی اور ہر چند ہابل مارا گیا تھا تاہم اُسکے عوض مین خدا نے سیت کو مبعوث کیا اور اُسکے خاندان مین کلیسیا صحیح و سلامت رہی جبتک کہ طوفان کے وسیلے سے اُسکے سب دشمن ہلاک نہوئے * اِسیطرح ہم دیکھتے ہین کہ خدا نے کس طرح اور کن کن وسیلون سے خداکاری کا کام جاری کیا اور اُسکو ترقی دی ❊

چھٹا باب

طوفان سے لیکے ابیرام کے بلائے جانے تک

خدا کے حکم کے مطابق نوح نے کشتی سے اُترکر قربانی گذرانی اور اُسکی نذر خدا کو مقبول ہوئی اور اُسنے کہا کہ انسان کے لیئے مین زمین کو پھر کبھی لعنت نکرونگا اِس لیئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہی اور جیسا کہ مین نے کیا پھر سارے جاندارون کو نہ مارونگا بلکہ جبتک زمین ہی بونا اور لونا سردی اور گرمی ربیع اور خریف دن اور رات موقوف نہونگے ❊

خدا کا نوح سے عہد
پیدایش ۸ باب ۲۰ آیت

اِس عہد کے ساتھہ جیسا آدم سے ویسا ہی نوح سے بھی یہہ کہا گیا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور چونکہ گناہ کے سبب سے انسان کا اختیار جانداروں پر سے جاتا رہا پھر وہی اختیار بحال کیا گیا مگر یہہ تابعداری ڈر کے ساتھہ ہوئی * جانوروں کا گوشت انسان کو حلال ہوا اور خون کرنا منع کیا گیا * اِس عہد کا نشان آسمانی دھنک ٹھہری مگر یہہ سمجھنا نچاہیئے کہ اُس وقت سے پیشتر دھنگ نہین دیکھہ پڑی تھی بلکہ وہ اب عہد کا نشان مقرر کی گئی +

خیال یہہ ہوتا کہ جب طوفان سے انسان کی ایسی رہائی ہوئی تو وہ خدا کے تابع رہتے ہونگے لیکن یہہ بات ظاہر ہوئی کہ گناہ کی تاثیر اُن مین رہی اور جلد اُنھون نے بدراہی اختیار کی +

جب نوح نشے سے جاگا اور اپنے بیٹون کے کام سے واقف ہوا تو اُسنے پیشین گوئی کے طور سے برکت اور لعنت کہی اور اُسکی نبوت مین گویا دنیا کی تاریخ کی جڑ تھی +

اُسکی نبوت مین چار باتین شامل تھین +

ا یہہ کہ زمین نوح کی اولاد مین تقسیم کیجائیگی اور بڑا حصہ یافث کا ہوگا +

۲ یہہ کہ سِم کی اولاد خداشناس ہوگی اور وہ لوگ خدا کی اُمّت خاص ٹھہرینگے ✣

۳ یہہ کہ یافت کی نسل سِم کی نسل مین رہیگی اور اُن سے خدا کی پہچان حاصل کریگی ✣

۴ یہہ کہ کنعان غلامی کریگا ✣

حام کے لیئے لعنت تو ہوئی لیکن دیکھا چاہیئے کہ یہہ لعنت ختم ہوگی چنانچہ زبور مین مسطور ہی کہ اُمرا مصر سے آئینگے کوش کے لوگ فوراً اپنے ہاتھہ خدا کی طرف بڑھائینگے ✣

نوح کی اولاد ملک ارمن سے پورب طرف چلی گیئی اور صنعار کے ملک مین دریاے فرات اور دجلہ کے بیچ مین میدان پاکے وہان سکونت اختیار کی ✣ اِس خیال سے کہ جب ہم لوگ شمار مین زیادہ ہونگے تب آپس مین جدائی ہوگی اُنھون نے یہہ قصد کیا کہ ایک شہر تعمیر کرین اور ایک برج بنائین جسکی چوٹی آسمان تک پونہچے لیکن خدا نے اُنکی تجویز کو باطل کرکے اُنکی زبان مین اختلاف ڈالا اور اُنھین تمام روے زمین پر پراگندہ کیا ✣ معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی زبان مین جو اختلاف ہوا وہ ہر ایک شخص سے نہین بلکہ خاندانون سے علاقہ رکھتا تھا اور اِس مین خدا کی عین مہربانی

ملک صنعار

برج بابل کا تعمیر ہونا

زبان مین اختلاف ہونا

ظاہر ہوئی کیونکہ اگر یہہ مخالفت شخصی ہوتی تو نہایت پریشانی اور دقت ہوتی* علاوہ اِسکے اگر شخصی ہوتی تو جتنے اشخاص تھے اتنی ہی زبانین بھی ہوتین* یہہ پراگندگی تخمیناً ۲۲۰۰ برس مسیح سے پیشتر واقع ہوئی*

پیدایش کی کتاب کے دسوین باب مین ایک گران قیمت فہرست مندرج ہی اور علاوہ اِسکے کہ اُسکی سچائی مین کچھہ شبہہ نہین ہی وہ دنیا کی قومون کا مختصر بیان بھی ہی اور جغرافیہ کی روسے وہ مفید بھی ہی* اِس نسب نامے کے مطابق ساری قومین ایک ہی مرد اور عورت سے نکلی ہین* نوح اور اُسکے خاندان کے سوا سب لوگ جو روے زمین پر تھے طوفان مین ہلاک ہوئے*

مخفی نرہے کہ بعضون کا گمان یہہ ہی کہ چونکہ انسان کی انواع قومون مین طرح طرح کا تفاوت پایا جاتا ہی لہذا ناممکن ہی کہ اُنکی ایک ہی اصل ہوئی ہو* لیکن جاننا چاہیئے کہ جتنی تحقیقات خواص الاشیا کے جاننے والون اور اصحاب علم موجودات نے کی ہی اُتنا ہی اُنھون نے ثابت کیا کہ سب لوگون کی ایک ہی اصل ہی* جسم کی ترکیب خاص کر کھوپڑی اور دماغ کی ایک ہی ہی کسی قدر تفاوت کے ساتھہ عقلی قوت ایک ہی ہی عمر کی درازی اور بدن کی حالت گرمی اور سردی اور نبض کا چلنا او

طرح طرح کے خاندانون کے آپس مین بیاہ کرنے سے اولاد ہونا یہہ سبب انسانی ذات کی یکسانی پر دلیل قوی ہین ٭

جو ثبوت علمِ موجودات سے پایا جاتا ہی اُسے علم صرف و نحو سے تائید حاصل ہی اس لیئے کہ معلوم ہوتا ہی کہ جتنی دنیا مین زبانین ہین وہ سب ایک اصلی زبان سے نکلین اور اگرچہ بہت سی زبانین اور بہتیرے طرزِ کلام ہین لیکن توبھی دریافت کرنے سے صاف و واضح ہی کہ یہہ سب زبان تین خاندانون مین منقسم ہو سکتین یعنی سمی آریائی اور تورانی خاندانون مین اور ان مین سے سمی خاندان سم کی اولاد اور آریائی یافت کی اور تورانی حام کی اولاد سے زیادہ تعلق رکھتا ہی ٭

زبانون کے خاندان

۱ سمی خاندان مین تین شاخین ہین یعنی ارامی عبرانی اور عربی ٭

الف ارامی شاخ مین ارامی اور کسدی زبانین شامل ہوتی ہین ٭

ب عبرانی شاخ مین قدیم عبرانی اور زبانِ ملک یہودیہ کے لوگون کی اور سامری وغیرہ زبان شامل ہین ٭

ت عربی شاخ مین حبشی اور عربی زبانین ہین ٭

۲ اریائی خاندان مین طرح طرح کی شاخین ہین مثلاً سنسکرت فارسی افغانی انگریزی فرانسیسی اطالی یونانی روسی الامانی وغیرہ ٭

۳ تورانی خاندان مین بھی بہت سی شاخین ہین یعنی چینی منگولی ترکی برمی تاملی گونڈ وغیرہ ✣

باب مذکور کے نسب نامے کے بیان کرنے مین طرح طرح کے مشکلات ہین اور اُنکے رفع کرنے کے لیئے دو قاعدے پیش کرتے ہین ✣

نسب نامے کی مشکلات

۱ اگرچہ اِس فہرست مین ساری قومون کے بزرگون کا تھوڑا بہت تذکرہ ہی تو بھی خاص کر اُنکا ذکر پایا جاتا ہی جو عبرانیون سے تعلق رکھتے تھے ✣

۲ بعض اوقات اشخاص کے نامون کی عوض گروہ اور فرقونکے نام لکھے گئے ہین مثلاً سولھوین اور سترھوین آیتون مین یبوسی اموری جرجاسی ہوی ارقی وغیرہ یہہ فرقون کے نام ہین اور اغلب ہی کہ یہہ بھی یعنی کتی وادی مصر وغیرہ ایسے ہی ہون * اِسکا سبب یہہ ہوگا کہ راقم کی یہہ غرض تھی کہ اشخاص کا نہین بلکہ فرقون اور خاندانون کا بیان کرے اِسلیئے وہ اُن گروہون کا جنکے نام سے بنی اسرائیل واقف تھے یون بیان کرتا تھا کہ وہ فلانے فلانے بزرگون کی نسل مین سے تھے ✣

اِسقدر بیان کرکے ہم اسباب کے مضمون پر غور کرینگے
خاصکر اُن مضمون پر جنکے حق مین شک و شبہہ رفع کیا گیا اور جنکا
مطلب صاف نکلتا ہی ÷

نوین باب کی چوبیسوین آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ نوح کے تین
بیٹون مین حام چھوٹا تھا اور دسوین باب کی اکیسوین آیت سے جانا
جاتا ہی کہ یافت بڑا تھا * اکثر فہرست مین سب سے پہلے سم کا نام
پیش آتا ہی اور اسکا سبب یہہ ہوگا کہ چونکہ اُسکی نسل مین مسیح ہونیوالا تھا
پس بطور سرفرازی سم کا نام اوّل درجہ رکھا گیا ÷

فہرست مذکور مین یافت کی اولاد کا پہلا تذکرہ ہی چنانچہ لکھا ہی کہ
اِن سے قومون کے جزیرے اُنکے ملکون مین ہر ایک کی زبان *
اور اُنکے گروہون مین ہر ایک کے خاندان کے موافق منقسم ہوگئے
اغلب ہی کہ قومون کے جزیرون سے عموماً بحر روم کے ٹاپو اور انکے
والے راس مراد ہین او رفتہ رفتہ کل کوچک ایشیا اور یونان کے
بھی کچھہ حصّے یافت والون سے آباد کیے گئے اور آخر کو وہ لوگ
اطالیا اسپین گال اور انگلستان مین گئے بلکہ اُنھون نے کل
یورپ اور اُتر والے ایشیا مین سکونت کی * یہہ بھی معلوم ہی کہ اگرچہ

اُن لوگون نے فن و ہنر اور تہذیب اخلاق مین کامل ترقی پائی لیکن تو بھی اگلے دنون مین اپنے بھائیون سے جدا ہو کے وہ جاہل اور وحشی ہوگئے تھے ؛

یونانی وغیرہ ۱۲

یافت کی جو اولاد یونان کی طرف گئی وہ پہلے پلاسگی نام سے مشہور ہوئی اور آخرش جو یونان مین جا رہی وہ ہیلینیس کہلاتے تھے اور جو لوگ اطالیا مین آباد ہوئے وہ اسکلنس اور جنھون نے گال اور الامانیا کو آباد کیا وہ طیوطونش کہلائے * اسکے مطابق یہہ بھی ظاہر ہی کہ ان گروہونکی زبان مین بہت سی موافقت پائی جاتی ہی اور اُن مین اور سنسکرت زبان مین بھی مطابقت ہی * چنانچہ جو انسانکی زبانون مین اول درجے کی ہی وہ انڈو ٹیوٹونک ہی ؛

جمر ۱۲

یوسیفس مؤرخ کے بیان کے مطابق جمر اُن لوگون کا باپ دادا ہی جو کمری کہلاتے ہین اور قدیم زمانے مین وہ انگلستان مین سکونت کرتے تھے بلکہ فی الحال اُنکی اولاد اُسی سلطنت کے ویلیس نامی ایک صوبے مین رہتی ہی ؛

ماجوج ۱۲

مؤرخ مذکور کے مطابق ماجوج کی نسل اسقوتی ہین * ان لوگونکی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ اسقوتی پہلے ایشیا مین رہتے تھے

ہیرودوطس مؤرخ بیان کرتا ہی کہ اُنھون نے ملک مادہ اور ملک مصر پر حملہ کرکے شکست پائی * اُنکے اور مادہ لوگون کے ملجانے سے سرمتی اور اُن سے روسی لوگ پیدا ہوے *

یونان کی اولاد نہایت مشہور ہی اور اُسکا بیان دوسرے مقام مین کیا جائیگا *

ترسیسن کی بابت جانا جاتا ہی کہ وہ پچھم کیطرف ایک بندرگاہ تھا اور وہان سے بڑے بڑے سوداگری جہاز آیا جایا کرتے تھے * وہ بہت آباد اور وسیع شہر تھا جہان سے روپا لوہا ٹین اور سیسہ آتا تھا اور بیبل مین اُسکا اکثر ذکر پایا جاتا ہی * وہ ملک اسپین مین دریاے گاڈل کوئیر کے مہانے پر واقع تھا * ترسیس

قیاس غالب ہی کہ کتّی لوگ کپرس جزیرے مین رہتے تھے اور وہان سے اُنکی افزایش ہوئی * کتّی

اُس تاریخ کے مطابق جو بیبل مین ہی حام کی نسل نے مغربی ایشیا کے سارے اطراف کو جو دریاے فرات اور بحر روم کے بیچ مین واقع ہی آباد کیا * اِنمین سے بعضے مثلاً نمرود وغیرہ اُسی جگہہ رہے جہان سے لوگ پراگندہ ہوے اور اُنھون نے بابل اور نینوے وغیرہ حامی نسل

شہر تعمیر کیئے * اور لوگ کوش متنزر وغیرہ دریاے نیل کی وادی مین جا رہے اور جو سلطنتین اُنھون نے جاری کین وہ مدت تک قائم رہین * اور ایسا بھی معلوم ہوتا ہی کہ دنیا کی قدیم تر سلطنتونکی بنیاد مثلاً بابل مصر صور وصیدا کارتھاگے وغیرہ سب کے سب حام کی اولاد نے ڈالی تاہم آخر کار یہہ سلطنتین نیست و نابود ہوئین اور بیبل کی پیشین گوئی کے مطابق نسل مذکور کی غلامی کی نوبت آئی +

سِم کی اولاد کا بیان کرکے مؤرخ جنھون نے بیبل مین لکھا ہی وہ اِسطرح لکھتے ہین کہ سم کی اولاد مین سے عبرانی لوگ جن مین مسیح ہونیوالا تھا نکلے * معلوم ہوتا ہی کہ جس طرح یافت کی اولاد مغرب کیطرف چلکے ایشیاے کوچک وغیرہ کی اطراف مین آباد ہوئی اِسی طرح حام کی اولاد بابل کے گرد و پیش رہی اور سم کی نسل اُس میدان مین مقیم رہی جو دریاے فرات اور دجلہ کے بیچ مین واقع تھا * بڑہتے بڑھتے سِم کی اولاد نے دریاے دجلہ کی مشرق طرف بھی نئی بستی آباد کی اور سم کے بڑے بیٹے نے جسکا نام ایلام تھا سلطنت ایلام کو قائم کیا جو اب فارس کے نام سے معروف ہی * رفتہ رفتہ سم کی اولاد دریاے سندھ اور چین تک پہونچ گئی اور بحر ہند کے جزیرون کو بھی آباد کیا +

الغرض ظاہر ہی کہ آخرکار سمؔ کی اولاد ایشیا میں بیچ کی جانب اور حامؔ کی
مسوپوتامیا اور افریکہ مین اور یافتؔ کی یورپ اور اُتّروالے ایشیا مین ساکن ہوئی*
اور یہہ بھی قابل غور ہی کہ باوجودیکہ سمؔ حامؔ اور یافتؔ کی اولاد نے خود مختار
ہوکے اپنے اپنے رہنے کے مقام کو پسند کرلیا* تاہم جو اُنھون نے
اختیار کیا وہ خدا کی مرضی و انتظام کے مطابق تھا چنانچہ لکھا ہی کہ اُسنے
نہ صرف ایک ہی لہو سے آدمیون کی سب قومین تمام روے زمین کی
سطح پر بسنے کے لیئے پیدا کین بلکہ مقرر وقتون اور اُنکی سکونت کی حدونکو
بھی ٹھہرایا* علاوہ اِسکے اُس نبوّت کو دریافت کرنے سے جسے نوحؔ نے
اپنے بیٹون کے حق مین کیا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ باب مذکور کی نسبت خدا
کی طرف سے آگاہ ہوئی اور اگرچہ اُسکی پیشین گوئی کا مطلب اُس وقت
کُلیّۃً نہ سمجھہ پڑا لیکن رفتہ رفتہ وہ انجام تک پہونچتا ہی*

مرضی الٰہی کے مطابق تھا

ساتوان باب

گروہی اور ملکی انتظام اور بندوبست

ہمنے انسان کی اگلی تواریخ پر لحاظ کر کے دیکھا کہ طوفان کے بعد

اُنکا گویا اجماع ثانی ہوا اور پھر متفرق ہوکے اُنھون نے روے زمین کے طرح طرح کے مقامون کو آباد کیا * جس بات پر اب غور کرینگے وہ یہہ ہی کہ آدمیون مین اُس آبائی حکومت کے سوا جو پیشتر جاری تھی گروہی اور ملکی انتظام جاری ہوا * اکثر اوقات ایسی بندشین ظلم و زبردستی سے صادر ہوئین تاہم ایسی شراکت سے انسان کی بہتری کی ترقی ہوئی اور اُسکے وسیلے سے فن و ہنر اور تہذیب اخلاق بڑھتی گئی *

گروہی اور ملکی انتظام کا جاری ہونا

سب سے پہلے آدمیون کا مجمع ایشیا کے اُن اطراف مین ہوا جہان اُنکی زبان مین اختلاف ہونے سے پیشتر وہ رہتے تھے * اُس ماجرے کے بعد بعض فرقے اور خاندان مغرب کی طرف جاکے بحر روم کے کنارے پر آباد ہوئے اور بعض لوگ مشرق کی سمت جاکر دریاے سندھ تک پہنچے * مگر حام کی اولاد کے بہت لوگ صنعار کے میدان مین رہے اور ان مین سے حام کا پوتا نمرود حکومت کو اختیار کر کے مسلط ہوا * اسکے چند مدت کے بعد ملک فلسطینا کی یردن وادی مین اور ملک مصر کی دریاے نیل کے کنارے بھی سلطنتین جاری ہوئین * اسی طرح سلطنت بابل اور نینوا اور ایلام اور صور اور مصر ایجاد ہوئین اور یاد رکھنا چاہیئے کہ انکا جو پہلا بیان ہی وہ بیبل کی رو سے ہمین ملتا ہی اور ان سلطنتون کے حق مین

آدمیون کا پہلا مجمع

فلسطینا اور مصر کا آباد ہونا

بابل و نینوہ وغیرہ کا آباد ہونا

جو تاریخ پاک نوشتون مین ہی اور جو بیان ہیرودوطس مؤرخ کرتا ہی انمین ہزار برس کا فاصلہ پڑا ✦

بیان ہوچکا کہ نمرود نے بابل کی سلطنت کی بنا ڈالی اور شہر بابل کو تعمیر کیا ✶ اسکے مطابق پیدایش کی کتاب کے دسوین باب مین درج ہی کہ نمرود کی بادشاہت کی بنیاد بابل اور ارک اور اکاد اور کلنہ صنعار کی زمین مین تھی اور یہہ بھی مرقوم ہی کہ اُس ملک سے اصور نکلا اور نینوا اور رحابط عیر اور کلیہ کو اور نینوا اور کلہہ کے درمیان رسن کو جو بڑا شہر ہی بنایا ✶ حاشیہ مین آیت مذکور یون ہی کہ اُس ملک سے وہ (نمرود) نکلا اور نینوا وغیرہ کو بنایا ✶ قیاس غالب تر ہی کہ جو بیان متن مین ہی وہ ٹھیک ہی اور اُسکے مطابق معلوم ہوگا کہ بابل کی سلطنت حام کے پوتے نمرود نے اور قریب اُس وقت کے سلطنت نینوا سم کے بیٹے اصور نے جاری کی ✦ — نمرود ۱۱ / اصور ۱۱

بعضون کا یہہ گمان ہی کہ انسان کی سب سے اگلی حالت حالتِ وحشی تھی اور محنت و مشقت کرتے کرتے آخر کار رفتہ رفتہ وہ آسودہ حالی اور شعور و شناخت اور آدمیت و شایستگی کے مرتبے تک پہنچے ✶ غور مذکور اس خیال کو باطل کرتا ہی اسلیئے کہ دنیا کی اگلی تواریخ پر لحاظ کرکے ہم یہہ دیکھتے ہین کہ نوح کی اولاد کے گھرانے کارِ عظیم اور فن و ہنر مین مشغول ہوئے ✦ — انسان کا اول حال ✦

حقیقتاً پہلے زمانے مین تہذیب اخلاق اور علم و عرفان جاری تھا لیکن ایسا علم نہین جو حال کے ایجادون اور فن و ہنر کی ترقی سے صادر ہی تو بھی علم عام جاری تھا بلکہ جو لوگ اب اُن اطراف مین رہتے ہین اُنمین ایسی حکمت و معرفت ظاہر نہین ہی جیسی اُن دنون مین ظاہر تھی * چونکہ طوفان کے بعد انسان کا یہی حال تھا تو معلوم ہوتا ہی کہ اُس ماجرے سے پیشتر بھی آدمی وحشی نہ تھے برخلاف اِسکے جیسا پاک کلام مین مسطور ہی خدا کی صورت مین بنکے انسان نے اپنی برگشتگی کے سبب سے اپنی اصلی پاکیزگی کھوئی لیکن وہ ذی علم اور واقف کار رہے * الغرض اِس غور سے معلوم ہوتا ہی کہ جس قدر روشنی کے خزانے کے پاس پہنچتے ہین اُسی قدر روشنی زیادہ معلوم ہوتی ہی اور یہہ نہین کہ معرفت اور آدمیت انسانی حکمت سے صادر ہوئی ہی *

اِس زمانے مین حام اور سم کی اولاد مین بعضے لوگ مشرق کی اطراف مین سلطنت جاری کرتے تھے اور اُسی زمانے مین حام کی اور اولاد یردن وادی مین پہونچکے تو آبادی کرنے لگی اور وہ سارے اطراف کنعان نامے حام کے بیٹے سے کنعان کہلائے گئے * اِسکے کئی سو برس کے بعد ابیرہام وہان پہنچکے اُس زمین کو آباد اور سرسبز پایا *

اور لوگون نے بحر روم کے کنارے چلکے شہر صور و صیدا کی بنا ڈالی اور یہہ دونون بہت عرصے تک سوداگری مین مشہور رہے * اِنکے سوا حام کی اور اولاد دکھن جانب جاکر آخرکار دریاے نیل تک پونہچی اور اُن لوگون سے نیل کی وادی آباد ہوئی * اِسیطرح ملک کنعان اور فینیکی اور مصر آباد کیے گئے اور قیاس غالب ہی کہ انتقال اور نو آبادی کا قائم ہونا نوح کی حیات مین واقع ہوا کیونکہ اُسکی عمر طوفان کے بعد تین سو پچاس برس تک رہی *

فینیکی کا آباد ہونا

آٹھوان باب

دینی تاریخ کی دوسری فصل کی نظر ثانی

لازم اور انسب ہی کہ ہم فعل فداکاری پر خوب لحاظ کرکے یہہ دیکھین کہ عرصۂ مذکور یعنی طوفان سے لیکے ابرام کے بلائے جانے تک فداکاری کے کام سے کیونکر رواج پایا اور وہ کہان تک پونہچا * پس جاننا چاہیئے کہ خود طوفان فداکاری کے کام سے بہت تعلق رکھتا تھا اِسلیے کہ اُسکے وسیلے سے خدا نے اُنھین ہلاک کیا جو سانپ کی نسل مین پیدا ہو کے ارادۂ الٰہی کو باطل کیا چاہتے تھے * طوفان سے پیشتر انسان کی بدی بہت

طوفان

بڑھہ گئی تھی اور حقیقتاً کلیسیا صرف ایک خاندان مین پائی گئی * اُسوقت
خدا نے اپنی کلیسیا کی حفاظت کی اور اُسکے سارے دشمنون کو نیست و نابود
کیا چنانچہ اُس زمانے مین خدا کا یہہ کلمہ سچ ٹھہرا کہ بدکار کاٹ ڈالے جاینگے
لیکن وہ جو خداوند کے منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے کہ ایک تھوڑی سی
مدت ہی کہ شریر نہوگا تو غور کرے کے اُس مکان کو ڈھونڈھیگا اور وہ نہوگا * لیکن
وہ جو حلیم ہین زمین کے وارث ہونگے اور بہت سی راحت پا کے خوشدل ہونگے *

(۳۷ زبور ۹ و ۱۰ و ۱۱ آیت)

دوسرا امر جو فعل فداکاری مین شامل تھا یہہ ہی کہ خدا نے نوح اور اُسکے
گھرانے کو بچایا * اُنکا بچنا دو باتون مین فداکاری کے کام سے نسبت
رکھتا تھا *

(نوح کا بچایا جانا ۱۲)

پہلے اُس خاندان سے فداکار آپ نکلا *
دوسرے اُس خاندان مین کلیسیا تھی *

(نوح کا بچایا جانا نجات کی علامت ہی)

اُس خاندان کا رہائی پانا خدا کے لوگون کے گناہ اور دوزخ سے
رہائی پانیکی بہتر علامت تھا اور اسکے مطابق ۱ پطرس کا ۳ باب ۲۰ آیت
مین اِسی بات کا ذکر پایا جاتا ہی * جو پانی دنیا کی آلایش کو دور کرتا تھا یعنی
زمین پر سے بُرے انسان کو ہلاک کرتا تھا وہ مسیح کے خون کی علامت
تھا جو دنیا کے گناہ کو لیجاتا ہی * کشتی جو طوفان کے وقت کلیسیا کی جاے پناہ

(نمونا ۱۲)

تھی مسیح کی علامت تھی جو ہر خطرے سے اپنے لوگوں کا امن اور جا پناہ ہے*

تیسرا امر جو خداکاری کے کام سے نسبت رکھتا تھا یہہ ہے کہ طوفان کے بعد خدا نے اپنے فضل کے عہد کے مطابق نوح اور اُسکی اولاد کو زمین انعام مین پھیر دی * جو قربانی نوح نے گذرانی وہ مسیح کے کفارے پر اشارہ کرتی تھی اور وہ خدا کے حضور مین مقبول ہوئی * چنانچہ خدا نے نوح کو برکت دی اور اُس سے اور اُسکی نسل سے عہد کیا کہ انسان کے لیئے مین زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا وغیرہ * اس وعدے مین یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بوسیلہ مسیح کے کفارے کے خدا کی طرف سے انسان کو توفیق ملتی ہے اور جو لوگ مسیح پر ایمان لاتے ہین وہ ہلاکت سے بچ کے نجات پانے کے وارث ہونگے *

نوح کو زمین کا پھر بخشا جانا ۱:۹

دیکھا چاہیئے کہ جب خدا نے آدم کو زمین کا انعام دیا تب وہ انعام فضل کے عہد نہین لیکن اعمال کے عہد پر منحصر تھا اور جب عہدِ اعمال موقوف ہوا تب انعام باطل ٹھہرا * چنانچہ طوفان کے وسیلے سے زمین انسان سے لے لی گئی تھی * اگر پہلا عہد فسخ نہوتا تو خدا دنیا کو ہلاک نکرتا لیکن جب عہدِ اعمال ٹوٹ گیا تب چند مدت کے بعد جب انسان کی بدی بڑھگئی خدا نے دنیا کو ہلاک کیا *

عہدِ اعمال کا فسخ ہونا ۱۲:۶

مگر طوفان کے بعد جب نوح نے خدا کے سامنے ایک قربانی کو جو مسیح کی قربانی کا ایما تھی گذرانا تب خدا نے اُس قربانی کو قبول کر کے نوح کے انعام مین زمین کو سرِ نو بھر دیا بلکہ اُس سے وعدہ مذکور کیا * چنانچہ باوجودیکہ انسان کی بدی بڑھتی جاتی ہی تو بھی خدا برداشت کرتا ہی اور نہ دنیا کو ہلاک کیا ہی اور نہ اُسے ہلاک کریگا جبتک کہ ارادہ الٰہی پورا نہو +

برج بابل

برج اور شہر بابل کا پامال کیا جانا بھی فدا کاری کے کام سے علاقہ رکھتا تھا کیونکہ یہہ تعمیرات انسان خدا کی مرضی کے خلاف تھین * اُسوقت انسان خدا کو چھوڑ کر اپنی ناموری کا اعلان کرتے تھے اور چونکہ تعمیرات مذکور کی بنا آدمیون کی مغروری اور خودغرضی پر ہوئی لہذا وہ مسیح کی سلطنت کے خلاف تھین اور اسی سبب سے خدا نے اُنکو ڈھا دیا +

یسعیاہ نبی جب اُسنے مسیح کی سلطنت کی پیشین گوئی کی تب یون بیان کیا کہ رب الافواج کا دن ہر ایک مغرور اور بلند نظر اور گھمنڈی پر آئیگا اور وہ پست کیا جائیگا اور ہر ایک اونچے برج پر اور ہر ایک محفوظ دیوار پر اور آدمی کا غرور زیر کیا جائیگا اور لوگون کی بلند بینی پست کیجائیگی اور اُسدن خداوند اکیلا سربلند ہوگا * اُن لوگون کا یہہ ارادہ تھا کہ ہمارے برج کی چوٹی آسمان تک پونہچے * خدا کی ہیکل حقیقتاً آسمان تک پونہچیگی

اور اللہ انسان کے ہر ایک کام کو جو اُسکے خلاف ہو نیست و نابود کریگا ٭ قوموں کا پراگندہ ہونا بھی اِس فعل سے متعلق تھا ٭ وہ قومیں اِس مقصد پر آباد ہوئیں کہ آیندہ اُن میں انجیل ترقی پائے ٭ ملک کنعان اِس موقع پر واقع تھا کہ وہاں سے نورِ الہام چاروں طرف پھیلے ٭ روم کی سلطنت جہاں رسولوں کے زمانے میں تہذیب اخلاق زیادہ پائی گئی کنعان کے نزدیک تھی اور ان ملکوں سے انسان نے وہ جہاں کہیں رہیں انجیل کی روشنی اور فضیلتیں پائیں ٭

انجیل کے رواج کے لئے قوموں کا پراگندہ ہونا

دیکھو پیدایش ۱۰ باب ۱

پھر خداکاری کے کام کے رواج پانے اور انجام تک پوہنچانیکے لیئے خدا نے اُس نسل میں جس میں سے مسیح ہونیوالا تھا سچے مذہب کو محفوظ رکھا ٭ اگرچہ طوفان کے وقت خدا نے اپنے لوگوں کو ایک عجیب طور سے بچایا تھا اور اُنکے ساتھ عہد فضل پھر کیا تو بھی انسان بدی کی طرف ایسا مائل ہوا کہ طوفان کے تھوڑے عرصے بعد دنیا بت پرستی میں مبتلا ہوئی اور ابرام کے زمانے میں محض تاریکی زمین پر چھا گئی تھی ٭ اگر خدا اپنی کلیسا کی خبر نہ لیتا تو اُسکی روشنی تاریکی میں معدوم ہو جاتی لیکن خدا کا یہہ ارادہ نہ تھا اُسنے کلیسیا کو بچایا بلکہ ابرام سے وعدہ کیا کہ دنیا کے سب گھرانے تجھہ سے برکت پائینگے ٭

نسل موعود کا محفوظ رکھا جانا ۱۲

دنیامین روشنی اور تاریکی دونون بڑھتی چلی جاتی ہین اور ممکن ہی کہ کبھی ایماندار شک لائے کہ شاید روشنی تاریکی پر غالب نہوگی * واہ ہمارا کیسا کمزور ایمان ہی * ابرہام اگر شک لایا تو لایا لیکن جب اتنی دور روشنی پھیلی اور اُسکا پھیلانیوالا خدا ہی تب ہمکو شک کی جگہہ کہان باقی رہی *

نوان باب
ملکِ مصر کا مختصر بیان

بیبل مین یہودیہ کے بیان کے سوا ملک مصر کا زیادہ بیان ہی * حام کے ایک بیٹے کے نام سے ملک مذکور کا نام مصر ہوا اور کبھی وہ رہب بھی کہلاتا ہی *

صاف وواضح ہی کہ مصری قدیم سے اہل شناخت اور ہنرمند و دانا تھے تو بھی اِس سبب سے کہ اکثر باتین جو مورخون نے اُنکی بابت پیش کین شک سے مبرا نہین ہین اُنکی اصل حقیقت ہمپر ظاہر نہین ہوئی * مورخون کے لکھنے کے سوا تصویرون اور نقشون سے جنھین قدیم مصریون نے اپنے مندرون اور مقبرون کی دیوارون پر کھینچا

اُنکے ملکی انتظام اور اُنکے طرح طرح کے حالات معلوم ہوتے ہین +

کئی برس گذرے ایک پتھر جسے روسٹّا پتھر کہتے ہین مصر کے ایک قلعے مین پایا گیا اور اِس پتھر پر تصویری حروف مین بہت سی باتین تراشی گیئین اور یہہ پتھر اس ملک کے سارے تصویری حرفونکی گویا کُنجی ہے * وہ شہر لندن کے عجائب خانے مین رہتا ہے اور عُلما اُسکی تفتیش کرکے مصری لوگون کے حال و کیفیت سے واقف ہوگئے ہین * معلوم ہوتا ہے کہ سنگ مذکور مسیح سے پیشتر تخمیناً ایک سو پچانوے (۱۹۵) برس منقش ہوا * اِسکے سوا بہت سے تصویری نوشتے پائے گئے جو مسیح سے پیشتر بارہ سو برس کے عرصے مین منقش ہوئے +

اِن تصویرون اور نقشون کے سوا مصر کی تواریخ کے بہت سے مضمون پاک نوشتون مین مرقوم ہین اور اگرچہ یہہ مضمون سلسلہ وار اور تفصیل وار نہین ہین تاہم وہ شک سے بری اور بہر صورت اعتبار کے لائق ہین +

قوم یہود سب سے پہلی قوم ہے جسکے آغاز اور ترقی کا بیان مسلسل ہمارے پاس چلا آیا ہے اور پُرانے عہدنامے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہودی لوگ فقط چوپانی فرقہ تھے جو ابرہام کی پیروی کرکے اپنی

گذران گلہ بانی سے کرتے تھے اور کھیتی باری کرنے کے عوض
چارہ گھاس کی تلاش مین اِدھر اُدھر پھرا کرتے تھے تب مصر کے
لوگ کشتکاری اور تہذیب اخلاق اور حکومت کے انتظام سے واقف
تھے * اور اِس لیئے کہ اُنکے ملک مین عمارتون کے کھنڈر اور خود
تعمیرات بھی موجود ہین جو تین ہزار برس کے ہین یہہ یقین ہی کہ اُسوقت
سے کئی سو برس پیشتر بھی اُنکی اِس حال کی سرفرازی ہوئی تھی اور
اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب اسرائیلی لوگ کنعانیون سے ملک موعود
کے حاصل کرنے کے لیئے جنگ کرتے تھے بلکہ اُس سے پیشتر بھی
یعنی اُسوقت کہ وہ مصر مین غلام تھے تب مصر مین بہت سے محل اور
مندر اور مینارین اور نہرین اور نقاشیان جاری تھین *

علم تعمیر

قدیم مصریون مین علم تعمیر کی بڑی ترقی ہوئی لیکن جیسا اور باتونکی
نسبت ویسا ہی اِسکی بابت بھی لوگ متفق الرّاے نہین ہین * اغلب ہی
کہ تعمیر کرنے مین مصر کا زمانہ زرینہ مسیح کے پیشتر پندرہ سو برس سے
نو سو برس تک تھا * اُس عرصے مین موسیٰ کے زمانے کے بعد ایک
نامور بادشاہ رامسس ثانی سلطنت کرتا تھا یونانیون نے اُسکا سیسوسترس
نام رکھا * اُسکی سلطنت کے عہد مین فن ہنر اور تہذیب اخلاق نے

رامسس

بڑی ترقی پائی * شاہ ممدوح نے نہ صرف چارون طرف کے ملکون پر حملہ کیا
بلکہ ملکی انتظام وبندوبست کامل کیا اور عمارتین اور نہرین بنواکر اپنے ملک
کو آراستہ اور درست کیا * اکثر مینار اور نقاشی کا فن اس بادشاہ کی
سلطنت مین ایجاد ہوا * دریاے نیل کے پورب کنارے شہر کرناک
مین ایک مندر تعمیر کیا گیا جو ہر طرح سے عجیب تھا * اسکا طول تین سو چودہ اور
عرض ایک سو چونسٹھہ فٹ کا تھا * پتھر کی چھت ایک سو چونتیس پیلپایے
کے اوپر رکھی اور ان پایونکی سولہ قطارین تھین * ہر ایک پاے کا دائرہ
ستائیس فٹ کا اور اسکی بلندی تینتالیس فٹ کی تھی اور جو درمیانی
کھنبے تھے انکی بلندی بہتّر فٹ کی تھی اور ہر طرف کی دیوارین اور چھت
اور پاے رنگین تھے جو بیان کیا گیا وہ اس تعمیرات کے صرف ایک
حصے کا ہے اور ساری عمارتون کا طول بارہ سو فٹ کا تھا اور اسکے اور
شہر لکزر کے درمیان قریب ڈیڑہ میل کے فاصلے تک پتھر کی بڑی بڑی
مورتین سلسلہ وار رکھی گئین اور سب عمارتین پتھر سے بنائی گئی اور ہر ایک
پتھر پر نقاشی کا کام تھا *

دنیا کی عجائبات مین عجیب تر اہرام ہین جو انگریزی زبان مین پرمڈ
کہلاتے ہین * یہہ بات ثبوت تک نہین پونہچی کہ ان عمارتون سے

کیا غرض تھی اکثر علما یہہ سمجھتے ہین کہ وہ بادشاہون کے مقبرے ہین*
اُن مین جو سب سے بڑا ہی اسکا اُطر سات سَو چالیس فٹ کا ہی* پلینی
مورخ کے بیان کے مطابق اُسکے تعمیر کرنے مین تین لاکھ چھیاسٹھ
ہزار آدمی بیئس برس کے عرصے تک مشغول رہے اور باوجودیکہ اُسکے
پتھرون سے کئی ایک مسجدین بنائی گئین تو بھی وہ سموچا معلوم ہوتا ہی*
اُسکی خط مستقیم بلندی چار سو اسّی فٹ کی ہی ؛

قدیم مصریون مین متفرق ذات تھین جیسا آج تک ہندوستان مین ہین*
یہہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگ کسوقت سے یا کس سبب سے منقسم ہوئے مگر غالب
یہہ ہی کہ متفرق کامون سے یہہ قاعدہ جاری ہوا* کاہنی ذات بڑی اور
نامور تھی* ہر ایک شہر مین مندر اور کاہن تھے اور کاہن کا مرتبہ فقط
بادشاہ کے مرتبہ سے کم تھا زمین کے سب سے اچھے حصے اُنکو دیئے
گئے اور حکما اور اطبا اور نجومی اور معمار اُنمین تھے ؛

چونکہ سلطنت یہودہ اور اسرائیل کی تاریخ مین ملک مصر کے اکثر تذکرے
ہونگے پس اِس مقام پر اُس ملک کا بیان ختم ہوگا مگر آیندہ وہ پھر
شروع کیا جائیگا ؛

وادیون مین نقسیم
ہنوز ۱۳ ۱۲

دسوان باب
ملک ہند کی کیفیت

اگر کوئی شخص دنیا کے قدیم زمانون کا تواریخی نقشہ کھینچا چاہے تو چاہیئے کہ اُس نقشے مین ہندوستان بھی جگہہ پائے لیکن اس مقام مین صرف مختصر بیان چندرگُپت کے زمانے تک کیا جائیگا * ایک مشکل یہہ ہی کہ اُس ملک کی قدیم تواریخ نہایت تاریک ہی بلکہ حقیقتاً تواریخ ہی ہی نہین اور اُن زمانون کی جو باتین ہندوؤن مین مشہور ہین وہ اکثر کتبون سے لی گئی ہین جن مین دیوتاؤن کا بیان اِسقدر شامل ہی کہ سچ اور جھوٹھ ملا ہوا ہی اور اُنکا امتیاز کرنا مشکل ہی بلکہ کبھی کبھی غیر ممکن بھی ہی *

اِتنا ہم معلوم کر سکتے ہین کہ نوح کے طوفان کے چند عرصے کے بعد ایک گروہ نے ہندوستان کو آباد کیا اور یہہ لوگ درمیانی ایشیا سے روانہ ہو کے پہلے اُس ملک مین جو پنجاب کہلاتا ہی آ کے سکونت کرتے تھے * بعد اِسکے ایک گروہ نے اُن اطراف سے آکر جو فی الحال فارس نام سے معروف ہین اگلے لوگون پر بڑا حملہ کیا اور پہلے

دکھن طرف اور آخر کو پہاڑون کے درمیان مین اُنھین بھگایا* اُن
لوگونکی اولاد جو سب سے پہلے ہندوستان مین آئے آج تک یہانکے
پہاڑی ملکون مین موجود ہی اور بھیل کول گونڈ سنتال وغیرہ نامون سے
معروف ہی مگر وہ لوگ اُن دنون مین داسیہ کہلائے اور وہ اریانی
اور تورانی خاندانون کے تھے * عالمون مین بہت بحث ہو رہی ہی
کہ وہ لوگ ہندوستان مین کب داخل ہوئے جو داسیون کو بھگا کے اُنکی
زمین پر قابض ہوئے * یہہ لوگ اریانی کہلاتے ہین اور قیاس غالب ہی
کہ اُنکا چڑھائی کرنا مسیح سے پیشتر قریب دو ہزار برس کے واقع ہوا *
وہ سنسکرت بولی بولتے تھے اور اُنکی اولاد تمام ملک مین پھیل گئی مگر
باپ دادون اور اولاد کے مذہب اور رسوم مین بہت فرق ہو گیا ہی
اور اُسکا مختصر بیان یون ہی ÷

ہندو مذہب کی بنیاد چار وید پر ہی جنکی بابت کہتے ہین کہ وہ
برمھا کے مُنہہ سے نکلے لیکن حقیقت یہہ ہی کہ اُنکے کئی ایک بانی تھے
اور اُسوقت سے پیشتر کہ اریانی لوگ ملک ہند مین پہنچے ویدون کا رواج
اُن لوگون کے اصلی ملک مین ہوا ہوگا * تخمیناً پندرہ چودہ سو برس مسیح
سے پیشتر یعنی قبل اُسوقت کے کہ بنی اسرائیل نے مصر سے روانہ ہو کے

اریانی آریہ

ہندو مذہب

کنعانیون کو مغلوب کیا با دارین جسے ویدویاس کہتے ہین اور جو اُس زمانے
مین موجود تھا جب کورون اور پنڈون مین لڑائی ہوئی اُسنے ویدونکو ترتیب دیا +

ویدون کے مضمون کے دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ چارون مین
رِگ وید قدیم ہی اور اِسکے چند حصّے اَور حصّون سے قدیم ترین مثلاً اُسکا
جو حصہ منتر یا سنحتہ کہلاتا ہی اُسکے برہمنا حصّے سے بہت پُرانا ہی چونکہ براہمنا
مین برہمن کھتری ویسیا اور سدر کی تقسیم پائی جاتی ہی جو سنحتہ مین نہین ہی
لہذا یہہ بات کہ برہمنا نیا سا ہی قابل غور ہی +

چونکہ ہندوؤن مین قاعدہ کُلّیہ یہہ ہی کہ ہمارے باپ دادون نے جو کیا
ہمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے پس غور کے لائق ہی کہ ویدون کی تعلیم اور برہمنونکی
اِندیون کی تعلیم جو پُرانون وغیرہ سے نکالی گئی ہی اُن مین بڑا فرق پایا جاتا ہی *
بعض علما گمان کرتے ہین کہ ویدون مین خداے واحد کی عبادت کا ذکر
پایا جاتا ہی لیکن یہہ بات پایہ ثبوت کو نہین پہونچ سکتی * اکثر مقامون مین
اگنی اور اندرا کی حمد ویدون مین ہی اور اغلب ہی کہ جسکو اگنی کہتے ہین
اُسکی پرستش اُس زمانے مین بھی کی گئی جب آریانی لوگ ہندوستان مین نہین
آئے تھے اور اُسکی عبادت سے آگ اور روشنی اور گرمی کی عبادت مراد
تھی * چونکہ آگ کی ایک خاصیت یہہ ہی کہ صاف کرے پس وہ لوگ اس وجہ سے

اگنی کی مدد مانگتے تھے کہ وہ گناہ سے پاک صاف ہو جائین چنانچہ
رگ وید مین اگنی کے اکثر تذکرے ہین * یہہ تذکرے دنیوی برکتون سے
متعلق ہین مگر اُن مین کبھی کبھی روحانی برکتین بھی شامل ہین * اُس زمانے
کے بعد یعنی جب اریانی لوگ ہندوستان مین آئے تب اندرا کی پرستش بھی
جاری ہوئی اور یہہ خاصکر بارش سے تعلق رکھتی تھی اور اندرا کے
شریک مارُت یعنی ہوا تھے ÷

جو عبادت رگ وید مین بیان کیجاتی ہی وہ نذرون اور دعاؤن اور
حمد سے کی گئی * نذرین یہہ تھین کہ آگ پر گھی ہوم کرتے اور دیوتاؤنکو
سُمرس چڑھایا کرتے تھے اور پوجا جو کیجاتی وہ مندرون مین نہین بلکہ
گھر ہی مین پروہت کے وسیلے سے کیجاتی * دیوتاؤنکی قدرت اور
مہربانی اور نیکی کا اکثر ذکر ہی اور جو برکتین مانگی جاتین وہ خاصکر دنیوی تھین
یعنی دولت کھانا آل اولاد گائے بیل گھوڑے حفاظت وغیرہ
مانگے جاتے تھے ÷

جاے غور ہی کہ شیو مہادیو دُرگا کالی رام کرشن وغیرہ
نام رگ وید مین پائے نہین جاتے اور لنگ کی پوجا کا ذکر نہین ہی
اور تردیو یعنی برہما وشن اور مہیش انکا ذکر بھی کہین پایا نہین جاتا *

آفتاب پرستش اگنی کی پرستش مین شامل تھی مگر اسکا بہت تذکرہ نہین ہی برہمنون کا تذکرہ ہی مگر اِس طرح نہین کہ وہ اول درجہ کے لوگ تھے اور ایک جملے کو چھوڑ کے جسکی بابت شبہہ ہوتا ہی کھتری ویسیہ اور سدر اُکا کوئی ذکر نہین ہی * معلوم ہوتا ہی کہ اُس زمانے مین اریانی لوگون کے پانچ درجے تھے اِن مین پہلا درجہ راجا کا تھا جو بادشاہی اور سردار پنڈے کا عہدہ رکھتا تھا دوسرا شاہسوار اور جنگی بہادر تیسرا پنڈون کا رتبہ چوتھا کسان بیوپاری اہل پیشہ وغیرہ اور پانچوین ہندوستان کے اصلی باشندون کا جو بہائم کو چرا لیجاتے اور جنکی زمین اور مال چھین لیا گیا *

ویدون کے زمانے سے چھہ سو برس کے عرصے تک ہندوستان کی کسی تواریخ کا سُراغ نہین لگتا اور جب اریانی لوگون کا تذکرہ پھر ہوتا ہی تب معلوم ہوتا ہی کہ اُنکا مذہب کس قدر بدلا گیا * قریب اُس وقت کے یعنی مسیح سے آٹھ سو برس پیشتر منو رشی نے اُٹھکر اپنا شاستر جاری کیا اور ویدون کے عوض منو کا شاستر مع اُپنشد کے جو منو کے عصر سے چند عرصہ پیشتر جاری کیئے گئے ہندون کے اِن دلون کے مذہب کا گویا چشمہ ہوا *

منو کی

منو کے شاستر مین لوگون کا ذاتون مین تقسیم ہونا بیش کیا جاتا ہی
اور تناسخ یعنی آواگمن کی تعلیم پہلے پہل اُپنشد اور منو کے شاستر مین
سکھلائی گئی * اکثر لوگ گمان کرتے ہین کہ وشنو شیو وغیرہ کی پرستش
قدیم زمانون سے چلی آئی ہی لیکن یہہ بات پایہ ثبوت تک نہین پہنچی کہ
اُن مین سے کسی کی عبادت زمانہ مذکور سے بیشتر جاری ہوئی *

اجودھیا

اریائی لوگون کا جو سب سے قدیم شہر تھا وہ اجودھیا تھا جو سرجو
یعنی گوگرا دریا کے کنارے پر واقع تھا * اسکا پہلا راجا ویوسوتا نامے
سورج بنسی تھا اور اُسکی سلطنت کے عہد مین ذاتون مین ایسا فرق
نہین ہوا جیسا اِندنون ہوگیا ہی چنانچہ بیان ہوتا ہی کہ اُسکے بیٹون مین
بعضے کھتری تھے اور ایک برہمنون کے گوت کا بانی ہوا اور ایک
ویسیہ تھا اور ایک شدر اور ویوسوتا کی اولاد مین اشواکو نامے ایک شخص
متھلا کا راجا ہوا جو فی الحال ترہت کہلاتا ہی * چندر بنسیون کی سلطنت
کاشی مین شروع ہوئی اور وندھیا پہاڑ کے پار ہوکے وہ لوگ برار مین
پونہچے اور گجرات ہوکے اُنھون نے متھرا اور ہستناپور کی نیو ڈالی *

ہندوون کے فی الحال رسوم اُن رسمون سے جو ویدون مین
بیان کیئے جاتے ہین خلاف ہین مثلاً

۱ اُس زمانے مین ذاتون مین تقسیم ہونا جاری نہین تھا +

۲ بیوون کا دوبارہ بیاہ کرنا جائز تھا +

۳ گاے کی قربانی اور گاے کا گوشت کھانا جائز تھا +

۴ تناسخ کی تعلیم جاری نہوئی +

۵ ترویدیعنی برہما وشنو اور مہیش کا ذکر ویدون مین نہین ہی +

۶ درگا کالی کرشن وغیرہ کی پوجا اور پرستش کا تذکرہ نہین ہی +

۷ مورت پوجا کا بیان نہین ملتا +

۸ عورتون کا مرتبہ اُن زمانون مین اَب کی بہ نسبت کہین اعلیٰ تر تھا +

اُپنشد مین روحانی باتون کی تعلیم ملتی ہی اور اس تعلیم کی بنیاد وید و نیز ڈالی جاتی ہی * مسیح سے پیشتر قریب چھہ سات سو برس کے کھٹدرشن جاری کیے گئے * اصل مین یہہ تین تھے اور ہر ایک دو دو حصون مین تقسیم کیا گیا یعنے سنکھیا مین کپلا اور پتنجلی کے حصے ہین اور نیایا مین ویسیشکا اور نیایا حصے ہین اور ویدانت مین پورو میمنسا اور اُترا میمنسا ہی * یہہ کھٹدرشن اُپنشد کی تعلیم و نصیحت کے خلاف لکھے گئے + اُپنشد ۲۱

مسیح سے پیشتر قریب چھہ سات سو برس کے بودھ مت ہندوستان مین جاری ہوا اور یہان سے تبت نیپال آسام سیام چین وغیرہ بودھ مت ۲۲

مین اسقدر رواج پاگیا کہ بودھ مت والون کا شمار اب تخمیناً اٹھتیس کرور کے
ہی * سچ اور جھوٹ مین امتیاز کر کے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح سے پیشتر ۶۲۳
برس سے پانچسو تینتالیس برس تک سِدّھارتھا نام ایک چھوٹے
موجود تھا جو بادشاہ کا بیٹا تھا * چند برس وہ شاگرد رہا اور جب معلّم
ہو گیا تب اَور وَن کے خلاف اُسنے اپنے شاگردون کو سب ذاتون
مین سے چن لیا اور سبکو یہہ تعلیم دی کہ رحم کرنے اور زکوۃ دینے
اور فقیر بنجانے اور مصیبت اُٹھانے سے نہ صرف برہمن بلکہ ہر ایک
ذات اور ہر زبان اور ہر اقلیم کے لوگ ہان عورتین بھی نروان یعنی وصل
کو جس سے خدا کے ساتھہ ملکر ایک ہونا مراد ہی حاصل کر سکتے ہین *
برہمنون نے اس تعلیم کا انکار کیا لیکن کسان بیوپاری وغیرہ نے
اُسے قبول کیا اور وہ بادشاہون کو بھی منظور ہوئی اس وجہہ سے
کہ وہ برہمنون کے دعوون کو روکتی تھی * جب سدّھارتھا معلّم
ہوا اُسنے اپنا نام بدّھا رکھا مگر لنکا اور دکھن اطراف مین وہ گوتما
نام سے ملقب ہوا اور اُتر اطراف مین ساکیا یا ساکیا مُنی کہلاتا تھا *
کاشی مین آکے وہ بنبسارا نام مگدھ کے راجا کے ساتھہ چند برس
تک رہا اور بعد اُسکے کوسلا مین گیا جو اودھ مین واقع تھا * آخر کو

جب بوڑھا ہوا اُسنے ترہُت مین انتقال کیا * بودھہ مت کئی ایک صدی تک قائم رہا لیکن رفتہ رفتہ برہمنون کا مذہب اُسپر غالب ہوا اور شیو اور کرشن کی پرستش جاری ہونے لگی * اغلب ہی کہ بھاگوت پُران جس مین کرشن کا اکثر ذکر ملتا ہی آٹھوین عیسوی صدی سے پیشتر جاری نہوئی *

دلّی الہ آباد اور تین اَور مقامون مین پتھر کی لاٹین ہین جنکے اطراف و جوانب مین کتبے منقش ہین اور اِنکے سوا کئی ایک جگھون کٹک گجرات وغیرہ مین چٹانون پر اِسی طرح کے کتبے پائے گئے * عالمون نے بڑی تفتیش کرکے فیصلہ کیا ہے کہ یہہ نوشتے مسیح سے پیشتر قریب ۲۵۰ برس کے لکھے گئے اور وہ بودھہ مت سے تعلق رکھتے ہین * اِن سے معلوم ہوتا ہی کہ باوجودیکہ بودھہ مت اِس زمانے سے کئی سو برس پیشتر جاری ہوا لیکن کسی نے اُسکا بیان نہین کیا تھا *

اشتہار جو چٹانون اور لاٹون پر منقش ہوئے ہین پیاداسی نامے ایک شاہ کی سلطنت کے عہد مین لکھے گئے * قیاس غالب ہی کہ جسے پیاداسی کہتے ہین وہ اسوکا ایک نامور بودھہ کا بادشاہ تھا جو مسیح سے پیشتر ۲۶۰ برس سے لیکے ۲۲۲ برس تک ہندوستان مین سلطنت کرتا تھا *

لاٹون وغیرہ پر نوشتے

اسوکا

سکندر اعظم

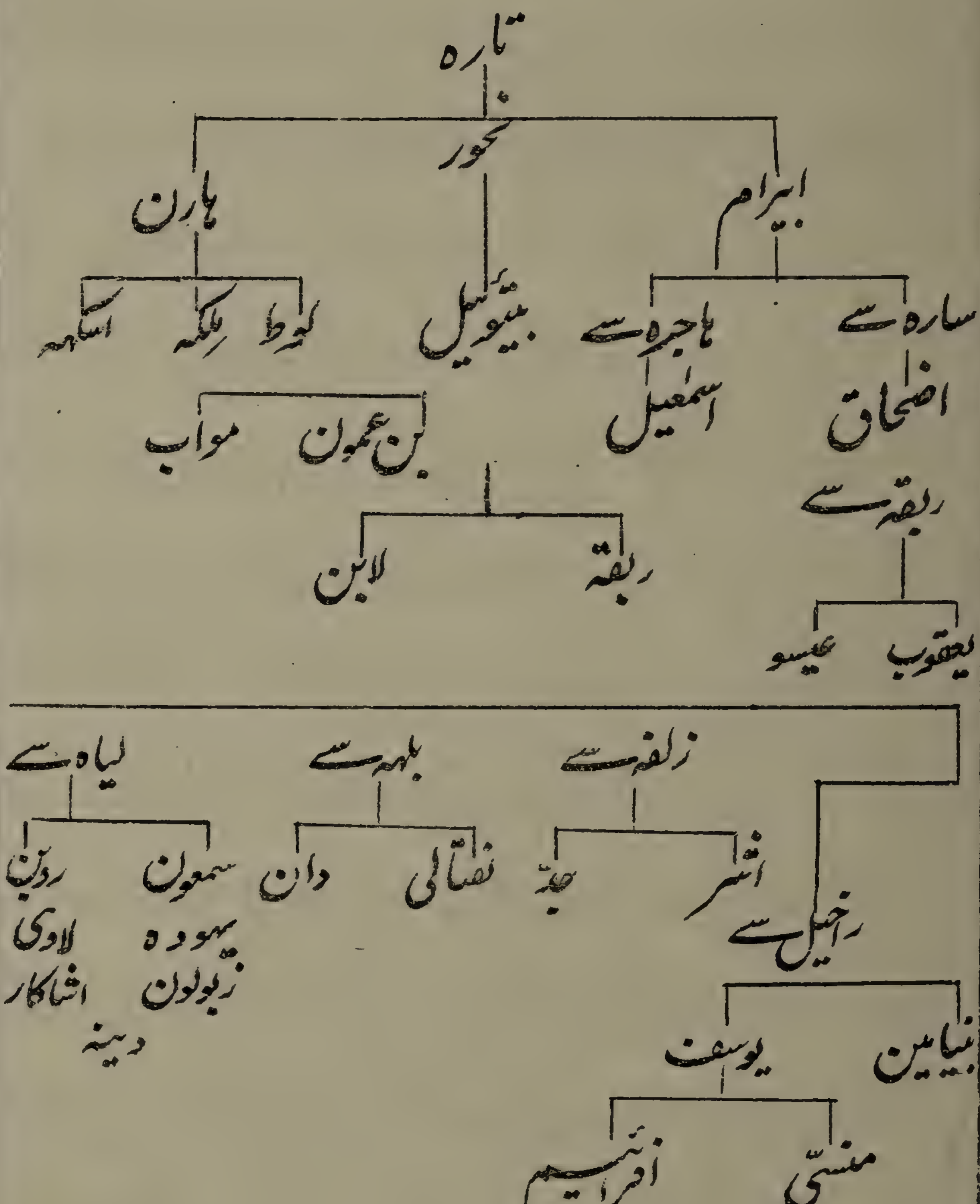
ایک نئی آبادی کی نسبت جو ایشیا مین واقع تھی یونان اور فارس
کے بیچ مین لڑائی برپا ہوئی اور مسیح سے ۳۳۰ برس پیشتر سکندر شاہ
باکتریہ ملک مین پہونچکے جو ملک ہند کے اتر پچھم طرف واقع تھا شہر ہرات
کی بنا ڈالی * تین برس تک باکتریہ مین رہکے سکندر نے اُن اطراف مین
یونانی سلطنت کو قائم کیا اور ہندوستان مین آنے کا ارادہ کرکے
تکزلس نامے اُسکے رفیق نے اُسکے دو سپہ سالار کو اٹک تک پہونچایا
اور سکندر آپ خیبر کی راہ ہوکے مسیح سے تین سو ستائیس برس پیشتر
ناؤ کے پُل پر سے دریاے سندھ کے پار ہوا دریاے ہیداسپیس
کے کنارے پر جسے جھیلم کہتے ہین سکندر اور راجا پورس کے
درمیان مین لڑائی ہوئی اور پورس شکست پاکر مثل تکزلس کے سکندر کا
رفیق بنا اور یہہ دونون سکندر کے دوست برابر رہے * سکندر نے
گنگا دریا کے کنارے تک جانے کا قصد مصمّم کیا لیکن بسبب اسکے
کہ موسم برسات شروع ہوگیا تھا اُسکی فوج عذر کرنے لگی اور سکندر اپنے
ملک کو مراجعت کرنے کو مجبور ہوا * جہاز طیار کرکے یونانیون نے
ہیداسپیس اور سندھ دریاؤن سے سفر کیا * دریاے سندھ کے
مُہانے تک پہونچکے شاہ نے کئی ایک بندر گاہونکی نیو ڈالی اور تب

وہ اپنے وطن کی طرف چلا گیا * راہ ہی مین اُسکو خبر پونہچی کہ جو سپاہی
پنجاب مین چھوڑے گئے اُنھون نے بغاوت کر کے نائب کو قتل کیا تھا *
مسیح سے ۳۲۳ برس پیشتر سکندر نے وفات پائی اور فوراً اُسکے
نائبون مین لڑائیان برپا ہوئین * دس برس تک یونانی سلطنت پنجاب
مین قائم رہی * مسیح سے ۳۱۷ برس پیشتر ایک نائب کے حکم سے
راجا پورس مارا گیا اور اِس وجہہ سے اہل ہندوستان ترغیب پا کر ایک
شخص کے جھنڈا تلے آئے جسے ہندو لوگ چندرگپت اور یونانی چندرگپت
سندر کٹس کہتے ہین *

چندرگپت پالی بوترا یعنی پٹنا کے بادشاہی خاندان مین سے تھا
اور یونانی موَرخ بیان کرتے ہین کہ وہ نہ صرف پورس کی اگلی ملکیت پر قابض
ہوا بلکہ آخر کو اُسنے پالی بوترا کی سلطنت کو بھی حاصل کیا اور اُسکا اختیار
اِسقدر بڑھہ گیا کہ سلوکس جب یونان سے سلطنت کرنے آیا تب اُسنے
صرف ایک دفعہ چندرگپت سے لڑ کے میل کرایا * اِسکے بعد سلوکس نے مگاستھنیز میگاستھنیز
نامے ایک یونانی کو پالی بوترا مین رہنے کے لیئے بھیجا اور خاصکر
کے اُسکے لکھنے سے ہندوستان کا احوال جیسا کہ ۲۸۰ برس
مسیح سے پیشتر وہ یونانیون کو دکھائی دیتا تھا ہمارے پاس پونہچا ہے *

گیارہواں باب

ابرام کی کیفیت اور ملک یہودیہ کا بیان



ابیرام کا وطن کسدیون کا ملک عور تھا * چونکہ کسدی لوگ اصل
مین ارارات کی سرزمین کا ایک پہاڑی فرقہ تھے پس گمان غالب ہی
کہ ملک عور اُس سرزمین مین جو کنعان کے پورب طرف ہی واقع تھا *
تارہ کے تین بیٹے تھے ہارن اور نحور اور ابیرام اور نقشے مین اُنکی
اولاد کا تذکرہ ہوتا ہی ❊

اُس حکم کے مطابق جسے خدا نے ابیرام کو دیا تارہ مع اپنے بیٹے ابیرام
اور اپنے پوتے لوط اور اپنی بہو سری کے کسدیون کے عور سے روانہ
ہوا تاکہ وہ اُس ملک مین جا رہے جو خدا دکھائے اور حاران تک
آکے وہ وہان مقیم ہوئے * شہر حاران مسوپتامیہ کے اُتر پچھم
اطراف مین دریاے حاران کے کنارے تھا * ابیرام خدا کی ہدایت
سے کسدیون کے عور سے بلایا جاکے اپنے باپ کے انتقال
ہونے تک حاران مین رہا اور تب ملک کنعان کو چلا گیا * جب وہ
حاران سے روانہ ہوا تب پچھتر برس کا تھا اور لوط اُسکا ہم سفر تھا *
چلتے چلتے وہ سکم کی بستی اور مورہیہ کے میدان تک گذرا * سکم کی جگہہ
پر شہر نبول واقع ہی اور یہہ شہر کوہ گرازیم اور کوہ ایبال مین بارآور اور
سرسبز وادی مین ہی ❊

اب تھوڑے عرصے تک ابرام کے احوال کو چھوڑ کے ملک کنعان وغیرہ کا کچھ بیان کرتے ہین +

بیبل کے مضمون سے معلوم ہوتا ہی کہ طوفان کے بعد ملک ارمین اور دریاے فرات اور دجلہ کا دوابہ پہلے ہی آباد کیئے گئے اور جب تک انکی بت پرستی اور مغروری کے سبب سے وہ پراگندہ نہوئے لوگ وہان رہا کیئے * پراگندہ ہوکے سم کی کچھ نسل مغربی ایشیا مین اور حام کی فینیکی اور کنعان اور افریکہ مین اور چند عرصے بعد یافت کی یورپ اور ایشیا کے اطراف مین جا رہی * ارارات سے خیالی سفر لیکے اور دکھن پچھم طرف چلکے ہم فلسطینہ کے کوہ ہرمون کو پہونچتے ہین اور چارون طرف وہ اطراف جو بیبل کی سرزمینین کہلائی گئین نظر آتی ہین * کوہ ہرمون سے پورب دکھن طرف دوری پر دیکھہ کے دریاے فرات اور دجلہ دکھائی دیتے ہین جو ملک ارمن سے بہکر بحیرۂ فارس مین گرتے ہین اور انکے درمیان مسوپوتامیہ جس سے دوآب مراد ہی واقع ہی * ان دریاؤن کے کنارے پر شہر بابل اور شہر نینوہ تعمیر کیئے گئے * ہرمون کی دکھن طرف دیکھکر ملک کنعان دکھائی دیتا ہی اور اسکی اتر سمت سور اور صیدا کی سرزمین جو فینیکی نام سے

ہرمون ۱۲

مشہور ہی اور اُسکی دکھن جانب فلسطی کی زمین واقع ہی * کنعان کے
ملک مین پہاڑون کے دو سلسلے ہین یعنی بائین ہاتھہ کا ایک جو بحر
قلزم کی طرف اور دہہنے کا ایک جو سور کے پہاڑی ملک کو گیا ہی *
اِس پہاڑی ملک کے مغرب سمت ملک مصر واقع ہی ÷

کوہ ہرمون کے بائین ہاتھہ شہر دمشق ہی اور اُسکے دہہنے بحر روم
نظر آتا ہی اور اِس مین جزائر کپرس کریتی سیلیتا اور سسلیا دکھائی دیتے ہین ÷

ہرمون کی اُتر پچھم طرف کوچک ایشیا جسکے طرح طرح حصّون کا تذکرہ
اعمال کی کتاب مین ہی واقع ہی اور کوچک ایشیا کی پچھم طرف ایک چھوٹے
سمندر پار یونان کا ملک ہی اور اِسکے اُتر مین ملک مقدونیہ واقع ہی *
وہان سے پچھم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جا کر ملک اطالیہ ملتا ہی جسکا
دار السلطنت شہر روم ہی ÷

دریاے یردن کے وار پار پہاڑون سے گھری ہوئی ایک وادی
ہی جسمین گناسرت یا گلیل کی جھیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنی
سدوم کی جھیل واقع ہی * دریاے یردن کا طول قریب سو کوس کے
ہی اور گلیل کی جھیل کی لنبائی چار پانچ کوس کی ہی * صوبہ گلیل مین کوہ
کرمل کے نزدیک ایک وادی ہی جو کئی ایک نام مثلاً اصدرایلون

اور ازرئیل اور مجدّو ناموں سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس
ٹیلوں کے بیچ میں ناصرت واقع ہے * اِس وادی میں اکثر لڑائیاں ہوا
کرتی تھیں مثلاً دبورہ اور برق اور جدعون اپنے دشمنوں سے
یہاں لڑتے تھے اور یہاں پر بھی ساؤل نے فلسطیوں کے
ساتھ جنگ کیا * اِس وادی میں اخیاب شاہ اسرائیل شاہ ارام
بن ہاداد پر اور شاہ مصر یہودہ کے بادشاہ یوصیاہ پر غالب آیا * علاوہ
اِسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اِس وادی
میں لڑے ہیں اور قوموں کے اِس میدان جنگ پر فرانس کے
بادشاہ نپولین نے ملک ارام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنوں کو
مغلوب کیا *

ملک کنعان نوح کے پوتے کنعان کی نسل سے جو اُس ملک میں جا رہی
ملقب ہوا اور یعقوب کی نسل سے وہ زمین اسرائیل کہلایا گیا اور اِس وجہ سے
کہ اسیری کے بعد وہ خاصکر یہودہ کی اولاد سے آباد ہوا اُسکو یہودیا
کہتے ہیں اور اُس عہد سے جسے خدا نے ابرہام اور اُسکی اولاد کے
ساتھ باندھا وہ وعدے کی سرزمین کہلاتی ہے اور فلسطیوں سے جسکا
دوسرا نام فالی تھا وہ فلسطینا نام رکھا تھا * بیبل میں بعض اوقات اُسکو

دنیا اور زمین بھی کہتے ہین * اُسکی دکھن کے جانب ملک عرب واقع
ہی اور عرب کی دکھن ہی مین شہر صبا نور کھتا تھا جسکا ذکر متی کے ۱۲ باب
۴۲ آیت مین ہی ملک کنعان خدا کی زمین اور زمین مقدس بھی کہلاتی ہی
اس ملک کا طول قریب سو کوس کے اور عرض اُسکا پینتالیس ۴۵

کنعان کی مقدار

کوس کا تھا مگر متفرق وقتون مین اُسکی حدین بدلتی گئین * کنعانیون
نے اُسکو دس قومون مین تقسیم کیا اِنکا ذکر پیدایش کے پندرہ باب اٹھارہ
آیت مین ہی * استثنا، باب پہلی آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو دس
قومین تھین سات ہو گئین اور اُن مین اموری قوی تر تھے چنانچہ کبھی
کبھی اس قوم کے نام سے سب لوگ ملقب ہین ÷

کنعان کی نسل مین سے سیدانی تھے جنکو یونانی لوگ فینیکی

فینیکیا کا احوال

کہتے ہین اور اُنکے نام سے کئی ایک فرقے جو کنعان کے اُتر اطراف مین
رہتے تھے فینیکی کہلائے گئے * ملک فینیکی ارام کے کوہ لُبنان اور بحر روم
کے درمیان مین واقع تھا * نئے عہدنامہ مین وہ صور اور صیدا کا اطراف
کہلاتا ہی اور آخر کو وہ ملک کنعان مین شمار کیا گیا * اُسکے باشندے
جانباز ملاح تھے اور وہ ملک تجارت کا وطن کہلایا گیا * یہہ لوگ فن و
ہنر مین واقفیت رکھتے تھے اور اُنکی طرف سے ابجد کا قاعدہ یونان

مین داخل ہوا * اُسکا بڑا شہر صور تھا جسکا بیان دوسرے مقام پر
کیا جائیگا *

بارھوان باب

ابرام ملکِ صدق وغیرہ کے بیان مین

موسیٰ کے بیان کے مطابق ابرام خیمون مین رہا اور جب چارے
گھاس کی ضرورت ہوتی تب کوچ کیا کرتا تھا * دکھن کیطرف بڑھ کے
آخر کو وہ ملک مصر مین پہنچا اور وہان خوف سے اپنی جورو سری کے
حق مین اُسنے شاہِ مصر کو فریب دیا *

ابرام اور لوط ملک مصر سے لوٹ کے جدا ہوئے اور لوط دریاے
یردن کی وادی مین جا رہا * اِس وادی مین صدوم مع اور چار شہرونکے
واقع تھا اور وہ سرزمین خداوند کے باغ کے مانند خوب سیراب تھی *
پیدایش کے چودھوین باب مین عیلام کا ذکر ہی * یرمیاہ نبی کی
کتاب کے پچیس ۲۵ باب مین پچیس آیت سے کے بیان کے مطابق
ملکِ عیلام ملک مادہ سے علاقہ رکھتا ہی اور عزرا کے چار باب ۹ آیت

مین وہ فارس سے علاقہ رکھتا ہی* دانئیل کے ۸ باب ۲ آیت مین
سوسن کا یہہ بیان ہی کہ وہ صوبہ عیلام مین ہی* اِسی طرح جانا جاتا ہی
کہ عیلام اور سوسیانا جو آج کل کہوستان نام سے معروف ہی
ایک ہی ہین* اُسکی مشرقی حد فارس اور مغربی ارک عرب اور شمالی
مادہ اور جنوبی خلیج فارس تھی اور کبھی کبھی وہ ملک فارس مین گنا گیا تھا*

معلوم ہوتا ہی کہ بہت قدیم زمانون مین عیلام خود مختار ہوکے اپنا
بادشاہ رکھتا تھا* ابیرام کے عصر مین کِدرلاعُمر عیلام کا بادشاہ
دریاے یردن تک فتحیاب ہوا* حزقیئیل ۳۲ باب ۲۴ آیت مین ملک
مذکور اُن نامختون قومون مین شمار کیا جاتا ہی جو زندون کی زمین مین
ہیبت کا باعث تھے اور جنھون نے اُنکے ساتھہ جو گڈھے مین گرتے
ہین خجالت پائی* قریب اُس وقت کے یعنے مسیح سے پیشتر پانچسو نوے
برس یرمیاہ نبی نے عیلام کو دھمکا کے فرمایا کہ شاہ بابل اُسپر
چڑھ آئیگا* قیاس غالب ہی کہ نبوخدنذر کے وسیلے سے یہہ پیشین گوئی
پوری ہوئی اِسلیئے کہ وہ مغربی ایشیا اپنے تحت مین لایا اور اُسکا
جاے نشین بلشاذر سوسن مین رہتا تھا*

یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ کِدرلاعُمر بڑا بادشاہ تھا کیونکہ اگرچہ اُسکا

یرمیاہ ۴۹ باب ۳۴ سے ۳۹ آیت

کِدرلاعُمر کی سلطنت

ملک کنعان سے پانچسو کوس کے فاصلے پر واقع تھا تو بھی وہ کنعان
مین جنگ کر کے فتحیاب ہوا * بعض علما سمجھتے ہین کہ وہ سلطنت اسور کا
بادشاہ تھا اور اِس لیئے کہ بادشاہون کو نئی سلطنت کے جاری کرنے سے
شہرت ہوئی پس اُسنے عیلام کے کسی شہر مین اپنا تخت قایم کیا اور
بادشاہ جو اُسکے ہمراہ تھے جب وہ ابرام کے ساتھ لڑا اُسکے نایب تھے *

پیدایش ۱۴ باب ۱۸ آیت

اُسوقت کہ ابرام نے کدرلاعُمر اور اُسکے ساتھ والے بادشاہون کو

ملک صدق

مغلوب کیا تھا اُس سے ملکِ صدق کی ملاقات ہوئی جسکے حق مین
لکھا ہی کہ وہ سالم کا بادشاہ اور خدا تعالی کا کاہن تھا * اِس بزرگ
کی بابت عالمون مین بڑی بحث ہوئی ہی کہ وہ کون تھا اور اُسکے بیان سے

عبرانیون ۷ باب ۳ آیت

جو عبرانیون کے خط مین مندرج ہی کیا مراد ہی یعنی وہ بے باپ بے ما
بے نسب نامے جسکے نہ دنونکا شروع نہ زندگی کا آخر مگر خدا کے بیٹے سے
مشابہ ٹھہر کے ہمیشہ کاہن رہتا ہی *

پیدایش ۱۴ باب ۲۰ آیت

اِس شخص کے حق مین لکھا ہی کہ ابرام نے سبکا دسوان حصہ
اُسکو دیا اور پھر کہ غور کرو کہ یہہ کیسا بزرگ تھا جسکو ابرام نے بھی لوٹ
کے مال سے دہ یکی دی * اِس سبب سے کہ ابرام نے اُسکے اختیار

عبرانیون ۷ باب ۴ آیت

کو قبول کیا اکثر یہودی خیال کرتے ہین کہ وہ یہودیون مین سے بزرگ

ہوگا اور کوئی کہتے ہین کہ سِم اور کوئی کہ حام یا کنعان تھا اور بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ وہ فرشتہ تھا اور یہہ بھی گمان ہوا ہی کہ وہ مسیح تھا ✣

فرض کیا کہ سِم ابرام کے زمانے تک جیتا رہا لیکن اگر یہہ سِم تھا تو یہہ مشکلات پیش آئی ہین کہ اُسکا نام بدل گیا اور وہ حام کی اولاد کے ملک مین حکومت کرتا تھا اور وہ ابرام کو برکت اس لیئے دیتا تھا کہ وہ اُسکی اولاد کے ایک شخص پر غالب ہوا * ماسوا اِسکے لکھا ہی کہ وہ بے باپ اور بے ماں وغیرہ تھا لیکن سِم کے والدین سبھون کو معلوم ہوئے اور پھر حواری یہہ دلیل پیش کرتا ہی کہ ملکِ صدق کی کہانت لیوی والی کہانت سے کہین اعلیٰ تر تھی اور اگر ملکِ صدق اور سِم ایک ہی تھے تو یہہ کیونکر ہو سکتا ✣

اِس خیال کے خلاف کہ ملکِ صدق مسیح تھا یہہ دلیلین پیش کیجاتی ہین کہ پاک کلام مین مسیح کے حق مین یون لکھا ہی کہ تو ملکِ صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہی اور پھر ملکِ صدق کی بابت مسطور ہی کہ وہ خدا کے بیٹے سے مشابہ ٹھہرا ✣

قیاس غالب تر ہی کہ ملکِ صدق کنعانیون مین ایک راست اور عادل بادشاہ تھا جو اُن زمانون کے دستور کے مطابق کہانت

کا عہدہ بھی رکھتا تھا اور اس بیان سے کہ وہ بےباپ بےماں بےنسب نامہ
وغیرہ تھا یہہ مراد ہی کہ قومی نسب نامون مین اُسکا نام کہین پایا نہ گیا
اور جب یہہ لکھا ہی کہ وہ ہمیشہ کاہن رہتا ہی تو اِسکے معنی یہہ ہین کہ وہ
لیوی والی کہانت مین کاہن نہ تھا اگر ہوتا تو اُسکی کہانت کا آخر ہوتا +
ملکِ صدق مسیح سے کئی ایک باتون کی نسبت مشابہت رکھتا تھا یعنی

۱ وہ لیوی والی کہانت مین جو قومی تھی نہ تھا لیکن اُسکی کہانت کلی تھی +

۲ وہ ابرام سے بزرگ تر تھا +

۳ وہ بادشاہ اور کاہن کے عہدے رکھتا تھا +

۴ اُسکی کہانت اور زندگی کا نہ شروع نہ آخر ٹھہرایا گیا یعنی کہین اُن باتون کا ذکر نہین ہی +

۵ اُسکا خطاب راستی اور سلامتی کا بادشاہ تھا +

اُن باتون کے بعد ابرام کے ایمان نے یون تقویت پائی کہ خداوند نے اُس سے کہا کہ ای ابرام تو مت ڈر مین تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہون * جب ابرام نے اپنی بے اولاد ہونے کی حالت بتائی تب خداوند نے کہا کہ آسمان کی طرف نگاہ کر اور ستارون کو گن اگر تو اُنھین گن سکے * تیری اولاد ایسی ہی ہوگی اور ابرام خداوند پر ایمان لایا اور یہہ اُسکے لیئے

ابرام سے اولاد کا وعدہ

صداقت محسوب ہوئی * جب ابرام نے بعیانہ کی رو سے اسکا کچھہ نشان رومیون ۴ باب ۲۰-۲۲
مانگا تو اُسنے حکم پایا کہ قربانی گذرانے * قربانی طیار کر رکھکے شکاری پرندے
لاشون پر اُترے لیکن ابرام نے اُنھین ہنکا دیا * پرندون کے اُترنے
سے شاید آنیوالا خطرہ مراد تھا * آفتاب کے غروب ہوتے وقت ابرام عبرانیون ۱۱ باب ۸-۱۰
پر بڑی نیند ہوئی اور ایک بڑی ہولناک تاریکی اُسپر آئی * اِس ماجرے
کے یہہ معنی اُسے سکھلائے گئے کہ اُسکی اولاد پر بڑی مصیبتین آئینگی
اور چونکہ اموریون کے گناہ ابتک پورے نہوئے لہذا خود ابرام نہین
لیکن اُسکی اولاد چارسو برس تک اجنبی ملک مین خدمت کرکے ملک
موعود کو حاصل کریگی اور اُس قوم کو جو ابرام کی نسل ستائیگی خدا کی طرف
سے سزا ملیگی * اِن مکاشفات کے بعد آگ اور دھوان کی صورت مین
خدا کا جلال ظاہر ہوا اور یہہ شکل قربانی کے ٹکڑون کے بیچ مین ہوکر پیدایش ۱۵ باب
گذر گئی * آخرکار خدا نے اپنے وعدے کو دُھرایا اور یہہ بھی بتایا کہ
ملکِ موعود مصر کی ندی اور فرات کی ندی کے درمیان واقع ہوگا *
جب ابرام ننانوے برس کا ہوا تب خداوند نے اُسے نظر آکے
اُس سے کہا کہ مین خدای قادر ہون تو میرے حضور مین چل اور
کامل ہو اور مین اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل

کے درمیان اُنکی پشت در پشت کے لیئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا
ہون * تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھین
اِس وعدے کے مطابق ابیرام کو یہہ برکت ملی کہ وہ بہت قومون کا
باپ ہو پس اُسکا نام ابیرام سے جسسے بزرگ باپ مراد ہی ابیرہام مین بدل
گیا اور سری نام جسکے معنی شاہزادی ہی سرہ مین بدل گیا جس سے با اور
مراد ہی * اُس قربانی سے جسے ابیرہام نے گذرانا وہ عہد پورے طور سے
قائم نہین کیا گیا کیونکہ اُس ماجرے مین صرف خدا نے قول و قرار باندھا *
عہد کو پورا کرنے کے لیئے ابیرہام نے ختنہ پا کے قول کیا کہ مین خدا کا
خادم ہو کے اُسکی مرضی کے مطابق اپنی زندگی کو بسر کرونگا اور یہہ ضابطہ
اُسکی اولاد کے لیئے بھی مقرر کیا گیا کہ وہ اُسے مانکر عہد مین شریک ہوین *
چونکہ سرہ کی عمر زیادہ تھی پس ابیرہام نے سمجھا کہ وہ بیٹا نہ جنیگی چنانچہ اُسنے
خدا سے کہا کہ کاشکے اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے * تب خدا نے
اُس سے کہا کہ بیشک تیری جورو سرہ تیرے لیئے ایک بیٹا جنیگی تو
اُسکا نام اضحاق رکھنا اور مین اُس سے اور بعد اُسکے اُسکی اولاد سے
اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہی قائم کرونگا * اور اسمٰعیل کے حق مین مین نے
تیری سُنی دیکھ مین اُسے برکت دونگا لیکن مین اضحاق سے اپنا عہد قائم کرونگا *

صدوم اور عمورہ کا ہلاک کیا جانا باب ۱۹

چونکہ صدوم عمورہ وغیرہ شہرون کے باشندے بُرے تھے اور خدا کی نظر مین اُنکے گناہ پورے ہوئے پس خدا نے اُنکے ہلاک ہونیکا قصد کیا* علما اِس تفتیش مین مشغول رہے ہین کہ پیدایش کے ۱۹ باب ۲۴ آیت سے کیا مُراد ہی یعنی خداوند نے صدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان پر سے برسائی* بعضے سمجھتے ہین کہ حقیقتاً آگ اور گندھک آسمان پر سے برسائی گئی لیکن اِس ماجرے کی نسبت اَور بھی گمان ہین جنکا مختصر بیان کرتے ہین*

پیدایش کے ۱۴ باب دس آیت مین مندرج ہی کہ صِدّم کی وادی مین نفت کے بہت گڑھے تھے اور گمان مذکور یہہ ہی کہ آیا بجلی کے وسیلے سے خدا نے نفتہ کو جلا دیا یا چھپی ہوئی جوالامکھی سے فوّارہ نکلا یا بھونچال آیا اور چارون شہر کو تباہ کیا* اِس گمان کی طرف سے یہہ بات اشارہ کرتی ہی کہ بیبل کی ایک شرح مین جو یہودیون مین مشہور ہی آیت مذکور کا یون بیان ہوتا ہی کہ خدا کے کلام نے خدا کی طرف سے آگ اور نفتہ برسایا*

یہہ سمجھنا نہ چاہیئے کہ صدوم عمورہ وغیرہ سمندر مین ڈوب گئے جیسا اکثر لوگ خیال کرتے ہین* برعکس اِسکے صاف وروشن ہی کہ وہ جلائے

گئے * اور مقامون کے سوا پیدایش کے ۱۹ باب ۲۸ آیت مین یون مرقوم ہی کہ ابیرہام نے صدوم اور عموره اور اُس تمام زمین کیطرف نظر کی اور کیا دیکھا کہ دیکھہ زمین پر سے دُھوان بھٹّھے کا سا دُھوان اُٹھہ رہا ہی * اکثرون کا گمان یہہ ہی کہ مرده سمندر صدوم وغیره کے تباه ہونے سے پیشتر وہان نہین تھا لیکن قیاس غالب تر ہی کہ تھا مگر اُس ماجرے کے سبب سے وه بڑھه گیا * صدوم وغیره کا ہلاک کیا جانا نوح کے مرنے کے سو برس بعد اور اٹھاره سو اٹھانوے برس مسیح سے پیشتر واقع ہوا *

استثنا ۲۹ باب ۲۳ آیت یرمیاه ۴۹ باب ۱۸ آیت یرمیاه ۵۰ باب ۴۰ آیت صفنیاه ۲ باب ۹ آیت عاموس ۴ باب ۱۱ آیت پیدایش ۱۹ باب ۲۸ آیت

تیرہوان باب

ابیرہام اضحاق وغیره کی کیفیت

جب ابیرہام کی عمر سو برس اور سره کی نوّے برس کی ہوئی تب اضحاق جسکا وعده کیا گیا پیدا ہوا * وه اسمعیل سے تضحیک کیا گیا جو اپنی ما ہاجره کے ساتھہ نکالا گیا اور اُس وقت اسمعیل کی عمر پندره برس سے کم نہی ہوگی * اگرچہ وه نکال دیا گیا تو بھی خدا نے اُس سے وعده کیا کہ تجھسے ایک قوم پیدا کرونگا اور یہہ وعده اِس سبب سے کیا گیا کہ وه

اضحاق کا پیدایش ۲۱ باب ۱۲ اسمعیل ۲۱

ابیرہام کی نسل مین سے تھا * اسمعیل بڑھا اور بیابان مین رہا اُسکے ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُسکے برخلاف تھے اور اُس سے بارہ بزرگ نکلے جو فرقون کے باپ ہوئے * (پیدایش ۱۷ باب ۲۰ آیت)

نہ صرف لونڈی کے بیٹے کی نسبت بلکہ اُسکے حق مین بھی جسکا وعدہ کیا گیا یہہ حکم آیا کہ وہ اپنے باپ کے عیش مین نرہے چنانچہ خدا نے ابیرہام سے کہا کہ تو اپنے بیٹے ہان اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہی اضحاق کو لے اور زمین موریاہ مین جا اور اُسے وہان پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر جو مین تجھے بتاؤنگا سوختنی قربانی کے لیئے چڑھا (اضحاق کا قربان کیا جانا۔ پیدایش ۲۲ باب ۲ آیت)

تیسرے روز ابیرہام پہاڑ کے پاس پہنچا اور اضحاق جو موت تک اپنے باپ کا فرمانبردار رہا اپنی قربانی کی لکڑی کو اُٹھا لیگیا * وہ باندھا گیا اور قربانگاہ پر رکھا گیا اور ابیرہام کے چھُری لینے پر خدا کی آواز سُنی گئی اور ابیرہام نے اپنے بیٹے کو اپنے دل مین قربان گذرانکر اُسے جیتا پایا * (پیدایش ۲۲ باب ۹ آیت)

اُسوقت ابیرہام کا ایمان آزمایا گیا اور وہ خالص نکلا * لکھا ہی کہ وہ سمجھا کہ خدا مُردون مین سے بھی اُٹھانے پر قادر ہی جہان سے اُسنے اُسکو یعنے اضحاق کو علامت کے طور پر پایا * اسکے مطابق یہہ بھی لکھا ہی کہ ابیرہام نے اپنے جوانون سے کہا کہ مین اس لڑکے کے ساتھ وہان (عبرانیون ۱۱ باب ۱۹ آیت)

جاؤنگا اور سجدہ کرکے پھر تمہارے پاس آؤنگا جس سے مراد ہی کہ ہم دونون
آئینگے +

سرہ نے جب اُسکی عمر ایک سو ستائیس برس کی ہوئی انتقال کیا اور
اُسکو گاڑنے کے لیئے ابرہام نے زمین کا ایک حصّہ جسے مکفیلہ کہتے
ہین مول لیا * اسکے تین برس بعد ابرہام نے اپنے نوکر الیعذر کو حاران
مین بھیجا کیونکہ اُسنے سُنا تھا کہ وہان اُسکے بھائی نحور کی بہت سی اولاد
رہتی ہی اور وہ اضحاق کے لیئے جورو طلب کرتا تھا * خدا نے الیعذر
کی دعا کو قبول فرماکے اُسکے پاس ربقہ کو بھیجا اور الیعذر نے جانا کہ یہہ
وہی ہی جسے خدا نے اضحاق کے لیئے چُن لیا ہی * جب وہ کنعان مین
پہونچ گئی تب اضحاق نے چالیس برس کی عمر مین ربقہ سے نکاح کیا +
جب ابرہام نے اُس زمین کو مول لیا جہان سرہ دفنائی گئی تو یہہ
بات ایک بیجانہ سمجھا ہوگا کہ یہہ تمام ملک میری اولاد کا ہو جائیگا اور اُسکا
مطلب یہہ ہوا ہو کہ اُسکی اولاد اُسکا اور سرہ کی قبرون پر نگاہ کرکے یاد رکھین
کہ خدا نے ہمسے کل زمین کا وعدہ کیا +

سرہ کے انتقال کے بعد ابرہام نے قتورہ کے ساتھ نکاح کیا
اور اُس سے چھہ بیٹے پیدا ہوئے جو عربی اور مدیانی فرقون کے بزرگ

ہوئے * اضحاق وارث ہوا اگر دوسرون کو انعام دیا گیا * ابیرہام نے
ایک سو پچھتر برس کا ہو کے وفات پائی اور اضحاق اور اسمعیل نے
مکفیلہ کے مغارے مین اُسے دفن کیا *

عیسو اور یعقوب کا پیدا ہونا

اضحاق اور ربقہ کے نکاح ہونیکے بیس برس بعد ربقہ توام جنی جنکی
بابت خدا نے کہا تھا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا * عیسو شکاری تھا
اور اپنے باپ کا پیارا یعقوب خیمون مین رہنے والا اور اپنی ماکا پسندیدہ تھا *
عیسو نے وحشی اور غافل ہو کے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق اپنے
بھائی کے ہاتھہ بیچا اور بعد اسکے اُسنے دو حِتّی عورتون سے بیاہ کیا
اور یہہ عورتین اضحاق اور ربقہ کے لیئے جان کی تلخی کا باعث ہوئین *

اضحاق کا پھسلنا

اضحاق کے زمانے مین جیسا ابیرہام کے وقت کنعان مین کال پڑا
اور جب اضحاق نے مصر کو جانیکا ارادہ کیا تب خدا نے اُسے روکا اور
ان وعدون کو جنھین اُسنے ابیرہام سے کیا تھا دُہرایا * سو اضحاق
جرار مین رہا اور ابیرہام کی مانند ایمان کی کمزوری کے سبب سے اُسنے
اپنی جورو کی بابت کہا کہ وہ میری بہن ہی * اسکے بعد فلسطیون نے
جنکے ملک مین جرار واقع تھا حسد کی راہ سے سب کوئے بند کر دیئے
اور اضحاق بیرسبع کو گیا * اُس جگہہ یہوداہ نے اُسپر ظاہر ہو کر

اُسے برکتین دین اور اضحاق نے مذبح بنا کر خداوند کا نام لیا +
جب اضحاق بوڑھا ہو گیا تب وہ اپنی برکت یعقوب کو نہین بلکہ
عیسو کو دیا چاہتا تھا * ربقہ نے اُسکے ارادے کو باطل کیا مگر اُن
وسیلون سے جو خدا کی مرضی کے خلاف تھے * جب یعقوب کو چاہیے
تھا کہ اپنی ماں کا کہا نہ مانے تب مانا اور عیسو ایک ناحق طور سے برکت پایا
چاہتا تھا * اِسی طرح سب کے سب اپنی مرضی کے مطابق چلتے تھے
لیکن تو بھی خدا کی مرضی پوری ہوئی اور اُسکا ارادہ انجام تک پہنچا *
چنانچہ جب اضحاق کے پاس کھانا لایا گیا تب اُسنے دھوکھا کھا کے
یعقوب کو وہ برکت دی جیسے خدا نے اُسکے لیئے مقرر کیا تھا * جب
عیسو گھر مین داخل ہوا تب اضحاق نے جانا کہ مین نے کیا کیا مگر اُسکو
تبدیل نکر سکا * جو عیسو کے لیئے باقی تھا وہ صرف یہہ وعدہ تھا کہ
دیکھہ زمین کی چکنائی اور اوپر کے آسمان کی اوس سے تیرا قیام ہوگا *
اور تو اپنی تلوار سے زندگانی بسر کریگا اور اپنے بھائی کی خدمت کریگا اور یون ہوگا کہ
جب تو تردد مین پڑیگا تب اُسکا جوا اپنی گردن پر سے توڑ کر پھینک دیگا +
برکت جو یعقوب کو بخشی گئی یہہ تھی کہ خدا آسمان کی اوس اور زمین
کی چکنائی اور اناج اور مے کی زیادتی تجھے بخشے تو مین تیری خدمت کرین

یعقوب کا برکت پانا
عیسو کا حصہ
یعقوب کا حصہ

گروہین تیرے آگے جھکین تو اپنے بھائیون کا خداوند ہو اور تیری ما کے سب بیٹے تیرے آگے خم ہون ہر ایک جو تجھپر لعنت کرے ملعون ہو مگر وہ جو تیرے لیئے برکت چاہے مبارک ہو +

داؤد اور سلیمان کے زمانے مین یہہ برکت یعقوب کی اولاد کو پہنچی پر وہ اُس وقت کامل طور سے پائی جائیگی جب قومین سچے اسرائیل کی روشنی مین اور شاہان اِسکے طلوع کی تجلی مین چلینگے اور جب سمندر کی فراوانی اِسکی طرف پھریگی اور قومون کی دولت اُسکے پاس فراہم ہوگی +

غور کے لائق ہی کہ جو روحانی برکت دو دفعہ ابرہام کو اور پھر اضحاق کو دیگیئی وہ اُس وقت نہین دیگیئی یعنی زمین کی ساری قومین تیری نسل سے برکت پائینگی * اِسکا سبب یہہ ہوگا کہ اِن کُل واقعات مین یعنی اضحاق اور ربقہ اور عیسو اور یعقوب کے سارے کام مین خودرائی اور فریب اور جھوٹھ ظاہر ہوا مگر اِسکے بعد جب یعقوب کا دل خدا کی طرف رجوع ہوا تب یہہ وعدہ خدا ہی کے مُنہہ سے اُس سے کیا گیا +

عیسو کے حق مین جو پیشین گوئی اضحاق نے کی وہ لفظاً لفظاً پوری ہوئی پہلے تو معلوم ہوا کہ یعقوب سے عیسو زیادہ کامیاب ہوگا * کیونکہ اُس سے پیشتر کہ اسرائیل کا کوئی بادشاہ تھا ادوم مین بادشاہ مسلّط ہوئے اور جب

اسرائیل مصر مین غلام تھے تب ادومی آزاد رہے * لیکن ساؤل نے ادومیونکو
شکست دی اور داؤد انھین اپنے قبضے مین لایا اور کئی ایک بغاوتون
کو چھوڑ کے وہ اخیاز کے زمانے تک یہوداہ کے تحت مین رہے * شاہ
مذکور کے عصر مین وہ آزاد ہوئے * یہودہ مکابی نے اکثر اُنھین شکست دی
اور آخر کو ہیرکینس نے اُنھین مغلوب کر کے اُنکا ختنہ کروایا اور اُنھین یہودی
قوم مین داخل کر دیا مگر ہیرودیس کے زمانے مین اُنھون نے ادومی سلطنت
قائم کی اور یہہ سلطنت چند عرصے تک جاری رہی *

اِن واقعات کے بعد اضحاق تینتالیس برس جیتا رہا مگر اُسکے احوال
کا اور تذکرہ نہین ملتا ہی سوائے اِسکے کہ جب وہ ایک سو اسّی برس کا ہوا
تب اپنے لوگون مین جا ملا اور اُسکے بیٹون یعنی عیسو اور یعقوب نے اُسے
مکفیلہ کے مغارے مین دفن کیا *

چودھوان باب

یعقوب عیسو وغیرہ کی کیفیت

اپنے باپ کے حکم کے مطابق یعقوب مسوپوتامیہ مین بھاگا

تاکہ عیسو کے ہاتھہ سے بچے اور اُسکی غمگینی کے وقت یہوداہ نے اُسے
تسلّی دی * اُسنے خواب دیکھا اور خدا نے اُس سے وعدہ کیا کہ مین
یہہ زمین جسپر تو لیٹا ہی تجھے اور تیری نسل کو دونگا * اور تیری نسل ایسی
ہوگی جیسی زمین کی گرد اور زمین کے تمام گھرانے تجھسے اور تیری نسل سے
برکت پاوینگے * اور دیکھہ مین تیرے ساتھہ ہون اور ہر جگہہ جہان کہین
تو جاے تیری نگہبانی کرونگا اور تجھکو اس ملک مین پھر لاؤنگا بلکہ مین تجھکو
جبتک مین تجھہ سے اپنا سب کہا پورا نہ کرون نہ چھوڑونگا * یعقوب نے
جاگ کر یہہ کہا کہ یقیناً خداوند اس جگہہ ہی اور مین نجانتا تھا * یہہ کیا ہی
ڈرانا مقام ہی سو کچھہ اَور نہین مگر خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ ہی *
اُس پتھر کو جسے اُسنے اپنا تکیہ کیا تھا کھڑا کرکے اور اُسکے سر پر تیل ڈھالکے
اُسنے اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا مگر اُس سے پہلے اُس بستی کا نام لوز
تھا * یہہ وہی بیت ایل ہی جو بنیامین کی میراث مین واقع تھا اور پیش قدمی
کے طور پر بیت ایل کے نام سے اُسکا ذکر ابرہام کے زمانے مین کیا گیا تھا
حاران مین پہونچ کے ایک کوئے پر یعقوب راخیل سے ملا اور وہ
اُسکے لیئے سات برس تک اُسکے باپ کی خدمت کرتا رہا اور جیسا اُسنے
اپنے باپ سے فریب کیا ویسا ہی لابن نے اُسکو دھوکھا دیا اور

پیدایش ۲۸ باب
۱۲ آیت سے ۱۵ آیت تک
بیت ایل ۱۹
پیدایش ۲۹ باب
۲ آیت سے ۲۰ آیت تک
راخیل

راخیل کی جگہہ لیاہ کو دیا اسبات مین اُسکی اور اُسکے باپ کی تجربہ کاری
مین موافقت ہوئی اِس لیئے کہ اگرچہ اُسنے اُس سے جو چُنی ہوئی تھی
نکاح کیا لیکن توبھی وہ خدا کی مقرّر کی ہوئی تھی چنانچہ راخیل نہین
پر لیاہ نسل موعود کی ما ہوئی * یعقوب نے راخیل کے حاصل کرنے
کے لیئے اور سات برس خدمت کی اور چھہ برس کی تنخواہ پائی * لیاہ سے
چھہ بیٹے ہوئے اور ایک بیٹی اور بڑے عرصے بعد راخیل سے یوسف
پیدا ہوا * اِنکے سوا بلہاہ اور زلفاہ کے دو دو بیٹے ہوئے * اگرچہ لابن
لالچی اور سخت دِل تھا توبھی یعقوب کا مال بڑھ گیا لیکن آخر کو لابن کے
کینہ اور حسد کے سبب سے اُسکو بھاگنا پڑا * لابن نے اُسکا پیچھا کیا
لیکن خدا سے حکم پاکے وہ لوٹا جب یعقوب یردن کے پار پہنچا تب خداوند
کے فرشتے آملے اور اُنھین دیکھکر اُسنے کہا کہ یہہ خدا کا لشکر ہی اور
اِس جگہہ کا نام مہنیم رکھا *

عیسو کے خوف سے یعقوب نے اُسکے پاس ایلچی بھیجے اور یبوق
کے گھاٹ پر سے وہ عیسو کی انتظاری کرتا رہا اور وہان اپنے گھرانے
کو پار بھیجکر پو پھٹنے تک وہ ایک شخص کے ساتھہ کُشتی لڑا کیا اور جب اُس
شخص نے دیکھا کہ یعقوب پر غالب نہ آتا تھا تب اُسکی ران کو چھونے سے

چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اُسکے ساتھ کشتی کرنے مین چڑھ گئی *
جو یعقوب کے ساتھ کشتی کرتا رہا وہ یہوداہ عیسیٰ تھا اور اُس سے پیشتر
کہ یعقوب عیسو سے میل کرے چاہیئے تھا کہ خدا کے قہر کو مٹائے *
وہ اِس وسیلے کے اِستعمال کرنے سے جو خدا پر ہمیشہ موثر ہوتا ہی غالب آیا
چنانچہ لکھا ہی کہ وہ فرشتے کے ساتھ کشتی لڑا اور غالب آیا وہ رویا اور
اُس سے مِنّت کی * اُسنے کہا کہ مین تجھے جانے ندونگا مگر جبکہ تو مجھے
برکت دے اور برکت پا کے وہ اسرائیل نام سے ملقّب ہوا جسکے معنے
خدا کا شاہزادہ ہین * اُسنے اُس جگہہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ مین نے
خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہی *

اِس ماجرے کو حقیقی سمجھنا چاہیئے اور نہ تمثیلی * جیسا کہ ممرے کے میدان مین خداوند کا فرشتہ ابیرہام کے ساتھ ملا اور دوستانہ اُسکے یہان کھایا پیا ویسا ہی اِسوقت وہ یعقوب پر ظاہر ہوا * اُس سے پیشتر یعقوب کے طریقے مین جھوٹھ اور فریب اور لالچ اور خود رائی ظاہر ہوئی اور چونکہ وہ خدا کے ارادے کے پورا کرنے کے لیئے ایسے ناحق وسیلے عمل مین لایا تو اُسنے خدا کی پاکیزگی کو ناپاک کیا اور چاہیئے تھا کہ وہ قہر مٹائے ورنہ اُسکو برکت نہ ملے * پہلے وہ اپنی ہی قوت پر بھروسا

پیدایش ۳۲ باب ۲۴ آیت سے ۳۰ تک

فنی ایل

پیدایش ۱۸ باب سے ۳۳ تک

رکھا تھا لیکن جب یہہ جاتی رہی تب خدا سے دعا اور منتین کر کے وہ غالب
آیا * اُسکے بعد عیسو اُس سے آملا اور ساری دشمنی رفع ہوئی * یعقوب نے
سکم مین زمین خرید کر ایک مذبح بنایا اور آخر کو خدا کے حکم کے مطابق
وہ بیت ایل مین پہنچا اور اپنے گھر کو ساری بت پرستی سے پاک کر کے
اُسنے مذبح بنایا اور عبادت الہی کو جاری کیا * بنیمین کے پیدا ہونیکے
بعد راخیل انتقال کر گئی *

یوسف اپنے باپ کا عزیز تھا اور سبھون مین سے شاید اِس سبب
سے اُسکے بھائیون نے اُس سے نفرت رکھکر اُسے غلامی مین بیچا *
اُنکی دشمنی اور یوسف کی ساری مصیبتین خدا کے انتظام مین وسیلے ٹھہرے
جن سے اُسنے یوسف کو اُسکے کام کے لیئے طیار کیا *

جب یوسف سترہ برس کا ہوا وہ فوطیفار کے گھر کا مختار ہوا * اِس
سوچ سے کہ مین ایسی بڑی بدذاتی کیون کرون اور خدا کا گنہگار ہوون
وہ بڑے شرم اور گناہ سے بچایا گیا اور اگرچہ وہ قید مین ڈالا گیا تو بھی
یہہ اُسکی فتحمندی اور سرفرازی کا باعث ٹھہرا *

جب یوسف تیس ۳۰ برس کا ہوا تب مصر مین قحط پڑا اور اُسکے خوب
انتظام اور بندوبست کرنے کے سبب سے اُسکی حکمت اور شہرت

ہر کہین مشہور ہوئی اور اُسنے بڑی سرفرازی پائی * تنگی کے مارے
اُسکے بھائی مصر مین اناج لینے آئے اور یوسف نے اُنکو کئی ایک
امتحانون سے آزمایا اور یہہ دیکھکر کہ اُنکے دل ملائم ہو گئے اور وہ
اپنی خطاؤن کے سبب سے غم کھاتے ہین پس اُسنے اُنپر آپکو
ظاہر کیا اور اُسکی سفارش کے وسیلے سے فرعون نے گاڑیان
بھیجین کہ وہ اپنے گھرانے مصر مین لائین * جب یعقوب کو یقین
ہوا کہ جو باتین اُسنے سُنی تھین سچ تھین تو کہا کہ یہہ بس ہی کہ میرا بیٹا
یوسف ابتک جیتا ہی مین جاؤنگا اور پیشتر اس سے کہ مین مرون
اُسے دیکھونگا *

یعقوب کا مصر مین پہونچنا

یعقوب کا گھرانا جس مین اُسکی بہو اور نوکرون کے سوا ستر اشخاص
تھے کنعان سے روانہ ہوا اور جب یعقوب بیرسبع مین پہونچا تب خداوند نے
اُسپر ظاہر ہوکے اُسے دلاسا دیا * مصر مین پہونچکر فرعون نے اُسکو جشن
کی زمین مین بسایا * یہہ امر دو ہزار دو سو اٹھانوے برس پیدایش کے
بعد اور سترہ سو چھہ برس مسیح سے پیشتر واقع ہوا *

جشن

بیبل کے بیان سے معلوم نہین کہ جشن کی زمین کہان واقع تھی
مگر قیاس غالب ہی کہ وہ دریاے نیل کی پورب سمت بحر قلزم کے

پاس تھی * وہ بار آور اور بنی اسرائیل کے لیئے بہر صورت موافق اور دل پسند
تھی اور وہان وہ بڑھے اور بہت زیادہ ہوئے +

جو یہہ پوچھا جاوے کہ اسرائیلیون کے مصر مین رہنے کی کیا غرض
تھی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ اُسوقت وہ ایک قوم بنتے جاتے تھے اور چاہیئے
تھا کہ وہ پراگندہ نہوئے اور اَور لوگون کے ملنے سے بچ جائین اور
اِس انجام کو حاصل کرنیکے واسطے اُنکا مصر مین رہنا کارگر ہوا تھا *
اِسکے علاوہ مناسب و لازم تھا کہ وہ کشتکاری اور فن و ہنر سے واقف
ہوجائین اور اس مقصد پر اُنکا مصر مین سکونت کرنا مفید ٹھہرا +

پیدایش کے چھیالیس باب چونتیس آیت مین مرقوم ہی کہ مصریون کو
ہر ایک چوپان سے نفرت ہی اور مصر کی تصویری تاریخ سے معلوم ہوتا ہی
کہ ایک چوپانی گروہ نے اِس ملک پر چڑھائی کی اور اُسپر غالب ہو کے
مدت تک سلطنت کرتا رہا * آخر کو وہ نکالا گیا لیکن جب تک یہہ لوگ
مصر مین رہے وہ مصریون کے نزدیک نفرتی تھے * اِنکا ایک مشہور
نام ہِکسس ہی * اشتباہ ہی کہ آیا اُنکا چڑھنا یوسف کے زمانے سے
پیشتر یا اُسکے بعد واقع ہوا * اگر اُس سے پیشتر ہوا تو آیت مذکور کے
معنی مشکل نہین ہین لیکن مورخ اور عالم اس امر کی بڑی تفتیش کرکے

سمجھتے ہین کہ اُن لوگون کی بڑی چڑھائی یوسف کے عصر کے بعد ہوئی
مگر ہان اُسوقت سے پیشتر بھی شاید کہ وہ ممدوح اکثر مصر پر چڑھہ آیا تھا اور
اسی سبب سے مصریون کو ہر ایک چوپان سے نفرت ہی ہوئی * معلوم
ہوتا ہی کہ یہہ چوپان بدو تھے اور جب وہ نکالے گئے تب اُنھون نے
فلسطیون کے ملک مین پناہ لی * اس نفرت کے سبب سے بنی اسرائیل
کو جب وہ مصر مین آئے جشن کی زمین دی گئی کیونکہ وہ مصر کی حد پر
واقع تھی اور وہین اسرائیلی مصریون سے جدا رہے * یوسیفس کا یہہ گمان
کہ ہکسس اور بنی اسرائیل ایکہی تھے بے بنیاد ہی کیونکہ وہ چوپان
فتحمند حاکم اور ظالم اور اسرائیلی مہمان اور غلام تھے اور پھر وہ لوگ نکالے
گئے مگر اسرائیلیون نے بمدد الہی رہائی پائی * اگرچہ مصر کی تاریخ مین بہت
سی باتین ہین جنکی نسبت یقین نہین ہوتا لیکن یہہ غالب ہی کہ جب چوپانیون
کی بڑی چڑھائی ہوئی تب بنی اسرائیل جشن مین رہتے تھے *

یعقوب نے اپنے مرنے کے تھوڑے عرصے پیشتر یوسف کے
دو بیٹون کو متبنّیٰ کیا اور دیکھا چاہیئے کہ ایمان سے یوسف نے
اُسکی نسبت کہ اُسکے بیٹے مصر کی شان و شوکت حاصل کرین اُنکے
لیئے یہہ اختیار کیا کہ وہ اپنے بھائیون کے ساتھہ چوپانی زندگی بسر

کرین * یعقوب نے اپنے بیٹونکو جمع کر کے اُنھین بطور تمثیل اُنکی
آئندہ کی حالت بتائی * پہلوٹھے کا حق یہہ تھا کہ اول درجہ اور دونا
حصہ پائے * روبن شمعون اور لاوی کو خطاؤنکے سبب سے یہہ
حق نہ ملا * اُسکے بیٹون کے متبنّی کرنے سے یوسف کو دونا حصّہ
دیا گیا اور یہوداہ نے اوّل درجہ پایا چنانچہ اُس سے یہہ کہا گیا کہ یہوداہ
سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم اُسکے پاؤن کے درمیان سے
جاتا رہیگا جب تک کہ سیلا نہ آئے اور قومین اُسکے پاس اکٹھی ہونگی *
یہہ پیشین گوئی مسیح پر بہت اشارہ کرتی ہے اور اُسی مین پوری ہوئی *
اگرچہ مسیح کے آنے سے پیشتر شاہی سلطنت یہودا سے جاتی رہی
لیکن تو بھی اُسکے زمانے تک وہ فرقہ اوّل درجہ رکھتا تھا * لفظ سیلا
سے مسیح مراد ہے چنانچہ اِس پیشین گوئی سے یہہ معنی نکلتے ہین کہ
یہوداہ اوّل درجہ رکھیگا جب تک کہ وہ نہ آئے جسکا حق ہے کہ سلطنت
کرے اور قومین اُسکی تابع ہونگی *

یعقوب نے ایک سو سینتالیس برس کا ہوکے انتقال کیا اور
اُسکی وصیت کے مطابق اُسکی لاش جو خوشبو مین محفوظ رکھی گئی
کنعان کو پہنچائی گئی اور خاندانی قبرستان مین دفنائی گئی * یوسف

پیدایش کا ۴۸ باب ۵ / ۴۹ باب ۳ ۴

پیدایش ۴۹ باب ۱۰

یعقوب کا دفن ۵۰ باب ۱۳

نے اپنے بھائیون کا ڈر رفع کیا اور اُن سے یہہ کہا کہ تمنے مجھہ سے بدی کرنیکا ارادہ کیا لیکن خدا نے اُسے نیکی سے بدل دیا کہ بہت سے لوگونکی جان بچ جاے * ایمان سے اُسنے بنی اسرائیل سے قسم لی کہ وہ اُسکی ہڈیان اپنے ساتھہ کنعان مین لیجائین اور جب وہ ایک سو دس برس کا ہوا تب اُسکا انتقال ہوا + یوسف کا انتقال ہونا ۱۱

پندرھوان باب

باپ دادونکے عہد کی کیفیت و طریقے

اِس باب مین مکاشفۂ مذہب و عقلی ترقی اور ملکی انتظام پر غور کرینگے جیسا وہ اسرائیلی بزرگون کے زمانے مین ظاہر ہوئے +

جو مکاشفہ اُس زمانے مین رائج تھا وہ یہہ تھا کہ خدا نے خواہ کسی صورت مین جو آنکھون سے دکھائی دیتی تھی مثلاً خداوند کے فرشتے کی شبیہ مین خواہ رویا اور خوابون مین آپ کو ظاہر کیا اور اپنی مرضی اور حکمت اور قدرت آشکارا کی * مثلاً الٰہی مرضی ابیرام کے بُلائے جانے مین ظاہر ہوئی اور الٰہی حکمت اس بات مین کہ ابیرام کا بلایا جانا اور جو نتیجے خدا کا اپنے آپ کو ظاہر کرنا ۱۲

اُس سے صادر ہوئے وہ سبکے سب پیش کیئے گیئے اور الٰہی قدرت
اِس طور پر ظاہر ہوئی کہ ایک مُردہ بدن سے وہ نسل پیدا ہوئی جس
سے مسیح ہونے والا تھا اور پھر یہہ نسل محفوظ رکھی گئی جب تک
اُسمین سے مسیح مجسّم ہوا*

جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کیئے اُن خیالون مین یہہ
ناکاملیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکھتے تھے اور اسکا تثلیث ۱۲
سبب یہہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گھرے ہوئے تھے جو جھوٹھے
معبودون کو مانتے تھے اور ضرور تھا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت
اور شخصیّت اور پاکیزگی کو سمجھین کیونکہ اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین*
اگرچہ یہہ بات ظاہر ہوئی کہ الٰہی حکمت کی رو سے گنہگار لوگون کو نجات
حاصل ہو لیکن تو بھی یہہ بات کہ عمانوئیل یعنی جو شخص خدا اور انسان
دونو ہی وہ ظہور پائیگا تھوڑون کے خیال مین آئی تھی* پھر وہ لوگ
عاقبت کی بابت تھوڑا سمجھتے ہونگے چنانچہ لکھا ہی کہ انجیل کے وسیلے عاقبت ۱۲
سے مسیح نے زندگی اور بقا کو روشن کر دیا*

اُن لوگونکی عبادت اگرچہ دل کی صفائی سے تھی لیکن اُسمین ایسی عبادت ۱۲
ترتیب نہ تھی جیسی موسیٰ کے زمانے مین رائج ہوئی* جس جگہہ بزرگ

رہتے تھے وہان اُنھون نے مذبحون کو بنا کے الٰہی عبادت کو جاری
کیا اور اکثر مذبح پہاڑون اور بلند مقامون پر بنائے گئے جو ضابطے اُنکی
عبادت مین شامل تھے وہ قربان گذراننا دعا مانگنا نیت باندھنا دہیکی
دینا اور ختنہ کرانا تھے * سبت کے دن کو مانکر اُنھون نے آرام کیا *
اکثر خاندانی سردار اپنے خاندان کے کاہن تھے +

عقل کی تیزی مین اُن لوگون نے بہت ترقی نہین پائی تھی تاہم
اُنکے زمانے کے مطابق وہ مہذّب تھے * جب یہہ ممکن تھا تب
اُنھون نے گلہ بانی مین کشتکاری کو بھی شامل کیا اور یعقوب نے
اپنے لیئے گھر بنایا * وہ لکھنا بھی جانتے تھے اور کم وبیش فن وہنر
سے واقف تھے * عورتون کا جیسا ساری قومون مین جہان تہذیب
اخلاق کمتر ہی کم مرتبہ تھا تو بھی وہ حقیر نہین گنی گیئین پر برعکس اسکے
اُنکی تعظیم وتکریم کی گیئ +

ابرہام اور اضحاق اور یعقوب نے اپنے گھرانے کے اوپر بیحد
اختیار کیا * اُنکے خاندانون مین اتنے نوکر چاکر تھے کہ گھر کے مالک کا
اختیار حاکم کا سا تھا * مثلاً اِس خیال پر کہ مردونکا چوتھا حصہ جنگ کرنیکے
قابل تھا تو چونکہ ابرہام کے خانہ زادون مین سے تین سو اٹھارہ لوگ

تھے جو جنگ کرنیکے لائق تھے پس اسی درجہ بارہ سو بہتر مرد رہے ہونگے ۱۲۷۲
اور اُنکے سوا اَور بھی تھے جو مول لیئے گئے * چنانچہ ابیرہام کے
کئی ایک ہزار تابعدار رہے ہونگے * پھر واضح ہی کہ جب اُتنے نوکر
تھے تو اُنکے بہت سے گلّے ہون چنانچہ عجب نہین کہ لوط اور ابیرہام
کے سکونت کرنیکے لئے کنعان مُلک تنگ ہو *

یہہ بزرگ خود مختار تھے اور اَور شاہزادون کے ساتھہ عہد و پیمان
باندھتے تھے * وہ اپنی رعیّتون کے کاہن ٹھہرے اور عیدون اور
نذرون کو مقرر کیا پھر اُنکے نگہبان ہوئے اور اُنھین بے انصافی سے
محفوظ رکھا پھر اُنکے پیشوا تھے اور جنگ مین اُنکی رہنمائی کی اور اُنکے
حاکم بھی تھے کہ اُنھون نے بدکارون کو سزا دی بلکہ واجب القتل
کو جان سے مارا *

یعقوب کی وفات کے بعد اِسکے بارہ بیٹے اُسیکی مانند اپنے
گھرانون کے اوپر حکومت کرتے رہے لیکن جب اُنکی اولاد بڑھ گئی
تب فرقے بنے اور ہر ایک فرقے کا سردار ہوا * پہلے تو یہہ عہدہ
موروثی اور فرقے کے بانی کے پہلوٹھے کا حق تھا مگر آخر کو وہ
انتخابی ہوا * جب فرقے کا شمار بڑھ گیا تب وہ گھرانا جسکا شمار کم

تھا اُنسے ملگیا اور جبکا زیادہ شمار تھا اُنکے تابع رہا * کبھی کبھی لوگ ہزار ہزار مین منقسم ہوئے * اپنے مصر سے خارج ہونے سے پیشتر اسرائیلی اِن ہزارون کے سردارون کے ماتحت تھے اور یہی فرقون کے سردار کے مطیع تھے * وہ حاکم کے طور نہین بلکہ باپ کے طور پر حکومت کرتے تھے اور عموماً اُن معاملون کا ملاحظہ کرتے تھے جو گھرانون سے علاقہ رکھتے تھے *

بنی اسرائیل کا جشن مین

اِس حکومت کے تحت مین اسرائیلی جشن کی زمین مین رہکے گلّہ بانی کرتے رہے * پہلے مصری حاکمون نے اُنھین مہمان جانکر اُنکے ساتھ مہربانی کا سلوک کیا اور باوجودیکہ بعد اُسکے ہیکسس نے اُنھین ستایا تاہم اُنھون نے اُنکی آبائی حکومت کو بدل نہ دیا * جب وہ مصر سے نکلے تب اِس غرض پر کہ وہ نئی حکومت اور نئے قوانین حاصل کرین خدا نے اُنھین حورب کے پہاڑ کے پاس پونہچایا اور اُس جگہہ خدا اور اُنکے درمیان عہد و پیمان باندھا گیا *

ہم اُس عرصے کے طرح طرح کے واقعات پر لحاظ کر چکے جو ابراہام اور موسی کے زمانے کے درمیان واقع ہوئے * مناسب ہے کہ اُس تعلق پر غور کرین جو اِن واقعات اور فعل خداکاری کے بیچ مین تھا *

ا دیکھا چاہیئے کہ خدا کو یہہ بات پسند آئی کہ وہ شخص جس سے مسیح ہونیوالا تھا اَوروں سے جدا ہو جاوے * چنانچہ اِس غرض پر کہ اُسکی اولاد سارے لوگوں سے علیحدہ رہے اور جس وقت اَور لوگ بُت پرستی مین ڈوبے تھے اسرائیلون مین سچا دین قرار پکڑے خدا نے ابیرہام کو اُسکے ملک اور اُسکے رشتہ دارون مین سے بُلا کے اُسے کنعان مین پہنچایا بلکہ اس مطلب سے کہ وہ جدا رہے اُسنے اُسے کچھہ میراث قدم رکھنے کی جگہہ بھی اُس ملک مین نہ دی * اُس سے پیشتر اُسنے اپنے لوگون کے ساتھہ ایسا سلوک نہین کیا تھا * وہ لوگ اَورونکے ساتھہ رہتے تھے اور اس سے اکثر بُرے نتیجے نکلے چنانچہ انسان کی برگشتگی اور مسیح کے آنے کے بیچو بیچ مین یعنے مسیح سے دو ہزار برس پیشتر خدا نے ابیرہام کو بُلا کے اپنی کلیسیا کی بنیاد اُسپر ڈالی *

۲ ابیرہام کے بُلائے جانے کے ساتھہ عہد فضل کامل طور سے ظاہر کیا گیا * اِس سے پیشتر وہ دو دفعہ کیا گیا تھا یعنی برگشتگی کے بعد آدم اور حوا پر اور پھر نوح اور اُسکے گھرانے پر طوفان کے بعد * تیسری دفعہ یہہ عہد ابیرہام کے ساتھہ کیا گیا اور اُسے نہ صرف یہہ اطلاع دیگئی کہ مسیح ظہور مین آئیگا بلکہ یہہ بھی کہ وہ ابیرہام کی نسل مین سے ہوگا اور اُسکے

طفیل سے دنیا کی ساری قومین برکتین پائینگی * یہہ وعدہ ابیرہام سے بار بار کیا گیا یعنے پہلے جب وہ بلایا گیا پھر اُسکے ملک کنعان مین پہونچنے کے بعد پھر جب وہ بادشاہون کے ساتھہ لڑنے سے لوٹ آیا تھا اور آخرش اُس وقت کے بعد کہ وہ اضحاق کو ذبح کرنے پر راضی ہوا *

۳ عہد فضل کی تجدید مین بیشتر کی بہ نسبت کئی ایک باتین صاف وواضح بتلائی گئین مثلاً نہ صرف یہہ بات پیش کی گئی کہ مسیح ابیرہام کی نسل مین سے ہوگا بلکہ یہہ کہ غیر قومون مین سے لوگ کلیسیا مین داخل کیئے جائینگے * پھر عہد فضل کی شرط جو ایمان ہی زیادہ تر کھل گئی چنانچہ لکھا ہی کہ ابیرہام خداوند پر ایمان لایا اور یہہ اُسکے لیئے صداقت محسوب ہوا اور اس سبب سے ابیرہام ایمانداروں کا باپ کہلایا گیا *

۴ جیسا عہد فضل کامل طور سے ظاہر کیا گیا ویسا ہی مُہرون اور بیعانون کے وسیلے سے اُسکا زیادہ استحکام ہوا اور خاصکر ختنہ ایسی ہی مُہر سمجھنا چاہیئے * چنانچہ لکھا ہی کہ ابیرہام نے ختنے کا نشان پایا کہ اُس ایمان کی راستبازی کی مُہر ہو جو اُسے نامختونی مین ملی تھی *

۵ جب ابیرہام کدرلاعمر اور اُسکے ساتھہ والے بادشاہون پر

فتحیاب ہوا تب یہہ اُسکے لیئے ایک بیعانہ تھا کہ خدا کے سارے وعدے
پورے ہونگے * جیسا بیان ہو چکا کدرلاعمر بڑا بادشاہ تھا اور اُسکے
پاس بہت سے جنگی مرد تھے پر توبھی ابرہام اپنے خانہ زادوں کو لیکے
اُسپر غالب ہوا * یسعیاہ نبی اِس لڑائی کا ذکر کر کے اُسے گویا بیعانہ سمجھتا ہی
کہ مسیح جو ابرہام کی نسل میں سے ہی دنیا کی قومین اپنے قابو میں لیگا +

۶ اِس عہد کا دوسرا استحکام یہہ تھا کہ ملک صدق نے ابرہام کو
برکت دی اور چونکہ یہہ بزرگ مسیح کی علامت ٹھہرا اور وہ روٹی اور مے
لیتا آیا تو معلوم ہوتا ہی کہ جیسا عشاء ربانی میں ویسا ہی اُسوقت بھی
یہہ چیزیں فضل کے عہد کی برکتوں پر ایما کرتی تھیں اور وہ بیعانہ تھیں
کہ خدا اپنے وعدے کو پورا کریگا +

۷ عہد فضل کا تیسرا استحکام یہہ تھا کہ ابرہام کے بڑھاپے میں
خدا نے اُسکو ایک بیٹا دیا جس سے مسیح ہونیوالا تھا اور اِس بیٹے کو
ذبح ہونے سے بچایا * یہہ بات مسیح کے جی اُٹھنے پر اشارہ کرتی ہی +

۸ پھر سوچو کہ خدا نے اُن بزرگوں کو جن سے مسیح ہونیوالا تھا
محفوظ رکھا جیسا لکھا ہی کہ جس وقت شمار میں کم تھے بلکہ بہت تھوڑے
اور اُس زمین میں پردیسی تھے اور وہ قوم بقوم اور مملکت بمملکت پڑے

پھرتے تھے اُسنے کسی کو اُنپر ظلم نہ کرنے دیا اُسنے اُنکی خاطر بادشاہون
کی ملامت کی کہ میرے ممسوحون کو مت چھوؤ اور میرے نبیون سے ۱۰۵ زبور ۱۵
بدی نکرو * یاد رکھنا چاہیئے کہ لابن اور عیسو کے قہر سے یعقوب
کی کیسی حفاظت کی اور جب شمعون اور لیوی نے سکیمیون کو مار ڈالا اور
اِس سبب سے کنعانی لوگ اُکسلائے گئے تب خدا نے یعقوب اور
اُسکے گھرانے کو بچایا * اِسیطرح یہہ مُٹھی بھر کے لوگ جسکے ساتھ
آئیوالے مسیح کی برکت رہی بچائے گئے اور جیسا طوفان کے عہد
مین کشتی کو نقصان نہ پہنچا ویسا ہی جب بدیکی باڑہ نے دنیا کو غرق
کیا تب خدا کی اُمّت خاص محفوظ رہی *

۹ پھر سدوم وغیرہ کی ہلاکت فعل خداکاری سے متعلق تھی اِسلیئے
کہ خدا کے چنے ہوئے لوگ اُن شریرون سے بچائے گئے اور
اُن بدکارون پر خدا کا ہول پڑا * اُن دونون مین عاقبت کی سزا و جزا
کا صاف بیان نہین کیا گیا جیسا ہمارے زمانے مین کیا جاتا ہے *
اِسلیئے ضرور تھا کہ خدا کا قہر عجیب اور ظاہری طور پر معین ہو چنانچہ
جب سینا پہاڑ پر سے شریعت دیگئی وہ گرج اور بجلیون کے ساتھ
دیگئی * برگشتگی کا بیان آدم کے مُنہہ سے سنایا گیا وہ طوفان تک

چلا آیا اور سم اور اور لوگ جنھون نے طوفان کو دیکھا وہ سدوم کے
ہلاک ہونے تک جیتے رہے ہونگے اور اُن شہرون کو تہ وتباہ کرکے
خدا نے لوگون کو پھر یاد دلایا کہ مین گنہگارون کے لیئے قہار خدا ہون
اور اُنپر جو راستی کرتے ہین مہربان ہون *

یوسف کے وسیلے سے بنی اسرائیل کا بچایا جانا ۱۰

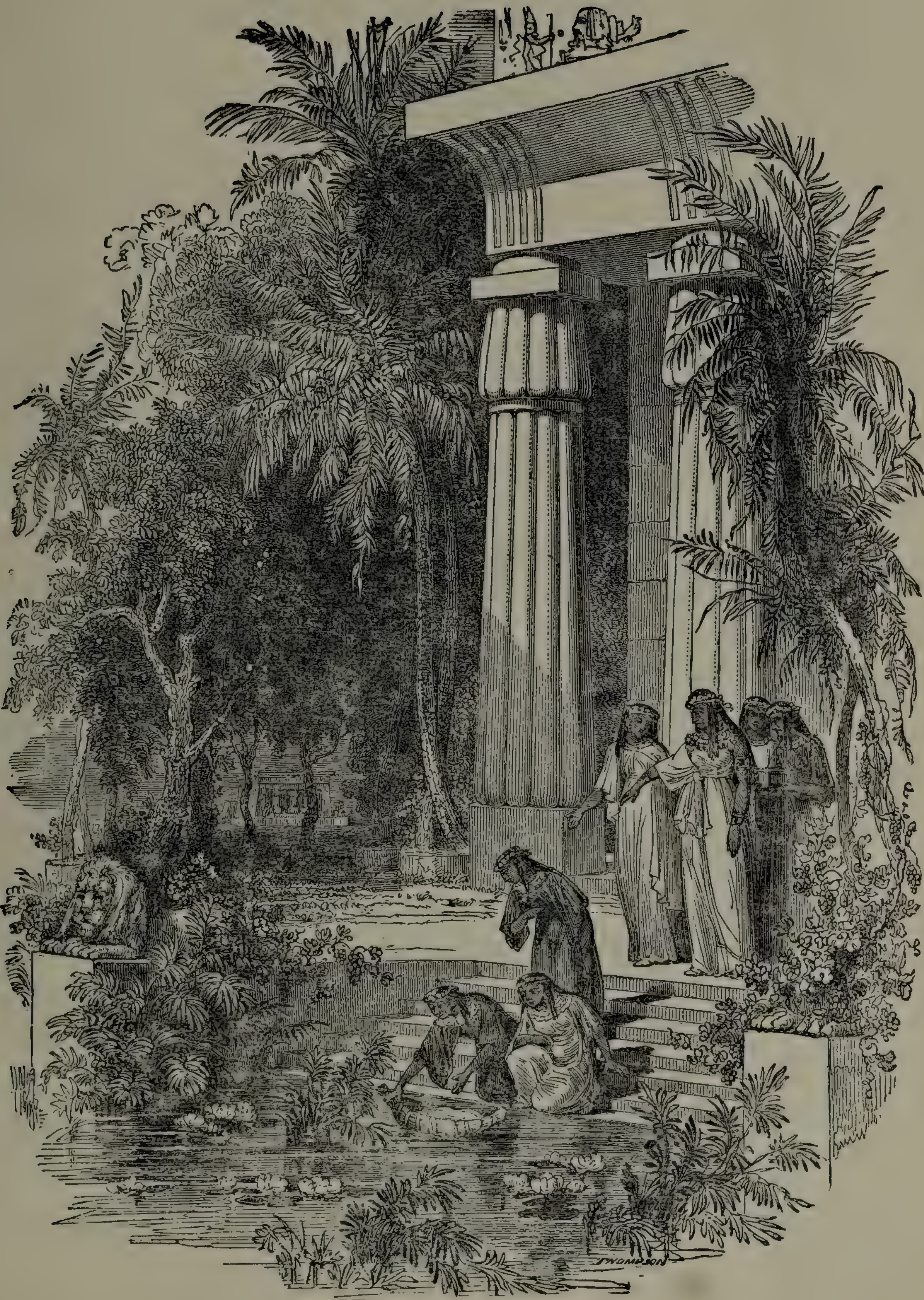
۱۰ پھر یوسف کے وسیلے سے اسرائیلیون کا بچایا جانا فعل خدا کا ہی
سے تعلق رکھتا ہی اور اُسکی علامت ٹھہری * بنی اسرائیل اپنے بھائی
کی معرفت اکال سے بچائے گئے اور جو سچے اسرائیل ہین وہ ایک
روحانی اکال سے اُسکے طفیل سے جو اُنکا بھائی ہی بچائے جاتے ہین *
اُن لوگون نے اپنے بھائی کو حقیر جانکے اُسکے مار ڈالنے کا قصد مصمم
کیا اور بذاتہ ہم مسیح کو حقیر گنتے ہین اور اپنے گناہون سے اسکو مار ڈالا

یوسف کا مسیح کی علامت ہونا ۱۱

ہی جیسا یسعیاہ کے ۵۳ باب وغیرہ مین مندرج ہی * یوسف پست حال
تھا اور مسیح بھی خادم بنا * یوسف قید مین ڈالا گیا اور مسیح چند عرصے
تک قبر کے بند مین گرفتار ہوا * یوسف قید سے رہائی پاکے پادشاہ
کے دہنے پر سرفراز ہوا تاکہ لوگون کو بچائے اور مسیح بھی قبر کے بند
توڑکے خدا کے دہنے ہاتھ پر بلند کیا گیا تاکہ اسرائیل کو توبہ اور
گناہون کی معافی بخشے *

۱۱ اِسکے بعد یعقوب کے برکت دینے مین مسیح کی بابت ایک پیشین گوئی تھی جو اَوروں کی بہ نسبت خاص اور مفصل ہے* جب خدا نے ابرہام کو بلایا تو یہہ بات پیش کی گئی کہ مسیح اُسکی نسل مین سے ہوگا* اِسکے بعد انکشاف ہوا کہ ابرہام کے بیٹون مین سے بچانیوالا اضحاق سے نکلیگا پھر اضحاق کے بیٹون مین سے یعقوب چُن لیا گیا اور یعقوب کے بارہ بیٹون مین سے یہوداہ کی یہہ سرفرازی ہوئی کہ مسیح اُسکی نسل مین سے ہو*

۱۲ پھر فعل خداکاری نے اِس بات مین ترقی پائی کہ خدا نے عجیب طور سے بنی اسرائیل کو مصریون کے ظلم سے بچایا اور کلیسیا کی بھی حفاظت کی* چنانچہ ہرچند کہ خدا کے لوگ مدت تک بُت پرستون مین رہے اور اُنکی دینی رسومات تھوڑی تھی اور وحیِ الٰہی نہی تھی اور اکثر لوگ بت پرستی کے جال مین پھنس گئے تھے لیکن تو بھی خدا نے کلیسیا کی خبر لی اور موسی کے والدین کے وسیلے سے جو خداشناس تھے اور خاصکر موسیٰ کے ہاتھ سے کلیسیا صحیح وسلامت رکھی گئی*



بمقابله ١٠٥

سولھوان باب

موسیٰ اور بنی اسرائیل کی کیفیت

یوسف کے انتقال کے چند عرصے بعد ایک بادشاہ ہوا جو اُسکو نجانتا تھا اور جب اُسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کہان تک بڑھ گئے وہ اُنھین ستانے لگا تاکہ اُنکا شمار زیادہ ہونے پائے لیکن جتنا اُسنے اُنھین دُکھہ دیا وہ زیادہ تر بڑھے * پھر مصریون نے خدمت کرنے مین بنی اسرائیل پر سختی کی اور جب اُنھون نے دیکھا کہ اِس حکمت سے اُنکا مطلب حاصل نہوا تو لڑکون کے ہلاک کرنے کو حکم دیا لیکن موسیٰ بچ گیا اور اُسکے وسیلے خدا نے اُسکے بھائیون کی رہائی کی * معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت مصر آباد اور سرسبز ملک تھا اور اُسمین بڑے بڑے شہر تھے اور بادشاہ اور عملہ اور سارے ملکی انتظام جاری تھا * بادشاہی دربار ہوا کرتا تھا لوگون کے طرح طرح کے درجے مقرر کیے گئے اور عمارتین اور بڑے مکان بنائے گئے * کہانت کا ایک رتبہ تھا جو اختیار رکھتا تھا مثلاً مدیان اور اُون کے کاہن اون شہرون مین حاکم بھی تھے * اِنکے سوا کہانت کے درجے مین جادوگر اور منجم اور حکیم تھے اور شاہی فوج مین سوار اور گاڑیان تھین غرض

اُنکی ساری تربیت اور انتظام سے جانا جاتا ہی کہ اُن دنون مین مصری لوگ
بے تربیت نہین بلکہ آراستہ اور تہذیب اخلاق کے ساتھہ تھے؛

موسیٰ کی زندگی کے تین حصے چالیس چالیس برس کے تھے*
چالیس برس تک اُسنے مصریون کے درمیان حکمت و تربیت پائی اور
اُسوقت کے بعد وہ اَور طرح سے سکھلایا گیا * اگر وہ چاہتا تو مصریون
کے حاکمون مین حصہ پاتا لیکن خدا نے اُسکا دل دوسری باتون کیطرف
رجوع کیا * چنانچہ لکھا ہی کہ سیانا ہوکے اُسنے فرعون کی بیٹی کا بیٹا
کہلانے سے اِنکار کیا کہ اُسنے خدا کے لوگون کے ساتھہ دکھہ اُٹھانا
اُس سے زیادہ پسند کیا کہ گناہ کے سکھہ کو جو چند روزہ ہی حاصل کرے*
اپنے دل کے جوش سے وہ اپنے بھائیون کا منتقم ہوا اور اِس سبب سے
اُسکو جنگل مین بھاگنا پڑا اور وہان بھی اُسنے چالیس برس تک تربیت
پائی * مدیان کے ایک کاہن یترونامے کی بیٹی صفورہ کے ساتھہ
نکاح کرکے وہ کوہ حورب کے پاس یترو کے گلے کی نگہبانی کرتا تھا
اور حورب کے نزدیک جلتے ہوئے بوٹے مین یہوواہ نے آپ کو
اُسپر ظاہر کیا اور اُسکو یہہ حکم آیا کہ وہ بنی اسرائیل کو اُنکے ظالمون کے
ظلم اور جور سے رہائی دے لیکن اُسنے اِنکار کیا * تب نام یہوواہ کی کیفیت

وتجلی اُسپر ظاہر ہوئی اور اُسے قوت بخشی گئی کہ تین طرح کے معجزے کرے اور جب وہ عذر کرنے لگا کہ میری زبان اور باتون مین لکنت ہی تب خدا نے اُس سے کہا کہ ہارون تیرے عوض لوگون سے باتین کریگا اور وہ تیری زبان کی جگہہ ہوگا اور تو اُسکے لیئے خدا کی جگہہ ہوگا +

موسیٰ ہارون کے ساتھہ فرعون کے حضور آیا اور اُنھون نے درخواست کی کہ بنی اسرائیل کو عید کرنے کے لیئے بیابان مین جانے کی اجازت ملے لیکن بادشاہ نے اُنھین جانے ندیا مگر برعکس اِسکے اُن سے زیادہ کام کرایا اور اُنکا بوجھہ اَور بھی بھاری کیا +

اِس لیئے کہ موسیٰ کو نا اُمیدی ہوئی اور اُسکا دل گھبراگیا پس خدا نے اُسے دلاسا دیکے اُس سے اُن وعدون کو دُہرایا جو ابراہام اور اضحاق اور یعقوب سے کیئے گئے مگر جب موسیٰ نے یہہ باتین بنی اسرائیل سے کہین تو وہ دل تنگی اور محنت کی شدّت سے اُسکے سُننے والے نہوئے +

آگے خدا نے موسیٰ سے کہا تھا کہ ہارون کے لیئے تو خدا کی جگہہ ہوگا اور اُسنے یہہ بھی کہا کہ مین نے تجھے فرعون کے لیئے خدا سا بنایا اور اُسوقت موسیٰ اَسّی اور ہارون تراَسی ۸۳ برس کا تھا * جب موسیٰ

خروج ۴ باب ۱۰ سے ۱۶ آیت تک

خروج ۵ باب ۱ سے ۲۱ آیت تک

خروج ۶ باب ۹ آیت

خروج ۷ باب ۱ آیت

اور ہارون نے معجزے کر کے عصا کو سانپ بنایا اور پانی کو لہو سے بدل ڈالا تب مصر کے جادوگرون نے بھی اپنے جادوؤن سے ایسا ہی کیا * اِسکا بیان یہہ ہوگا کہ چونکہ فرعون نے ارادہ کیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو جانے نہ دیتا پس خدا نے جادوگرونکو اجازت دی کہ ایسا کام کرین اور یہہ گمان اس سبب سے غالب تر ہی کیونکہ باوجودیکہ جادوگر بلاؤن کو موجود کرنیکے قابل تھے لیکن وہ اُنھین رفع نہین کر سکتے + جو وبائین مصریون پر آئین وہ اکثر اوقات اُن چیزونکی کثرت سے ہوئین جو مصر مین معمولی تھین اور اِسلیے کہ وہ عادتی اور فوق العادت دونون تھین پس ایمان اور بے ایمانی کی جگہہ رہی اور فرعون کی طرف سے بے ایمانی ہوئی * پھر اُن معجزون کے وسیلے سے خدا نے مصریون پر ظاہر کیا کہ وہ نہ صرف اسرائیلیون کا ایک قومی معبود تھا بلکہ قادر مطلق خدا جو ساری مخلوقات اور موجودات کے اوپر سلطنت کرتا ہی ہان اُنھین اشیا پر حکومت رکھتا ہی جو مصریون کے عقیدے مین عبادت کے لائق ہین +

جو وبائین خدا نے فرعون پر بھیجین وہ یہہ تھین پانی کا لہو سے بدل جانا مینڈکون کا نکلنا زمین کی گرد کا جوان بن جانا مچھڑون کا

غول ہونا بڑی مری پڑنا آدمی اور بہائم کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے
کا نکلنا اولا پڑنا ٹڈیون کا آنا تاریکی کا چھا جانا اور پہلوٹھون کا مارا جانا اور
اُسکے بعد فرعون نے بنی اسرائیل کو جانے دیا*

بنی اسرائیل مصر مین چار سو تیس برس تک رہتے تھے اور اُس اثنا
مین وہ اِسقدر بڑھ گئے تھے کہ اُنکے چھہ لاکھہ مرد تھے جو جنگ کرنیکے
قابل تھے پس وہ کل تخمیناً پچاس لاکھہ لوگ ہونگے*

پیدایش ۱۵ باب ۱۴ آیت

پیدایش کے پندرہ باب ۱۴ آیت مین اسرائیلیون کے مصر سے
خارج ہونے کی بابت لکھا ہے کہ وہ بڑی دولت لیکے نکلینگے * یہہ بات
خدا نے پیشین گوئی کی راہ سے ابرہام پر ظاہر کی اور وہ بھی پوری ہوئی*
چنانچہ خروج کے بارہ باب چھتیس آیت مین مندرج ہے کہ بنی اسرائیل نے
مصریون کو لوٹ لیا * بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ انھون نے
جو ظروف لیئے سو ناحق طور پر لیئے بلکہ اُنھون نے اُنھین چرا لیئے *
ایسا سمجھنا نچاہیئے * ہان البتہ مصریون پر زبردستی کی گئی مگر خدا کی طرف سے
کہ بنی اسرائیل کی آرزو اُنھین منظور ہو اور جو ظروف اسرائیلیون نے لیئے
وہ اِس فتح کے نشان تھے جسے خدا نے اُنھین بخشا*

عید فسح کا تقرر ہونا

بنی اسرائیل کے مصر سے چلنے سے پیشتر عید فسح کا تقرر ہوا یعنے خدا نے

فرمایا کہ ایک ایک گھر کا مالک نسان مہینے کے چودھوین روز جو اپریل مہینے سے موافقت رکھتا ہی بیداغ برّے کو ذبح کرکے اسکا گوشت کھاوین اور اُسکا لہو دروازے کی چوکھٹ پر چھاپا مارین اور گھر مین کوئی خمیری چیز نہ رہنے پائے * اسی طرح ہر ایک شخص نے کمر باندھ کے اور جوتا پہنے ہوئے برّے کا گوشت کھایا اور اُسکے بعد سبکے سب یوسف کی ہڈیان ساتھ لیکے روانہ ہوئے * یہہ امر دنیا کی پیدایش کے دوہزار سات سو اٹھائیس برس کے بعد اور مسیح سے ایکہزار دو سو چھتّر برس پیشتر واقع ہوا

مصر مین بنی اسرائیل کا حصول

مصر مین بنی اسرائیل ایک قوم ہو گئے اور جب وہ اُس ملک سے روانہ ہوئے اُنمین قومی انتظام جاری تھا * اُنکا مصر سے خروج کرنا گویا قوم کا جنم اور اُنکو شریعت دینا اُنکا مخصوص کیا جانا سمجھنا چاہیئے کہ جس سے وہ یہوواہ کا پہلوٹھا اور کاہنی قوم اور خاص خزانہ بنے * اُنکے لیئے شریعت ظاہری طور پر گویا ایک حصار ہوئی جو اُنھین اور سب قومون سے جدا رکھتی تھی اور باطن مین وہ آنیوالی چیزون کا ایما تھی * اور اُنھین مسیح کی طرف ہدایت کرتی تھی * خدا نے موسیٰ کے وسیلے سے اپنے ارادے کو انجام تک پہنچایا *

یہہ امور کہ یہوواہ اپنے لوگون کو شہزوری اور زبردستی کے ساتھہ مصر سے

نکال لایا اور زمین موعود تک اُنکی رہنمائی کی اور اُنھین آسمانی روٹی کھانے کو دی اور بہرصورت اُنکی حفاظت کی سب سے سب اُسکی وفاداری پر گواہی دیتے ہین اور ہر زمانے کے ایمانداروں کے واسطے آیندہ برکتون کے بیعانے ٹھہرتے ہین * تنبیہین جو بنی اسرائیل کو کی گئین وہ عبرت کے طور سے دی گئین اور اُنھین سکھلایا کہ خدا گنہگارون کو سزا دیگا اور اپنے لوگون کو جب وہ قصوروار ٹھہرتے ہین تنبیہ کریگا *

سترہوان باب

بنی اسرائیل کا بیان

رامسس سے روانہ ہوکے بنی اسرائیل پہلی رات سُکّات مین مقیم ہوئے اور دوسری شام کو وہ بیابان کے کنارے ایتام مین اُتر پڑے * اغلب ہی کہ اگر وہ اپنی مرضی پر چلتے تو اُس مقام سے پورب طرف جاتے لیکن خدا کی مرضی ایسی تو نہین تھی * چنانچہ خدا نے فرمایا کہ بنی اسرائیل پھیرن اور فی الحیرات کے آگے مجدال اور دریا کے درمیان مقیم ہون اور اُس سے یہہ غرض تھی کہ فرعون سمجھے کہ وہ اُس زمین مین پھنسے ہین * اگر وہ

اتیام سے روانہ ہوکے فوراً پتھریلی بیابان مین جاتے تو مصری لوگ گاڑیان
لیکے اُنکا پیچھا نکر سکتے لیکن خدا کا یہہ ارادہ تھا کہ فرعون اور اُسکی سپاہ
اور اُسکی گاڑیان اور اُسکے سوارون پر اپنے جلال کو ظاہر کرے ÷

علما مین بڑی تفتیش ہو رہی ہے کہ بنی اسرائیل بحر قلزم کی کس جگہہ سے (بحر قلزم)
پار ہوئے اور شاید یہہ بات پایہ ثبوت تک پہونچ نہین سکتی * قیاس غالب
ہے کہ وہ شہر سویز سے کچھہ دکھن طرف گذر گئے مگر جب سے وہ ماجرا
واقع ہوا زمین اور پانی کے ڈول مین تبدیل ہوئی ہوگی ÷

خشکی سے پار ہوکے بنی اسرائیل اُن اطراف مین پہونچے جو خروج کے ۱۵ باب
۲۲ آیت مین سور کا اور گنتی کے ۳۳ باب ۸ آیت مین اتیام کا بیابان کہلاتا ہے *
بیابان مین مارہ کو پہونچکے معجزے سے کڑوا پانی میٹھا ہو گیا * (مارہ)
آج تک بھی وہین ایک کوا ہے جسکا پانی نہایت تلخ ہے بلکہ اونٹ بھی اُسکے پینے
سے انکار کرتے ہین * بعد اُسکے وہ ایلیم کو پہونچے اور وہان کے پانی پر
اُنھون نے اپنے خیمون کو کھڑا کیا اور پھر اُس مقام سے روانہ ہوکے
وہ سور کے بیابان مین جو ایلام اور سینا کے درمیان ہے داخل ہوئے *
اسی مقام مین اُنکو پہلے بٹیر اور من کھانیکو ملا ÷

بعضے لوگ اعتراض کرتے ہین کہ عجب نہین ہے کہ بیابان مین بنی اسرائیل کو (کتب نقص مین اعتراض)

من ملتا تھا کیونکہ وہان کے ایک درخت سے یہہ چیز ملتی ہی * یہہ بات سچ ہی لیکن معترض کو سمجھنا چاہیئے کہ معجزہ تو تھا کیونکہ (۱) جو من درخت سے نکلا وہ صرف اُن اطراف مین حاصل ہوا لیکن یہہ بنی اسرائیل کو بیابان مین ہر کہین ملتا تھا اور (۲) درخت کا من مدت تک چھا رہیگا پر یہہ جلدی خراب ہو گیا اور (۳) جو من اسرائیلیون نے پایا وہ سبت کے روز حاصل نہین ہو سکتا تھا *

آگے بڑھہ کے بنی اسرائیل رفیدیم مین پونہچے اور اُس مقام پر عمالیقی اُنپر حملہ آور ہوئے مگر یشوعا جو موسیٰ کا سپہسالار تھا اُنپر فتحیاب ہوا * اِس مقام پر بھی یترو کی ملاقات موسیٰ سے ہوئی اور اُسکی صلاح کے مطابق موسیٰ نے اسرائیلیون مین سے اعتباری لوگ چُنے کہ وہ چھوٹے مقدمون کا فیصلہ کرین * رفیدیم مین بھی جہان پانی پینے کو نہ تھا خدا کے حکم کے مطابق موسیٰ نے چٹان کو مارا اور پانی بہنے لگا * یہہ ماجرا مسیح پر ایما کرتا تھا چنانچہ پولوس رسول لکھتا ہی کہ اُنھون نے اُس روحانی چٹان مین سے جو اُنکے ساتھہ چلی پانی پیا مگر وہ چٹان مسیح تھا *

رفیدیم سے کوچ کرکے بنی اسرائیل سینا کے بیابان مین پونہچے اور سینا پہاڑ سے شریعت دیکے خدا نے اپنی مرضی کو عجیب طور پر ظاہر کیا *

یہان پر بھی سُنہلے بچھڑے کی پرستش جاری ہوئی کہ گویا ابتک مصر کا خمیر بنی اسرائیل کے دلون پر اثر کرتا تھا * لوگون کا شمار بھی کیا گیا اور خیمہ جسے مسکن بھی کہتے ہین کھڑا کیا گیا اور ہارون اور اُسکے بیٹے الیعذر اور اتیمر نامے کہانت کے لیے مخصوص کیے گئے اور عید فسح کی تعمیل دوبارہ ہوئی اور ہارون کے ندب اور ابیہو بیٹے اسلیے کہ اُنھون نے اجنبی آگ خداوند کے روبرو گذرانی مارے گئے *

استثنا کی کتاب مین پہاڑ جسپر سے شریعت دیگئی ہورب اور موسیٰ کی اور کتابون مین وہ سینا کہلاتا ہی * کوہ مذکور کا ڈول لنبا چوڑا ہی اور اُسکی شمالی حد کو ہورب اور جنوبی کو سینا کہتے ہین * علما باہم متفق الرّاے نہین ہین کہ کس جگہہ پر سے شریعت دی گئی مگر قیاس غالب تر ہی کہ شمالی طرف یعنے ہورب سے دیگئی *

اٹھارہوان باب

مسکن کا بیان

مسکن مع اُسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے

پہاڑ پر موسیٰ کو بتلایا بنایا گیا اور اُسکے چارون طرف بنی اسرائیل خیمہ گاہ مین مقیم ہوئے * خیمہ گاہ کا ڈول مربع مستطیل تھا اور اُسکا صحیح مقدار کوسون تک تھا اور اُسکے بیچو بیچ مسکن خود دکھائی دیتا تھا * اُسکے اوپر بادل کا ستون کھڑا تھا اور یہہ بادل خیمہ گاہ کے چارون طرف پھیل کے بنی اسرائیل کے لیئے سایہ بنا تھا * خیمہ گاہ کا صرف پورب پھاٹک تھا اور اُسکے عین سامھنے زمین پر آگ جلتی ہوئی نظر آتی تھی * یہہ وہی آگ تھی جو خیمہ گاہ کے باہر تھی جسمین خطا کی قربانی جلائی گئی * اگرچہ آگ کی جگہہ خیمہ گاہ ہی کے پاس تھی لیکن مسکن تک کُل دو کوس کا فاصلہ پڑا * اِس فاصلے مین مسکن کے آگے یہوداہ اور اشکار اور زبولون کے فرقون کا مقام تھا اُنکا شمار قریب دو لاکھ آدمی کا تھا اور مقرر تھا کہ اُنکے خیمون اور مسکن کے بیچ جو فاصلہ ہوا وہ دو ہزار ہاتھہ سے کم نہو *

عبرانیون کا ۱۳ باب ۱۱ ۱۲ آیت

آگ جو خیمہ گاہ کے باہر تھی وہی تھی جس مین سال بسال کفارے کے دن پر اور اَور وقتون پر بھی خطا کی قربانی کے لیئے حیوانون کے اجسام بھسم کیئے گئے * یہہ امر مسیح کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ وہ خدا کا چنا ہوا برہ اور ہماری خطا کی قربانی ہی اور اسلیئے کہ لوگون کو اپنے لہو سے پاکیزگی بخشتی وہ بھی پھاٹک کے باہر ہو کے مارا گیا *

خیمون کی ترتیب

بیان ہو چکا ہی کہ فرقۂ یہوداہ مسکن کے سامھنے مقیم ہوا * اُنکے ڈیرون اور مسکن کے احاطہ کے درمیان دو ہزار ہاتھہ کا فاصلہ تھا بلکہ احاطہ کی چارون طرف اُسکے اور خیمہ گاہ کے بیچ مین یہی فاصلہ پڑا * اس فاصلے کے درمیان احاطہ کے پھاٹک کے سامھنے موسی اور ہارون اور ہارون کے بیٹون کے خیمہ کھڑے تھے * احاطہ کی اُتر طرف فرقۂ آشر اور دان اور نفتالی کے مقام تھے * اُنکا شمار ڈیڑھ لاکھہ آدمی سے زیادہ تھا * اِس فاصلے مین چلتے جو احاطہ اور خیمہ گاہ کے چارونطرف درمیان تھا لاوی کے خیمے نظر آتے ہین * اِس فرقے مین آدمیون کا تعداد چھہ ہزار سے زیادہ تھا اور جب بنی اسرائیل سفر کرتے تھے تب مسکن کے تختے اور بینڈے اور ستون اور پایے اور اُسکے سب ظروف اور اُسکی خدمت کے سب لوازم کی محافظت اُنکے ذمے تھی * دکھن کی سمت فرقۂ بنیامین اور افرائیم اور منسّی کے خیمے کھڑے تھے اور اِن فرقون مین قریب ایک لاکھہ آٹھہ ہزار آدمی کے شامل تھے * اُنکے ڈیرون اور احاطۂ مذکور کے درمیان بنی جیرسون کا مقام تھا اُنکا شمار سات ہزار پانچسو آدمی کا تھا اور مسکن کے پردے اور جماعت کے خیمے کے دروازے کے پردے کی محافظت اُنکے ذمہ تھی * جنوبی سمت فرقۂ گاد اور روبن

اور سمعون کے خیمے کھڑے تھے اِن فرقون مین ڈیڑہ لاکھہ سے زیادہ آدمی
تھے اُنکے ڈیرون اور احاطے کے درمیان بنی قیہات کے خیمے تھے اِن
لوگونکی تعداد آٹھہ ہزار چھہ سو آدمی کی تھی اور مقدس کی نگہبانی اُنکے ذمے
تھی * پورب سے پچھم تک احاطے کی لنبائی ایک سو پانچ ہزار فٹ اور اُسکی
چوڑائی اُتّر سے دکھن تک ساڑھے ستاسی فٹ تھی * وہ باریک کتان
کے پردے سے بنا تھا جو ساٹھہ ستونون سے یعنی اُسکی لنبائی کی
طرف بیس بیس اور چوڑائی کی جانب دس دس ستونون سے لٹکتے تھے *
ستون جو تھے شِمشاد کی لکڑی سے اور اُنکے پایے پیتل سے اور اُنکی گھنڈیان
اور الگنیان روپے سے بنی * ستون جب کھڑے ہوئے تب خوب مضبوط
سنبھالے گئے اور اُنکے درمیان پردۂ مذکور لٹکتا تھا اور جو اِسطرح پر
احاطہ بنایا گیا اُسے صحن مسکن کہتے تھے * مسکن کے صحن مین جو شے
پہلے نظر آئی وہ سوختنی قربانی کی قربانگاہ تھی اور تھوڑا آگے ایک حوض
پیتل سے بنا ہوا دکھائی دیتا تھا اور اُسکے آگے مسکن ملتا تھا * اُسکا
ڈول مربع مستطیل تھا * اُسکی لنبائی پورب سے پچھم تک تیس ۳۰ ہاتھہ کی
کی تھی اُسکی چوڑائی اور اونچائی دس دس ہاتھہ کی تھی اور احاطہ کے مانند اُسکا
دروازہ پورب سمت تھا * تینون اور طرفین شِمشاد کی لکڑی کے تختون سے

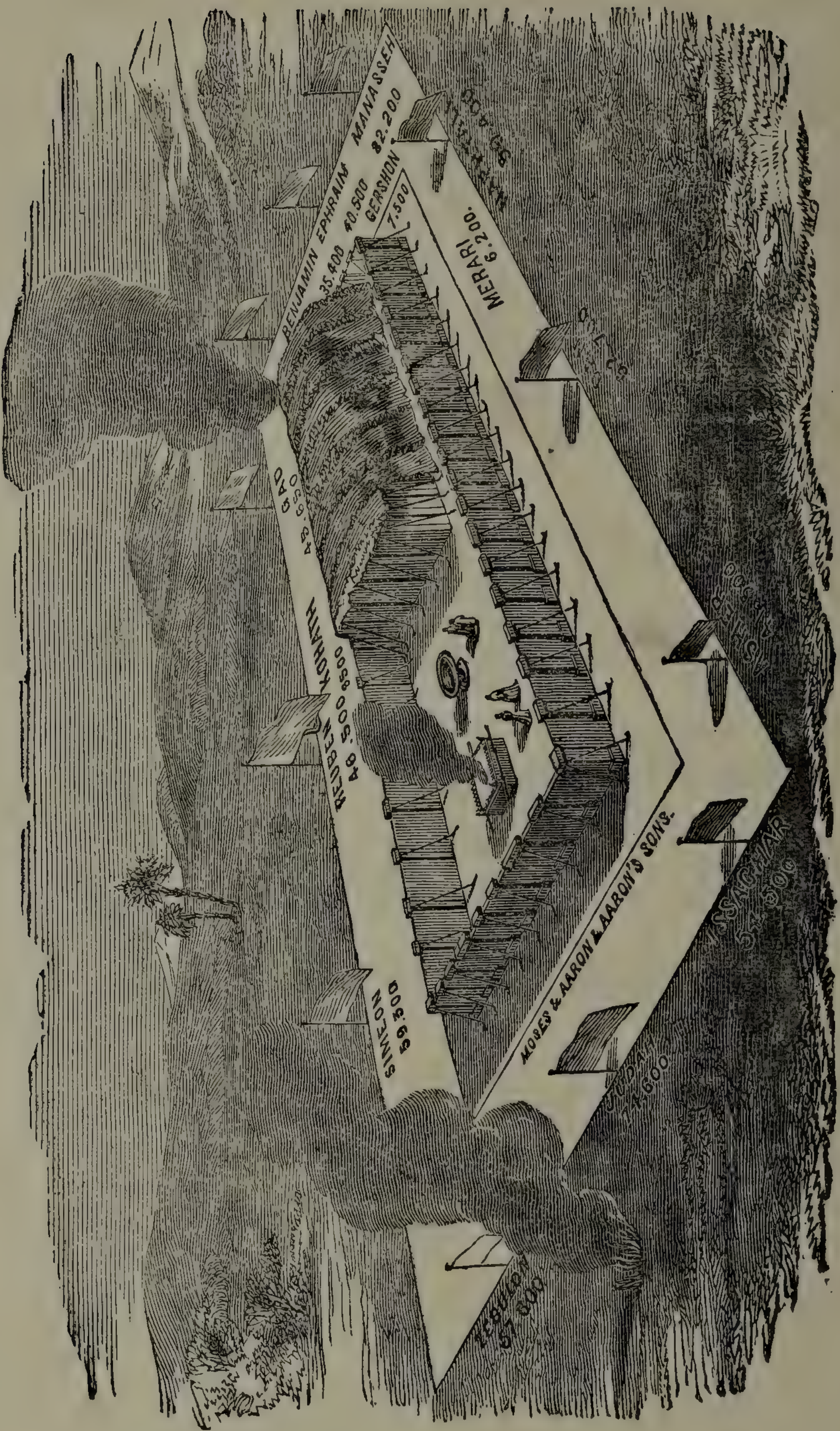
جو خالص سونے سے مڑھی ہوئی تھی بنی تھین یعنی شمالی اور جنوبی حد مین
بیس بیس تختے تھے اور مغربی سمت مین آٹھہ * ہر ایک تختے کے لیئے
دو چولین اور دو پایے روپے کے اور تینون طرف کے تختے کیواسطے
پانچ پانچ بینڈے سونے سے مڑھے ہوئے اور پانچ پانچ سونے کے
حلقے تھے * مسکن کے اوپر چار پردے پھیلایے گئے تاکہ موسم کی
سردی و گرمی سے نقصان نہ پہونچے * پہلا پردہ مہین کتے ہوئے
کتان سے اور آسمانی اور ارغوانی اور قرمزی رنگ کا اور کروبی کی
شکل سے منقش تھا دوسرا پردہ بکری کے بالون سے تیسرا سرخ رنگی
ہوئی مینڈھونکی کھالون سے اور چوتھا تخس کی کھالون سے بنا تھا *

مسکن کا منشا اور مطلب

ضرور نہین ہے کہ اس مقام مین اُس کل خدمت کا مفصل بیان کرین
جو مسکن کے ساتھہ علاقہ رکھتی تھی * صاف و واضح ہے کہ جتنے سامان
مسکن مین تھے اور جتنے ضابطے عمل مین آئے وہ سب کے سب مسیح اور
اُسکے کفارے کیطرف اشارہ کرتے تھے بلکہ اُسکے سوا کوئی دوسرا
منشا و مطلب نہین تھا * ہم مختصر طور پر ان طرح طرح کے لوازمات
پر غور کرینگے *

پیش کی روٹی کا میز اور

مسکن کی بعض اشیا نظر عام سے پوشیدہ تھین مثلاً شمعدان اور میز


BENJAMIN 35.400
EPHRAIM 40.500
MANASSEH 32.200
GERSHON 7.500
MERARI 6.200
GAD 45.650
KOHATH
REUBEN 46.500
SIMEON 59.300
MOSES & AARON & AARON'S SONS.

بمقابله ۱۱۸

مع روٹیون کے اور سنہلی قربان گاہ یہہ پاک مکان کے اندر تھین جہان کاہنون کے سوا اور لوگ داخل نہین ہو سکے اور عہد کا صندوق پردے کے پیچھے پاک ترین مین تھا جہان سال بسال فقط ایک دفعہ صرف سردار کاہن کفارہ دینے کے دن داخل ہوتا تھا * لیکن مذبح برنجی چھپا نہین تھا * وہ مسکن کے باہر صحن مین کھڑا رہتا تھا اور کوئی شخص وہ کیسا ہی گنہگار کیون نہو تو بھی اُسکو وہان آنے کی اجازت تھی * اِس مذبح پر سالیانہ اور ہفتہ وار اور روزمرہ قربانیان چڑھائی جاتی تھین * کاہن برّون کو ذبح کر کے اُنھین اِس مذبح پر خدا کے سامھنے گذرانا کرتے تھے اور اس جاے مقدّس سے اور لہو سے جو اُسپر چھڑکا گیا اور ہمیشہ جلتی ہوئی آگ سے اور کفارہ کرنیکے ذبیحون سے اِسلیئے کہ سب مسیح کی علامتین تھین وہ آثار نکلے جنھون نے پرستارون کی پرستش خدا کو مقبول اور منظور کرائی *

مذبح مذکور اور مسکن کے درمیان پیتل کا حوض تھا * پیتل کی قربانگاہ کی مانند حوض بھی علامت کے طور پر کام آتا تھا * مسکن کی خدمت مین جو نصیحت اُس سے حاصل ہوئی وہ یہہ تھی کہ اُنکو جو خدا کے حضور مین آتے ہین پاک صاف ہونا ضرور ہے یعنے گنہگارون کو چاہیئے کہ خدا

کی سچائی اور روح القدس کے وسیلے سے کامل پاکیزگی کو حاصل کرین *
کاہنون کا نہ تو سالیانہ یا ماہواری یا ہفتہ وار یا روزمرہ حوض کے پانی
مین دھونا ضرور تھا لیکن جتنے بار اُنھیں مسکن مین داخل ہونا پڑا اُتنے بار
دھونا بھی ضرور تھا اور چونکہ خداوند کے سارے لوگ کاہن ہین لہذا
اِس امر سے یہہ تعلیم ملتی ہی کہ چاہیئے کہ خدا کے لوگونکی سب عبادت و
خدمت مطلق پاکیزگی اور دل وجان کی مخصوصیت سے کیجاے *
مسکن کے پاک مکان مین تین چیزین دکھائی دین یعنے سُنہلا شمعدان
اور میز مع نذر کی روٹیون کے اور بخور کی قربانگاہ * شمعدان کی چھہ۶
شاخین تھین یعنے اُسکے ایک جانب پر تین اور تین دوسری جانب پر
اور اُسکی یہہ شکل اس سے مراد ہو کہ مسیح اور اُسکی کلیسیا سے تشبیہ رکھے یعنی
کھنبے سے مسیح اور شاخون سے کلیسیا مراد سمجھین * چونکہ شمعدان کا
کام روشنی بخشنا ہی لہذا ہم اِس علامت سے یہہ بھی سمجھین کہ وہ نورِ الٰہی
کی طرف اشارہ کرتی تھی * پس سُنہلا شمعدان مع اپنے ساتون چراغ کے
کلیسیا کو سکھلاتا ہی کہ حق الٰہی کی روشنی مین چلکر اور راستبازی کے لباس سے
ملبس ہوکر اَورون کی ہدایت اور نصیحت کرنے کے لیئے خدا کی صورت
بنا چاہیئے *

سنہلا شمعدان خروج ۲۵ باب ۳۱ سے ۴۰ تک

نذر کی روٹیون کی میز خروج ۲۵ باب ۲۳ سے ۳۰ آیت احبار ۲۴ باب ۵ سے ۹ آیت متی ۱۲ باب ۴ آیت یوحنا ۶ باب ۳۵ آیت

شمعدان کے مقابل نذر کی روٹیون کی میز رکھی گئی اور اُس میز کی لکڑی خالص سونے سے مڑھی ہوئی تھی * میز کے اوپر دو قطارون مین ایک ایک قطار مین چھہ چھہ روٹی کاہن رکھا کرتے تھے پس اسرائیلیون کے جتنے فرقے تھے اُتنی ہی روٹیان بھی میز پر خدا کے روبرو رکھی گئین * ہر سبت کو تازی روٹیان باسی کی جگہہ پر رکھی جاتین اور دونون قطار کی روٹیون پر لُبان رکھتے تھے * باسی روٹیان ہارون اور اُسکے بیٹون کے کھانے کے لیئے تھین چنانچہ انجیل مین مرقوم ہی کہ وہ کاہنون کے سوا دوسرے کو کھانا روا نہ تھی * روٹی کی کیفیت کے دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بھی مسیح کی علامت تھی چنانچہ خود اُسنے کہا کہ زندگی کی روٹی مین ہون * اور چونکہ لُبان کے استعمال کرنے سے خدا کی منظوری مراد ہی لہذا روٹی کے اوپر لُبان رکھنے سے مسیح کا اُسکے باپ کو منظور و پسندیدہ ہونا پیش کیا گیا *

خروج ۳۰ باب ۱ سے ۱۰ آیت

تیسری شے جو پاک مکان مین تھی وہ بخور کی قربانگاہ تھی اور وہ پردے کے سامنے جو پاکترین اور پاک مکان کے بیچ مین لٹکتا تھا رکھی رہتی تھی * مثل عہد کے صندوق اور مسکن کے اور لوازمات کے یہہ قربانگاہ لکڑی سے جو خالص سونے سے مڑھی تھی بنائی گئی * وہ مع بخور کے

جو اُسپر جلتا رہا مسیح اور اُسکے کفارے کے فوائد کی طرف اشارہ کرتی تھی*
پاکترین کیطرف متوجہ ہوکر ہم دیکھتے ہین کہ اُسمین عہد کے صندوق
کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی* صندوق کے اوپر کفارہ گاہ تھی جو خالص
سونے کی تھی اور سونے کے دو کرّوبی کفارہ گاہ کی طرفین پر تھے
اور خدا کی سکونت کا نشان جسے شکینہ کہتے تھے اور جو مثل بادل کے دکھائی
دیتا تھا کفارہ گاہ کے اوپر رکھا رہتا تھا* جب بنی اسرائیل بیابان مین
آوارہ پھرتے تھے تب عہد کے صندوق مین سونیکا برتن من سے
بھرا اور ہارون کا عصا جسمین شاخین پھوٹی تھین اور عہد نامہ کی تختیان
رکھی ہوئی تھین لیکن جب ہیکل تعمیر ہوئی اور صندوق اُسمین رکھا گیا تب
صندوق مین کچھہ نہ تھا سوا پتھر کی اُن دو لوحون کے جنھین موسیٰ نے
ہورب پر اُسمین رکھا*

عہد کا صندوق خروج ۲۵ باب ۱۰ سے ۲۲ آیت تک

بیان مذکور کے حق مین جاے لحاظ یہہ ہے کہ مسکن اور اُسکے کل سامان
مسیح کی طرف اشارہ کرتے تھے* سوختنی قربانی کی قربانگاہ یہہ سکھلاتی
تھی کہ گناہ کے مٹانے کے واسطے مسیح نے اپنے کو کفارہ کیا اور
حوض سے یہہ تعلیم ملتی تھی کہ مسیح روح پاک کا بخشنے والا ہے اور شمعدان
مسیح سے کہ وہ نور ہے ایسا کرتا تھا اور نذر کی روٹیون پر چمکتا ہوا وہ مسیح

عبرانیون ۹ باب ۴ آیت ۱ سلاطین ۸ باب ۹ آیت

کو ہمیشہ ظاہر کرتا تھا اور نذر کی روٹیون کی میز مسیح کو اُٹھاتی تھی اور بخور مسیح کی سفارش کی علامت تھا اور کفارہ گاہ گویا خود مسیح کی جگہہ مین تھی ✣

واضح ہی کہ لیوی والے کاہن بھی مسیح سے ایما کرتے تھے *

یہہ بات طرح طرح کے طور پر ظاہر ہوتی ہی ✣

ا لیوی والے کاہنون کی ذات اور اُنکی جنکی خاطر وہ کام کرتے تھے ایکہی تھی * اور مسیح کی نسبت بھی یہہ لکھا ہی کہ وہ جو پاک کرتا (مسیح) اور جو پاک کیے جاتے (ایماندار) سب ایکہی کے ہین (ایک باپ کے) اِسلیئے وہ اُنھین بھائی کہنے سے نہین شرماتا * اور پھر مرقوم ہی کہ پس جس حال مین کہ لڑکے گوشت اور خون مین شریک ہین ویسا ہی وہ بھی اُن مین شریک ہوا اور پھر یہہ کہ اس سبب سے ضرور تھا کہ وہ ہر ایک بات مین اپنے بھائیون کے مانند بنے تاکہ وہ اُن باتون مین جو خدا سے نسبت رکھتین لوگون کے کفارے کے واسطے ایک رحیم اور دیانتدار سردار کاہن ٹھہرے کہ جس حال مین اُسنے آپھی امتحان مین پڑکے دُکھ پایا تو وہ اُنکی جو امتحان مین پڑتے ہین مدد کر سکتا ہی * چنانچہ جو کاہن مسیح سے تشبیہ رکھتے تھے وہ فرشتون مین سے نہین بلکہ آدمیون مین سے

عبرانیون ۲ باب ۱۱ آیت

عبرانیون ۲ باب ۱۴ آیت

عبرانیون ۲ باب ۱۷ و ۱۸ آیت

جن لیئے گئے تھے اس وجہہ سے کہ آپ بھی کمزوریون مین گرفتار ہوکر
وہ نادانون اور گمراہون پر شفقت کرنے کے قابل ہون *

۲ لیوی والے کاہن خدا کی طرف سے اپنے عہدہ مین داخل
کیئے گئے چنانچہ لکھا ہی کہ کوئی آدمی یہہ عزت آپ سے نہین اختیار کرتا
مگر فقط جب وہ ہارون ہی کے مانند خدا سے طلب کیا جاے * اسیطرح
مسیح نے بھی آپ کو سرفراز نکیا کہ سردار کاہن بنے بلکہ اُسی نے کیا جسنے
اُسے کہا کہ تو میرا بیٹا ہی آج مین تیرا باپ ہوا * چنانچہ وہ دوسرے مقام
مین بھی کہتا ہی کہ تو ملک صدق کے طور پر ہمیشہ کو کاہن ہی *

۳ پھر لیوی والے کاہن خدا اور لوگون کے درمیان مین
شفیع تھے اُنکی کہانت کے جاری کرنیکے بعد کسی شخص کو جائز
نہ تھا کہ کاہن بنکے خود اپنی طرح سے ہدیے اور نذرین گذرانے اور
اُسکے لیئے خدا کے پاس پہونچنے کی اور کوئی راہ نہ تھی مگر جس
حال مین کہ خدا راہ مقرر کرے * اور یہہ مسیح کے کلام کی کیسی اچھی علامت
تھی کہ اُسنے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی مین ہون کوئی بغیر میرے وسیلے
باپ کے پاس آ نہین سکتا *

۴ حاصل کلام لیوی والے کاہن نہ صرف شفیع تھے بلکہ اُنھین

لازم تھا کہ صلح آمیز قربانیون کو گذرانکر وہ شفاعت کرتے رہین * وہ
اسواسطے مقرر ہوئے کہ نذرین اور قربانیان گذرانین چنانچہ لکھا ہی
کہ ضرور ہی اُس پاس (مسیح) بھی گذراننے کو کچھہ ہو * کاہن بیلون
اور بکرون کا لہو گذرانتے تھے جو صرف بطور تمثیل کفارے کے کام
مین آتا تھا لیکن مسیح نے اپنا ہی لہو گذرانا جو حقیقتاً گناہ کا کفارہ ہوا *
مخفی نرہے کہ لیوی والونکی کہانت اور مسیح کی کہانت مین نہ صرف
مناسبت بلکہ مخالفت بھی ظاہر ہوتی ہی مگر جسقدر مخالفت ہو اسیقدر
مسیح کی کہانت کا مرتبہ اعلی تر معلوم ہوتا ہی * مثلاً کاہنون کو لازم تھا
کہ پہلے اپنے لیئے قربانیان گذرانین لیکن مسیح پاک بے بد اور بے عیب
اور گنہگارون سے جدا اور آسمانون سے بلند ہی * پھر اسواسطے کہ کاہن
موت کے سبب سے رہ نسکے پس وہ بہت تھے لیکن مسیح اِسلیے کہ
ہمیشہ تک رہنے والا ہی ایسی کہانت کا مالک ہوا جو دوسرے تک نہین
پہونچتی * پھر اُنکی قربانیان صرف تمثیلی ہو کر گناہ مٹانے کے قابل نہ
تھین اور علاوہ اِسکے وہ بار بار گذرانی گئین لیکن مسیح نے ایکہی
قربانی گذراننے سے مقدسون کو ہمیشہ کو کامل کیا اور اس سے یہہ مراد
ہی کہ اُسکے کفارے کے وسیلے سے اُسکی راستبازی اُسکے لوگون پر

عبرانیون ۵ باب ۱ آیت
عبرانیون ۸ باب ۳ آیت
عبرانیون ۹ باب ۱۲ آیت
عبرانیون ۷ باب ۲۷ آیت
عبرانیون ۷ باب ۲۶ آیت
عبرانیون ۷ باب ۲۳ و ۲۴ آیت
عبرانیون ۱۰ باب ۱۱ آیت
عبرانیون ۱۰ باب ۱۴ آیت

محسوب ہوتی تہی اور یہہ استبازی دل کی پاکیزگی کی ایسی اصل و بنیاد ہی
کہ اُسکے بغیر کوئی شخص پاک نہین ہو سکتا ✣

جیسا کاہن ویسا ہی قربانیان بھی مسیح کی طرف اشارہ کرتی
تھین * یہہ قربانیان طرح طرح کی تھین مثلاً سوختنی قربانیان خطا کی
قربانیان تقصیر کی قربانیان اور سلامتی کی قربانیان اور اِنکے سوا اور بھی
تھین جنکا ذکر یہان پر نہ کرینگے * ان قربانیون مین جب دو یا تین
سلسلے مین گذرانی گئین تو پہلے خطا کی قربانی گذری * یہہ کفارہ انگیز
قربانی تھی اور علامتاً گناہ مٹانے کی تاثیر رکھتی تھی اور وہ خاص و عام
گناہون کے لیئے گذرانی گئین * خطا اور تقصیر کی قربانیون مین کچھہ
کچھہ فرق تھا اور اگرچہ ٹھیک تفاوت معلوم نہین ہوتا تاہم غالب تر
یہہ ہی کہ جن خطاؤنکے لیئے تقصیر کی قربانیان چڑھائی گئین وہ ایسی
تھین جنکے لیئے عوض و تاوان ہو سکے ✣

خطا کی قربانی کے بعد سوختنی قربانی گذرانی گئی مگر مرتبے مین یہہ
سب سے اول تھی * اِسکی خاصیت یہہ تھی کہ پورا ذبیحہ آگ مین جلایا
گیا * اگر اسکا منشا اور مطلب دریافت کرین تو کئی ایک گمان ہین لیکن
اغلب یہہ ہی کہ اُس سے گذراننے والے کا مطلق مخصوص ہونا مراد تھا *

احبار ۴ باب ۲ و ۱۳ و ۲۲ و ۲۷ آیت
احبار ۵ باب
سِنخمیاہ ۵ باب ۲ و ۱۵ آیت

یاد رکھنا چاہیے کہ یہہ خصوصیت صرف کفارے کے لہو کے وسیلے سے کارگر تھی چنانچہ اِس بات کے ظاہر کرنے کے لیئے کاہن سوختنی قربانی کے لہو کو قربانگاہ کی چارونطرف چھڑکتا یا اگر پرندون سے کیجاتی تو اُسکا لہو مذبح کی دیوار پر نچوڑتا تھا *

سلامتی کی قربانیون مین شکر کے ذبیحے اور منت کے ذبیحے اور خاص خوشی کی قربانیان شامل تھین * ان سبھون سے شکرگزاری ادا کرنا مراد تھا اور اِس لیئے سب لوگ اُنکے گذراننے مین اِسی طرح شریک تھے کہ لہو کے چھڑکنے اور مقرر حصونکے مذبح پر جلانے اور کاہنون کو اُنکا حصہ دینے کے بعد تب گذراننے والا اور اُسکے دوست خدا کے حضور مین بقیہ گوشت سے ضیافت کرتے تھے اور جب بادشاہ لوگ ایسی قربانیان گذرانتے تو کل قوم کی ضیافت ہوتی تھی * قربانیون کے ان تین درجون مین یعنی خطا کی قربانی سوختنی کی قربانی اور سلامتی کی قربانی مین یہہ تین باتین بطور علامت پیش کی گئین یعنی پہلے مسیح کا کفارہ جس سے خدا کی توفیق حاصل ہوتی ہے دوسرے گذراننے والے کا آپ کو خدا کی خدمت کے لیئے مخصوص کرنا اور تیسرے حمد اور شکر کے خدا کے ساتھہ مشابہت رکھنا مگر یاد کرنا چاہیئے کہ یہہ

تیون مسیح کے لہو کے چھڑکنے سے تھے کیونکہ وہ بات لیوی والی کہانت
اور قربانیون کی اصل وبنیاد ہی ÷

اُنیسوان ۱۹ باب

بنی اسرائیل کے سفر کا بیان

جب بنی اسرائیل سینا کے بیابان مین برس روز سے زیادہ رہے تب
بادل کا ستون اُٹھا اور یہہ نشان کوچ کرنیکا تھا * بادل کے ستون کی
نسبت بیان ہی کہ اُسنے مسکن کو چھپایا اور شام سے صبح تک مسکن پر
آگ کی سی صورت دکھائی دیتا تھا ÷

سینا پہاڑ کو چھوڑ کے جماعت دشت فاران مین جا ٹھہری اور وہان
اُنکے شکایت کرنے کے سبب سے خدا کا غصہ بھڑکا اور آگ اُنمین جلی
اور ایکطرف خیمہ گاہ کے کنارون کو کھا گئی مگر لوگون کی دعائین خدا کو
مقبول ہوئین اور آگ بُجھ گئی ÷

آگے بڑھ کے بنی اسرائیل اُن مقام کو پہنچے جہان لوگون نے
گوشت کھانے کی حرص کی اور ہنوز اُنکے دانتون تلے گوشت تھا

پہلے اُس سے کہ وہ اُسے کُچلین خداوند کا غصہ اُنپر بھڑکا اور اُسنے اُنکو بڑی
مری سے مارا اور اُس مقام کا نام قبرات ہتاوہ رکھا * قبرات ہتاوہ سے روانہ
ہوکے حصیرات کو پہنچے جس جگہہ ہارون اور مریم نے فساد اُٹھایا اور
اِس سبب سے مریم مبروص ہوئی *

حصیرات سے کوچ کرکے وہ قادس مین آئے اور اسلیئے کہ وہ کنعان
کے نزدیک پہونچ گئے تو خداوند نے جاسوس بھیجنے کا حکم کیا کہ مُلک
کی خبر لائین چنانچہ بارہ جاسوس مقرر کیئے گئے * چالیس دن جاسوسی
کرکے وہ لوگ پھرے اور اگرچہ وہ یہہ خبر لائے کہ ملک کنعان بہت
اچھا ہی بلکہ اُس مین دودھ اور شہد بہتا ہی لیکن تو بھی یشوع اور کالب
کو چھوڑکے اُنھون نے یہہ کہتے ہوئے کہ وہان کے لوگ زورآور
ہین اور اُنکے مضبوط قلعے ہین اور بنی عناق وہان بستے ہین بنی اسرائیل
کو ڈرایا * تب خداوند نے موسی پر ظاہر کیا کہ مین اِن لوگون کو مارونگا
اور تجھے دوسری قوم بناؤنگا * اُسکے سُنتے ہی موسی نے بنی اسرائیل
کی سفارش کی اور اُسکی سفارش منظور ہوئی لیکن بنی اسرائیل پر یہہ
فتوی دیا گیا کہ یشوع اور کالب کو چھوڑکے اور سب جو مصر سے روانہ ہوتے
وقت بیس برس کے تھے بیابان مین مرینگے اور زمین موعود کو نہ دیکھینگے *

یہہ بھی ٹھہرایا گیا کہ پیشتر اُس سے کہ وہ کنعان مین پونہچینگے وہ چالیس برس تک بیابان مین آوارہ پھرینگے * جب بنی اسرائیل نے یہہ فتویٰ سُنا تب اُنھون نے موسیٰ کی صلاح کے خلاف کنعانیون پر حملہ کیا لیکن وہ جلد مغلوب ہوکے بھگائے گئے *

اسرائیلیون کا بیابان مین پھرنا

بنی اسرائیل خداوند سے مردود ہوکے اڑتیس برس تک بیابان مین آوارہ پھرتے رہے اور اس عرصے کی کم تواریخ ہی * ہم اتنا جانتے ہین کہ اسرائیلیون نے ختنے کو جو عہد فضل کی مہر تھا ترک کیا اور وہ خداوند کے احکام پر نہ چلے اور اُسکی عدالتون سے نفرت کی اور اُسکے سبتونکو ناپاک کیا * اُنھون نے خداوند کے آگے ذبیحے اور ہدیے نہین گذرانے اور ملک کے خیمے اور اپنے معبود رمفان کے تارے کو یعنے اُن صورتون کو جنھین اُنھون نے سجدہ کرنیکو بنایا اُٹھا لیا * بعضے لوگ خیال کرتے ہین کہ اس بیان سے زحل کی پرستش مُراد ہی * اگرچہ اُنھون نے خداوند کو چھوڑا تو بھی اُسنے اُنپر رحم کی نظر کی اور اُنکی خطاؤن سے چشمپوشی کرکے اُنھین ہلاک نہین کیا * اُسنے اُنھین من کھلایا اور چٹان سے چشمے جاری کرکے اُنھین پانی پلایا *

قادس مین پہنچنا

چالیسوین برس کے پہلے مہینے مین بنی اسرائیل دوسری دفعہ

قادس مین مقیم ہوئے * مریم نے اُس مقام مین رحلت کی اور وہین مدفون
ہوئی * جو پشت مردود ہوئی وہ نیست ہوگئی تھی اور ایک نئی نسل اُٹھی تھی
اور اُسوقت سے اُنکے احوال کا بیان برابر چلتا ہی ÷

پانی کے نہونے کے سبب سے بنی اسرائیل موسیٰ اور ہارون کے خلاف
کرکڑائے خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ چٹان کو کہو اور وہ اپنا پانی دیگی *
خداوند کی مرضی کے برخلاف موسیٰ نے ہارون کو ساتھ لیکے چٹان کو دو بار
مارا اور پانی تو نکلا لیکن موسیٰ اور ہارون پر یہہ فتوی دیا گیا کہ تم اِس جماعت
کو اُس زمین مین جو مین نے اُنھین دی ہی نہ پونہچاؤگے * یہہ مریبہ کا
پانی کہلاتا تھا کیونکہ بنی اسرائیل نے خداوند سے جھگڑا کیا اور اُسنے اُنکے
درمیان اپنے کو مقدس کیا ÷

قادس کے جو گرداگرد ادومی رہتے تھے اور جب موسیٰ نے اُنکے پادشاہ
کے پاس ایلچی بھیجے کہ ہمکو اپنے ملک مین ہوکے گذر جانے دیجیئے
تو پادشاہ نے انکار کیا * اِس وجہہ سے کہ ادومیون اور اسرائیلیون مین
رشتہ تھا لڑائی نہوئی اور بنی اسرائیل مجبور ہوئے کہ دکھن کی طرف پھر کے
ادوم کے کوہستان سے گھوم جائین *

کوہ ہور کو پہونچکے ہارون کے پاس خداوند کی طرف سے فرمان آیا

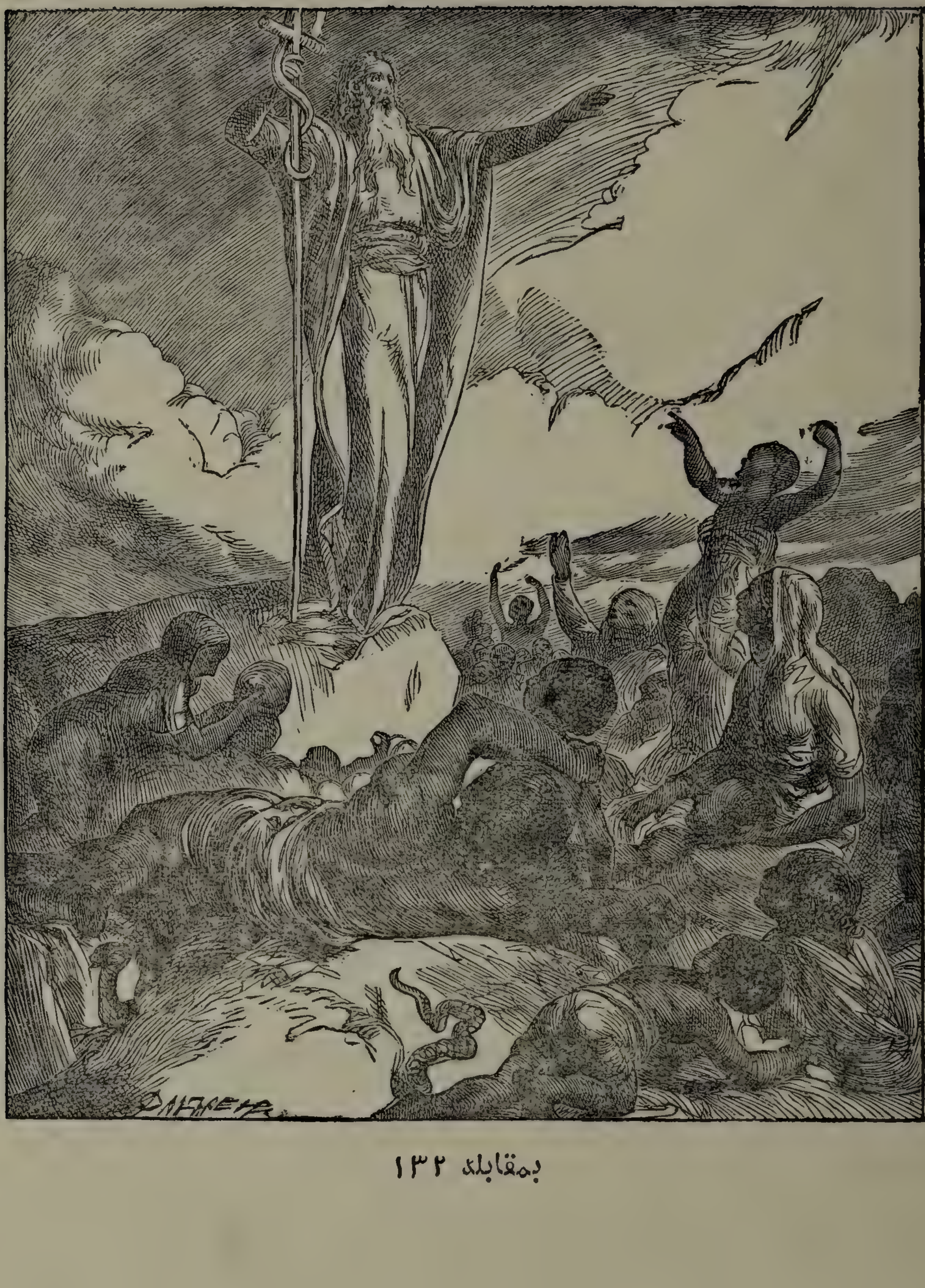
کہ وہ اپنے لوگون مین جا ملے * چنانچہ موسیٰ اور ہارون اور ہارون کا بیٹا الیعذر ساری جماعت کی آنکھون کے سامنے کوہ ہور پر چڑھے اور موسیٰ نے ہارون کی کہانت کا لباس لیکے اُسے اُسکے بیٹے الیعذر کو پہنایا اور ہارون نے اُس پہاڑ کی چوٹی پر رحلت کی +

دریاے قلزم کی راہ سے کوچ کرکے بنی اسرائیل راہ کی تکلیف کے سبب سے تنگ دل ہوئے اور وہ پھر کڑکڑانے لگے * تب خداوند نے اُن لوگون مین جلانیوالے سانپ بھیجے اُنھون نے لوگون کو کاٹا اور بہت سے بنی اسرائیل مر مٹے جب اُنھون نے اپنے گناہ کا اقرار کیا تب موسیٰ نے اُنکی سفارش کی اور خداوند کے حکم کے مطابق موسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بناکے نیزے پر رکھا اور ایسا ہوا کہ سانپ نے جو کسی آدمی کو کاٹا تو جب اُسنے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ کی تو وہ جیتا رہا * حزقیاہ کی سلطنت تک اکثر اسرائیلی بت پرستی کی راہ سے پیتل کے سانپ کے آگے خوشبوئین جلایا کرتے تھے لیکن شاہ مذکور نے اُسے توڑ ڈالا +

گنتی ۲۱ باب ۴ سے ۹ آیت تک

۲ سلاطین ۱۸ باب ۴ آیت

بنی اسرائیل کے ادوم کے پہاڑونکے گھومنے کے سبب سے ادومیون کو خوف آیا کہ شاید وہ ہمپر حملہ کرینگے اور اس سبب سے اُنھونے



بمقابله ۱۳۲

اِنکو نہین روکا * مُوابیون کی سَرزمین سے گذر کے وہ اموریون کے مُلک
مین آئے جو اُس زمانے مین اَرنون اور یابوق کے دوآب کے قابض تھے *
موسی نے اموریون کے بادشاہ صیحون کے پاس ایلچی بھیجے مگر اُنکے
گذرنے کی درخواست منظور نہوئی * بعد اِسکے شاہ مذکور اسرائیلیون پر
چڑھ آیا لیکن اُنھون نے اُسے مغلوب کیا * آگے بڑھکے وہ بسن کی
راہ چلے اور شاہ بسن عوج اور اُسکے سب لوگون نے جنگ کے لیے
اَدرعاے مین اُنکا سامھنا کیا اور خداوند کے حکم کے مطابق
بنی اسرائیل نے اُنسے لڑکے اُنھین اسقدر مارا کہ کوئی باقی نرہا اور بسن
کی زمین بنی اسرائیل کے قبضے مین آئی *

پھر کوچ کرکے بنی اسرائیل نے موآب کے میدانون مین دریاے
یردن کے اِس پار یریحو کے مقابل اپنے خیمے کھڑے کیے *
موآب کا بادشاہ بلق نامے اسرائیلیون کے خلاف مدیانیون کے
شریک ہوا اور چونکہ اُسنے جانا کہ میرے معبودون پر بھروسا رکھنا باطل
ہے پس اُسنے بلعام نامے مسوپتامیہ کے ایک جادوگر سے مدد مانگی *
جو قاصد تحفہ ہاتھہ مین لیکے بلعام کے پاس بھیجے گئے وہ ناکامیاب
ہو کے لوٹ آئے کیونکہ خداوند نے بلعام سے کہا تھا کہ تو اُنکے ساتھہ

ست جائیو تو اُن لوگون کے حق مین بد دعا نکیجیو اسلیئے کہ وہ مبارک ہین * جب دوبارہ قاصد نذرین لیکے آئے تب بلعام نے جانے چاہا چنانچہ خدا نے یہہ کہکے کہ جو بات مین تجھے کہونگا وہی کیجیو اُسے جانے دیا * چونکہ بلعام لالچ کے دام مین پھنس گیا تھا پس خدا کا قہر اُسپر بھڑکا اور خدا کا فرشتہ گیا تا کہ اُس سے مزاحمت کرے * بلعام نے تو کچھہ نہین دیکھا مگر اُسکی گدھی نے یہہ دیکھکر کہ فرشتہ تلوار کھینچے ہوئے راہ مین کھڑا ہی موںہہ موڑا اور جب بلعام نے بار بار گدھی کو مارا تب خداوند نے اُس جانور کا موںہہ کھولا اور وہ بولی * تب بلعام کی آنکھین کھل گئین کہ فرشتہ کو دیکھا اور اُسکا دل چھد گیا کہ وہ اپنے گناہ کا اقرار کرے مگر اُسکا دل کچھہ خدا کی اور کچھہ لالچ کیطرف بھی لگتا تھا * چنانچہ جب اُسنے خداوند سے کہا کہ اگر تو اُس سے ناخوش ہی تو مین پھیر جاؤن تو خداوند کے فرشتے نے کہا کہ اب تو تو اُن آدمیون کے ساتھہ جا مگر فقط وہی بات جو مین تجھے کہونگا کہیو *

جب بلعام مواب مین پونہچا تو بلق اُسے بعال کی اونچی جگہونپر لیگیا تاکہ وہ اسرائیل کی خیمہ گاہ دیکھہ کر اُسپر لعنت کہے لیکن لعنت کے عوض اُسنے برکت دی * بلق تعجب کرکے اُسے کوہ پسگاہ کی چوٹی پر لیگیا

اور جب بلعام نے برکتین دُہرائین تب وہ اُسے فغور کی چوٹی پر لایا لیکن
اُسکی ساری محنتین باطل ہوئین کیونکہ نبوت کے طور سے بلعام نے اور صاف
اور واضح برکتین کہین لعنتین نہین * آخر کو اُسکی دلی نظر اِسقدر دور پڑی
کہ اُسنے کہا کہ یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور اسرائیل سے ایک
عصا اُٹھیگا * بعضے مفسر سمجھتے ہین کہ اِس سے داؤد اور اُسکی اصل
و نسل یعنی مسیح مراد ہی * باوجود اِسکے بلعام کی صلاح کے مطابق موآبیون
اور مدیانیون نے بنی اسرائیل کو بت پرستی مین پھنسایا اور اِس سبب سے
خدا نے وبا کے وسیلے سے چوبیس ہزار لوگون کو ہلاک کیا * بعد اُسوقت
کے جب اسرائیلیون نے مدیانیون سے انتقام لیا تب بلعام
بھی مارا گیا *

اغلب ہی کہ بلعام نے جادوگر ہوکے اور خداوند کے معجزون سے
جنھین اُسنے بنی اسرائیل کے ساتھہ کیا واقف ہوکر یہہ قصد کیا کہ
خداوند کی خدمت کرے اور اُسیکا نام لیکے مین جادوگری بھی کرتا
رہونگا * شمعون جادوگر جسکا ذکر اعمال کے آٹھوین باب مین ہی اُسی کے مانند
تھا * یہہ بات تو صحیح ہی کہ جادوگری اور خدا کی پرستش مین میل نہین ہوسکتا
اور جب بلق کی طرف سے بلعام کو پیغام آیا تب بلعام نے اپنے دلکی خرابی ظاہر کی *

جب موسیٰ نے قوم کے سنانے کے لیے شریعت کو ٹھہرایا تھا تب اُسنے اُن برکتوں اور لعنتوں کو پیش کیا جو اِس نئے نظام سے متعلق تھیں * بعد اُسکے اُسنے یشوع کو مخصوص کیا کہ وہ اُسکا جانشین ہو اور روبن جدّ اور منسّی کو یردن کی پورب طرف میراث ٹھہرا دی *

موسیٰ کی وفات

پھر بارہ فرقوں کو برکت دیکے وہ نبو پہاڑ کی پسگاہ چوٹی پر چڑھ گیا اور خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے لیکے دان تک اُسکو دکھلائی اور وہاں خداوند کے حکم کے مطابق موآب کی سرزمین میں ایک سو بیس برس کا ہو کے موسیٰ انتقال کر گیا اور خدا نے اُسے دفن کیا مگر آج کے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہیں جانتا *

استثناء ۳۴ باب ۱ آیت

استثناء ۱۸ باب ۱۸ و ۱۹ آیت میں ایک وعدہ کا ذکر ہی جو بڑے مطلب کا ہی * وہ یہہ ہی کہ میں اُنکے لیئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُسکے موںہہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤنگا وہ سب اُنسے کہیگا * اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنھیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اُسکا حساب اُس سے لونگا * سمجھنا چاہیئے کہ جو نبی موسیٰ کی مانند ہو اُسکو چاہیئے کہ لوگوں کا فدا کار ہو چنانچہ یہہ مضمون فقط مسیح ہی پر عائد ہو سکتا ہی *

اعمال ۳ باب ۲۲ و ۲۳ آیت اور ۷ باب ۳۷ آیت

بیسواں باب

یشوع کی کیفیت

یشوع بن نون جو فرقۂ افرائیم مین سے تھا موسیٰ کا جانشین ہوا* جب عمالیقیون نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا تب یشوع نے اُنھین مغلوب کیا اور پھر اَور دون کے ساتھ جاسوس ہوکے جب وہ بزدل تھے تب اُسنے ہمت ہوشیاری اور ایمان ظاہر کیا* اِس سے پیشتر موسیٰ اُسکی مدد کرتا رہا تھا پر اب اکیلا اور جب اُسکی عمر اَسّی برس سے زیادہ ہوئی اُسپر فرض تھا کہ اُس بوجھہ کو اُٹھائے جو موسیٰ کے لیئے بھی بھاری تھا* وہ اِس بوجھہ کے بھاری ہونے سے واقف تھا کیونکہ چالیس برس تک وہ موسیٰ کا شریک رہا اور یہہ بھی جانتا تھا کہ وہ خود اِس بوجھہ کے اُٹھانے کے قابل نہ تھا* لیکن خدا نے یہہ کہکے اُسے دلاسا دیا کہ جس طرح مین موسیٰ کے ساتھ تھا تیرے ساتھ ہونگا مین تجھسے غافل نہونگا اور نہ تجھے چھوڑونگا* فقط تو مضبوط ہو اور خوب دلاوری کر* اور لوگون نے کہا کہ جس طرح ہم سب باتون مین موسیٰ کے شنوا ہوئے اِسی طرح تیرے بھی شنوا ہونگے*

ملک کنعان کا گویا مفتاح الباب یریحو تھا اور اِسلیئے یشوع نے وہان

جاسوسون کو بھیجا * جاسوس راہب کے گھر مین داخل ہوئے اور اُسنے
ایمان سے اُنکو جلے پناہ دی اور اسیطرح اپنے اور اپنے گھرانے کو بچایا *
اُسکے بعد فرقۂ یہوداہ مین سے سلمون نامے ایک شخص سے بیاہ کرکے
راہب داؤد اور مسیح کی دادیون مین ہوئی * جاسوس خبر لائے کہ سکنائے
یریحو خوف کے مارے حیران ہین * تب بنی اسرائیل عہد کے صندوق کی یشوع ۳ ۱۱
پیروی کرکے خشکی پر دریاے یردن سے گذرے * یادگاری کے لیئے
یشوع نے یردن کے بیچون بیچ اُس جگہہ پر جہان کاہنون کے پانو جو
عہد کے صندوق کے حامل تھے پڑے بارہ پتھر نصب کیئے اور بنی اسرائیل
نے یردن کے بیچون بیچ سے بارہ پتھر اُٹھا لیئے اور اُنھین اُس جگہہ تک
جہان وہ مقیم ہوتے تھے اپنے ساتھ پار لے گئے اور وہان اُنھین رکھ دیا *
جلجال مین اپنے خیمون کو کھڑا کرکے بنی اسرائیل نے اناج پایا اور من کا گرنا
موقوف ہوا * خدا کے حکم کے مطابق ختنہ کی رسم جو بیابان مین ترک
کی گئی تھی دوبارہ مقرر کی گئی اور عید فصح کی تعمیل تیسری بار ہوئی *
یریحو کے نزدیک خداوند کے لشکر کا سردار ایک فرشتہ یشوع پر ظاہر ہوا یشوع ۵ ۱۳ یریحو کا غارت
اور اُسکے فرمان کے مطابق جتنے جنگی مرد بنی اسرائیل مین تھے وہ چھہ دن
تک روز روز ایک دفعہ یریحو کے چوگرد پھرے اور سات کاہن عہد کے

صندوق کے آگے یُوبَل کے ساتھہ نرسنگھے لیئے اور ساتوین دن سات
مرتبہ شہر کے آس پاس پھرے اور کاہنون نے نرسنگھے پھونکے اور جسوقت
کاہنون نے نرسنگھے پھونکے اُس وقت یشوع نے لوگون کو حکم کیا کہ للکا
کہ خداوند نے یہہ شہر تمھین دیا * اور ایسا ہوا کہ جب لوگون نے نرسنگھے
کی آواز سُنی اور جماعت زور سے للکاری تو دیوار سراسر گر پڑی یہان تک
کہ لوگون مین سے ہر ایک آدمی سیدھا چڑھکے شہر مین گھُس گیا اور شہر
کو لے لیا * یونہین ایمان سے یریحو کی شہرپناہ جب اُسے سات دن تک
گھیرے رہتے تھے گر پڑی * سونا روپا اور پیتل اور لوہے کے ظروف کے
سوا جو خداوند کے خزانے مین رکھے گئے شہر اُس سب سمیت جو اُسمین تھا
پھونک دیا گیا اور یشوع نے قسم دی اور کہا کہ جو شخص اُٹھے اور یریحو کے
شہر کو پھر بنا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہو * وہ اپنے پہلوٹھے
پر اُسکی بنا ڈالیگا اور اپنے چھوٹے بیٹے پر اُسکے پھاٹک قایم کریگا *
اِسی طرح یریحو جو کنعان کے سب شہرون مین بڑا اور مضبوط تھا بغیر ہتھیار
کے شکست ہوا * اِسکی دو غرض ہونگی پہلی کہ اس ماجرے سے بنی اسرائیل
کو ثبوت ہو پہنچے کہ وہ آیندہ کی لڑائیون مین فتحیاب ہونگے اور پھر کہ وہ یہہ تربیت پاوین
کہ وہ اپنے پر بھروسا نرکھین اور اپنی کامیابی اپنی دلاوری اور ہوشیاری پر محسوب نہ کرین *

یشوع ۶ باب ۲۰
عبرانیون ۱۱ باب ۳۰
یشوع ۶ باب ۲۶
خدا کی غرض

ایک حرام چیز جسے عکن نے چورالی تھی بنی اسرائیل کی جماعت مین
رکھی گئی اور اِس سے لیئے عَی نامے ایک چھوٹے شہر کے باشندون نے
اسرائیلیون کے تین ہزار کو شکست دی * قرعہ ڈالنے کے وسیلے سے ظاہر
ہوا کہ عکن نے یہہ قصور کیا اور اِس سبب سے خدا کے حکم کے مطابق
بنی اسرائیل نے عکن اور اُسکے گھرانے اور مال پر پتھراو کیا * اِسکے بعد
اسرائیل کے سارے جنگی مردون نے عَی پر حملہ کرکے اُسے لے لیا اور جلا دیا
اِن واقعات کے بعد یشوع نے عیبال کے پہاڑ پر خداوند اسرائیل کے
خدا کے لیئے ایک مذبح بنایا اور بنی اسرائیل نے خداوند کے لیئے سوختنی
قربانیان چڑھائین اور سلامتی کے ذبیحے گذرانے اور یشوع نے پتھرون پر
شریعت کی ایک نقل کندہ کی اور لوگون کا آدھا حصہ جرزیم اور آدھا
عیبال کے پہاڑ پر کھڑا کرکے اُسنے شریعت کی برکتین اور لعنتین جیسی کہ
شریعت کی کتاب مین لکھی ہوئی ہین پڑھکے سُنائین *

شہر جبعون کے باشندے یشوع کے پاس آئے اور مکر کرکے اُنھون نے
بنی اسرائیل کے بزرگون سے عہد و پیمان باندھا اور اُنکا فریب یون ہوا *
اُنھون نے اپنے کو ایسا بنایا کہ گویا ایلچی ہین اور پرانے بورے اور پرانی
پھٹی جوڑی ہوئی مے کی مشکین اپنے گدھون پر لادین اور پرانے جوتے

پیوند کیے ہوئے پاانوؤن مین اور پرانے کپڑے اپنے بدنون پر اور اُنکے
سفر کا توشہ سوکھی بھپھوندی لگی ہوئی روٹیان تھین * اور اُنھون نے
کہا کہ دور ملک سے آئے ہین سفر کی درازی کے سبب سے مے کی
مشکین چاک ہوئین اور کپڑے اور جوتے پرانے ہوگئے * جب یشوع
نے اُن سے عہد باندھا تھا تب اُسنے سُنا کہ یہہ لوگ پاس ہی رہتے
ہین اور کوچ کرکے تیسرے روز انکے شہر نظر آئے مگر اِس لیئے کہ جماعت
کے رئیسون نے اُن لوگون سے خداوند کی قسم کی تھی وہ اُنکا کچھہ نکر سکے *
پس وہ جیتے بچے لیکن اُنپر یہہ فتوئ دیا گیا کہ وہ جماعت کے لیئے لکڑہارے
اور پانی بھرنے والے ہون * اُنھون نے کہا تھا کہ ہم غلام ہین
پس غلام بنے رہے ❖

اِسکے بعد یروسلم کے بادشاہ ادون صدق چار اور دکھن والے
بادشاہ سمیت جبعون کو مارنے کے لیئے چڑھ آیا اس لیئے کہ جبعون نے
بنی اسرائیل سے صلح کی * خداوند نے اونکو اسرائیل کے سامنے شکست
دی اور جب وہ بھاگ نکلے تب آسمان سے خداوند نے اُنپر بڑے پتھر
گرائے اور وہ موئے اور جو اولون سے مارے گئے وہ اُن سے
جنھین بنی اسرائیل نے تہ تیغ کیا کہین بہت تھے * جسدن لڑائی

شدّت سے ہوئی یشوع نے خداوند کے حضور اسرائیل کی آنکھون کے سامنے یون کہا کہ اے آفتاب جبعون پر ٹھہرا رہ اور اے ماہتاب تو بھی وادی ایلون کے درمیان * تب آفتاب کھڑا رہا اور ماہتاب ٹھہر گیا یہانتک کہ اُن لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام لیا * اور آفتاب آسمان کے بیچون بیچ مین ٹھہرا رہا اور قریب دن بھر کے پچھم کیطرف مائل نہوا * اور اُس سے آگے ایسا دن کبھی نہوا اور نہ اُسکے بعد تھا اِسلیئے کہ خداوند ایک مرد کی آواز کا شنوا ہوا کہ خداوند اسرائیل کے لیئے لڑا *

پانچ بادشاہ اِسقدر پریشان ہوئے کہ اُنھون نے مُقیدہ کے مغارے مین اپنے کو چھپایا اور جب یشوع نے سُنا کہ پانچ بادشاہ ملے تب لڑائی کی تیزی کے سبب سے اُسنے فرمایا کہ بڑے بڑے پتھر مغارے کے مُنھہ پر لوڑھکا دو اور وہان لوگ بیٹھاؤ کہ اُنکی چوکی کرین پر تم ٹھہرو مت بلکہ اپنے دشمنونکا پیچھا کرو * اُنھون نے ایسا ہی کیا اور جب لڑائی تمام ہوئی تب کسی نے بنی اسرائیل کے برخلاف زبان نہ ہلائی * تب مغارے سے پانچ بادشاہ باہر لائے گئے اور یشوع کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل کے جنگی بہادرون کے سرداروں نے بادشاہون کی گردنون پر پانو رکھے اور شاید یہہ نشان تھا کہ تمام ملک بنی اسرائیل کے قابو مین آئیگا اور

آفتاب و ماہتاب کا ٹھہرنا

یشوع اور اسرائیلیون کا پانچ بادشاہون کو شکست دینا

بعد اُسکے وہ بادشاہ قتل کیئے گئے * اِسی طرح مُقیدہ اور لبنہ اور بہت سے
اور دکھن والے شہر لے لیئے گئے *

اُتّروالے بادشاہون سے لڑائی یشوع ۱۱ باب ۱۲

کنعان کے اُتّروالے بادشاہون مین بھی بنی اسرائیل کے خلاف
بندش ہوئی اور اُنکا سرغنہ حصور کا بادشاہ یبین تھا اور یہہ لوگ لوہے
کی گاڑیان رکھتے تھے * شاہان مذکور میروم کے پانی پر مقیم ہوئے
تب یشوع نے اُنپر حملہ کر کے اُنھین شکست دی اور حصور کو چھوڑ کے
جسے یشوع نے پھونک دیا تھا اُنکے شہر پر قبضہ کر لیا * سات برس کے
لڑنے کے بعد تمام ملک بنی اسرائیل کے قابو مین آیا پر تو بھی کئی ایک
مضبوط جگہین کنعانیون کے ہاتھہ مین رہین اور دکھن طرف بحر روم کے
مُتّصل فلسطی لڑنے کے قابل تھے * چونکہ جو کام باقی رہا اُسے ایک
ایک فرقہ کر سکتا تھا لہذا یشوع نے حکم پایا کہ قرعہ ڈال کے زمین کو
فرقون مین تقسیم کرے * خیمہ گاہ جلجال سے سیلہ تک لائی گئی اور

روبن جد اور منسّی کا میراث پانا ۲۲

اور وہان مسکن کھڑا کیا گیا * فرقہ رُوبن اور جد اور منسّی کا آدھا فرقہ اپنی
میراث کو یردن پار لوٹ آئے اور جاتے ہی اُنھون نے دریا کے کنارے
مذبح بنایا مگر اِسلیے نہین جیسا دوسرے فرقے سمجھتے تھے کہ جو عبادت
اور قربانیان خداوند کی حکومت کے خلاف ہون ایجاد کرین لیکن اس

غرض سے کہ یہہ مذبح ایک نشان اور گواہ ہو کہ دریاے یردن ہمکو ہمارے بھائیون سے جدا نہین کرتا اور ملکی اور دینی کام و انتظام مین ہم متفق الرآے اور ایکہی ہین ✣

کنعانی باشندے

جب بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوئے تب فلسطی موابی مدیانی اموّنی عمالیقی اور ادومی اُسکے چوگرد رہتے تھے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک ہی مین سکونت کرتے تھے * اموّی بحر موت کے دکھن پچھم کنارے پر اور حتّی دکھن اطراف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین اور جرجاسی یردن دریا کے پاس اور رہوی کوہ ہرمون کے چوگرد اور فرزّی وادی یزرایل کی دکھن طرف رہتے تھے ✣

ادومی

عیسو کی نسل جنکو ادومی کہتے ہین کوہ شعیر کے متصل رہتی تھی * اُن لوگون کا پہاڑی ملک تھا جو بحر موت اور بحیرہ اسیون جابر کے بیچ مین واقع تھا * ادومی صاحب جنگ تھے اور وہ رفتہ رفتہ پورب اور دکھن طرف دور تک پھیل گئے * اُنھون بحر قلزم پر کئی ایک بندرگاہ بنائین جنھین داؤد نے ضبط کیا اور اُسنے سلطنت ادوم کو اپنے قبضے مین کر لیا مگر یہورام کے دنون مین وہ بغاوت کر کے فتحیاب ہوئے * مسیح سے پیشتر قریب ڈیڑھ سو برس کے ادومیون نے پھر شکست پائی

اور اُس وقت سے وہ ہوتے ہوتے یہودیون مین ملائے گئے اور اُنکی سلطنت
کا نشان باقی نرہا * اُنکا ملک جو اگلے دنون مین بڑے بڑے شہرون سے
معمور تھا اور مشرق مین تجارت کا مشہور بازار تھا فی الحال سب سے ویران
اور بے گذرگاہ ہے *

ادوم کا دار السلطنۃ مسمّی بیترا جسکو بیبل مین یوقتیل کہتے ہین چٹانون کے
درارون مین واقع تھا اور چٹانون سے شہر کی بڑی حفاظت ہوئی * اُن مین
سات سو فٹ کی بلندی تک کوٹھریان کندہ کی گئین جن مین قدیم لوگ رہا کرتے
تھے اور آخر کو یہہ کوٹھریان اُنکی قبرین بھی ہو گئین * ادومی ہمیشہ یہودیون سے
دشمنی رکھتے تھے اسی سبب سے سچّے اسرائیل کے دشمن ادومی کہلاتے ہین *

لوط کے بڑے بیٹے کی نسل موابیون نے اُس زمین کو جو دریاے یردن
اور بحر موت کی پورب طرف ہی آباد کیا * یہہ نہایت زورآور فرقہ تھا مگر وہ اِس
قابل نتھا کہ بنی اسرائیل کو روک سکے پر تو بھی مدیانیون کے شریک ہو کے
اُنھون نے بنی اسرائیل کو بت پرستی کے دام مین پھنسایا *

عمالیقی ادوم کی پچھم طرف رہتے تھے اور بلعام کی پیشین گوئی مین وہ
قومون کے درمیان اوّل کہلاتے ہین *

مدیانی ابرہام اور قتورہ کی نسل سے تھے اور اُنکا باپ مدیان تھا *

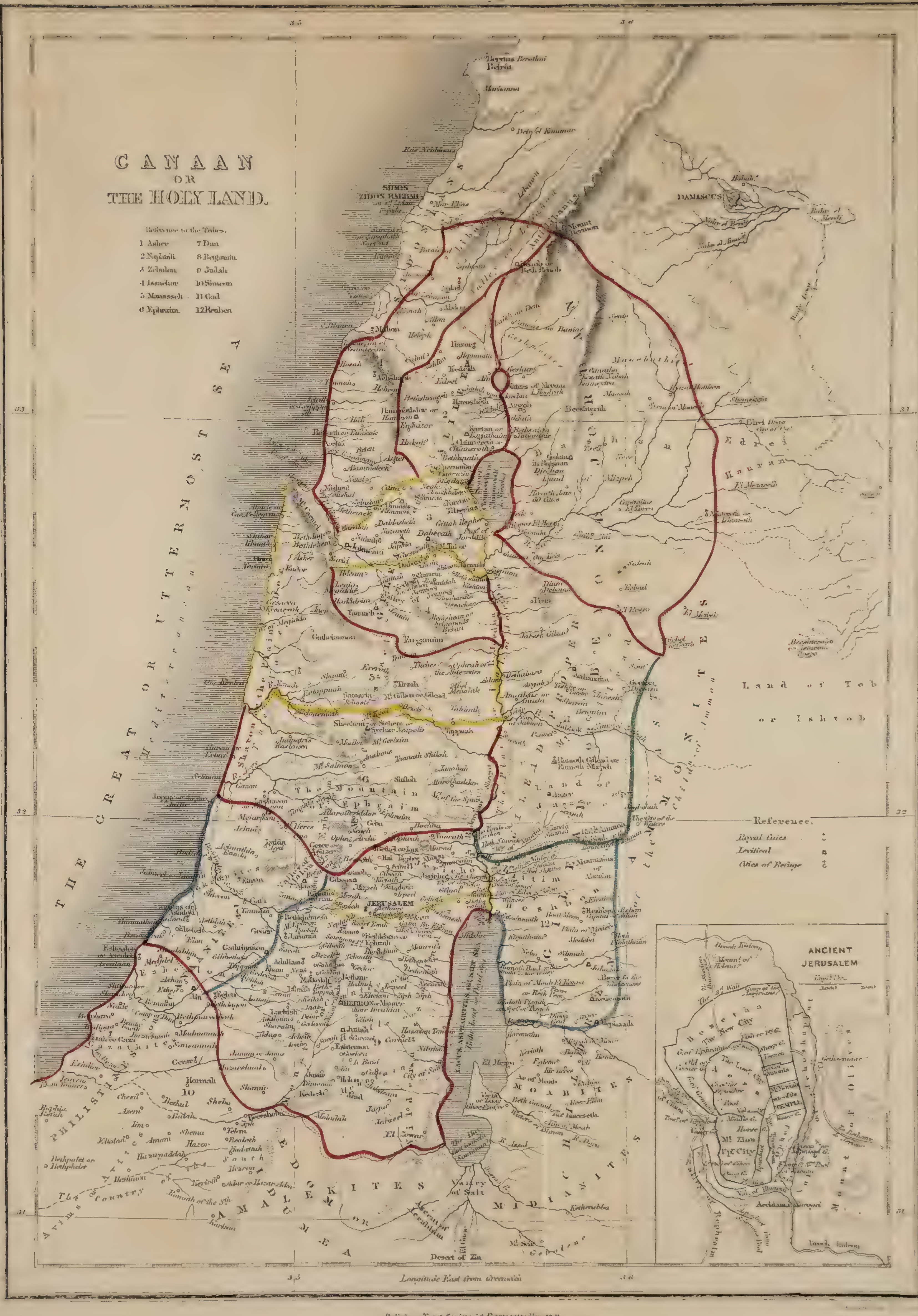
وہ کوہِ ہورب کے قریب رہتے تھے * بنی اسرائیل مصر سے نکل کر ملکِ مدیان سے گذرے اور مدیانیون نے اُنسے دوستی کی مگر اونکا ایک حصہ موابیونکا شریک رہا اور اُنھین جدعون نے شکست دی ✣

اَمُّونی جو لوط کے بیٹے بن عَمّی سے تھے دریاے ارنون اور یعبوق کے دواب مین رہتے تھے * یہہ لوگ بنی اسرائیل کے بڑے دشمن تھے اور خدا کے حکم کے مطابق یرمیاہ حزقیئیل عموس اور صفنیاہ نے اُنکے خلاف پیشین گوئی کی * مسیح کے آنے سے پیشتر اُنکا نام و نشان باقی نرہا ✣

اسمٰعیل کی اولاد

اسمٰعیل کے کئی ایک بیٹے تھے * اُن مین نبیت سے وہ زمین جو کوہِ ہور کے آس پاس ہے ملقب ہوئی قیدار بیابان مین دور تک گیا اور خیمون مین رہا کیا دومہ بحیرۂ فارس کی طرف گیا اور اُسکی نسل کے خلاف یسعیاہ نبی نے نبوت کی * اسمٰعیل کے اور بیٹے ملک عرب مین پھیل گئے اور یعقوب کے دنون مین اُنکی اولاد مصر کے لوگون کے ساتھہ تجارت کرتی تھی ✣

قینی قومِ مدیانی کے ایک گروہ تھے جو عمالیقی کے قریب رہتے تھے * اِس وجہہ کہ اُنھون نے سب بنی اسرائیل پر جب وہ مصر سے نکل آئے مہربانی کی ساؤل نے جب عمالیقیون پر حملہ کیا تب اُنکو خبر



Religious Tract Society, 56 Paternoster Row, 1862

دی کہ عمالیقیون مین سے نکل آؤ نہو کہ مین تمکو اُن سمیت ہلاک کرون *

اکیسوان باب

ملکِ کنعان کا بارہ فرقون مین تقسیم ہونا

بنی اسرائیل مسیح سے بیشتر قریب ایک ہزار چار سو اکیاون برس کے کنعان مین جو اُنکے باپ دادون سے وعدہ کیا گیا تھا پہنچے * یشوع نے پہلے دکھن اطراف کو اپنے تحت مین لایا اور بعد اُسکے فلسطیون کے کئی ایک مشہور شہرون کو چھوڑکر اُسنے اُتر والی سلطنتون کو صیدا تک ضبط کیا * حکم الٰہی کے مطابق زمین قرعہ سے تقسیم کی گئی اور بنی اسرائیل نے اپنے آبائی فرقون کے نامون کے موافق میراث پائی اور ہر ایک کو اُسکی میراث اُسی کے شمار کیئے ہوئے لوگون کے حساب سے دیگئی * چونکہ یعقوب نے یوسف کے دو بیٹون کو یعنے افرائیم اور منسّی کو متبنّیٰ کیا پس وہ بھی میراث پانے کے مستحق ہوئے اور اس لیئے کہ فرقۂ لیوی خاص خدا کی خدمت کرنے کے لیئے چُن لیا گیا پس اُنکی کچھہ میراث نہ ملی مگر اُنکی پرورش اَور طرح کی تھی اور زمین بارہ فرقون مین منقسم ہوئی

چھٹے سال مین زمین کی پہلی تقسیم ہوئی اور اُس وقت فرقہ یہوداہ اور افرائیم اور منسی کے آدھے فرقے نے اپنا اپنا حصّہ پایا * یہہ فرقے اُنکے ساتھ جنھون نے دریاے یردن کی پورب طرف میراث پائی تھی یعنے روبن جد اور منسی کا آدھا فرقہ کُل پانچ فرقے تھے جنمین میراث تقسیم ہو چکی تھی * بعد اُسکے بنی اسرائیل سست و غافل پڑ گئے چنانچہ یشوع نے اُنکو ترغیب دیکے کہا کہ تم کبتک اُس زمین کے لینے مین جو خداوند تمھارے باپ دادون کے خدا نے تمکو دی ہی سستی کروگے اِسپر وہ چالاک ہونے لگے اور چند عرصے بعد باقی سب فرقون نے اپنی میراث پائی * جب پہلی تقسیم ہو چکی تھی تو معلوم ہوا کہ باقی فرقون کے لیئے زمین کافی نہین ہی اِسلیئے یہوداہ اور افرائیم کے حصّون مین سے فرقہ دان اور شمعون اور بنیامین کو حصّہ دیا گیا مگر کئی برس تک فرقونکی زمین کی حدین ٹھیک مقرر نہوئین *

لیویون کی گذران کے لیئے یہہ تدبیر ہوئی کہ ہر ایک فرقہ اپنے اپنے شمار کے مطابق لیویون کو کئی ایک شہر اور اُنکی نواحی بھی دے * اِس سبب سے وہ شہر لیوی والے شہر کہلائے اور وہ اڑتالیس تھے * ہارون کے گھرانے کو جو کاہن تھے فرقہ یہوداہ اور بنیامین کی

پہلی تقسیم ۱۲

اسرائیلیون کی غافل ہونا ۱۳ یشوع ۱۸ باب ۳ آیت

لیویون کی گذران کا بیان ۱۴

میراث مین سے شہر ملے * ان شہرون مین سے چھہ شہر پناہ کے لیے
مقرر کیئے گئے تاکہ اگر کوئی اپنے بھائی کو نادانستہ مارڈالے تو وہ وہان
بھاگ کے جا رہے * اسکا مفصّل بیان استثنا ۱۹ باب مین ہی *
اب فرقون کی میراث کا بیان کرتے ہین اُس سلسلے مین کہ اُنھون نے
اپنا اپنا حصّہ پایا *

روبن ۱۳

روبن کی میراث یردن کی پورب طرف تھی اور اُسکی مشرقی حد نہ تھی
چنانچہ ساؤل کے زمانے مین وہ فرات کے بیابان تک پہنچی *
پچھم کی حد دریاے یردن اور بحر موت تھی * بنی روبن اکثر چوپان
تھے * اس فرقے کی نسبت جو پیشین گوئی یعقوب نے کی کہ تو بڑا
نہ ٹھہریگا ٹھیک پوری ہوئی چنانچہ بنی اسرائیل کی تواریخ مین اس فرقہ
کے ایک شخص کا بھی ذکر نہین ہی جو نامور ہوا * فی الحال اُنکی سرزمین
کو بلکہ کہتے ہین اور وہین کئی ایک شہرون کے کھنڈہر پائے گئے
جو اُس زمانے کے نام سے معروف ہین *

جد ۱۳

جد کی میراث یردن کی پورب طرف واقع تھی اور داؤد کے زمانے
مین وہان کی زمین جلعاد نام سے معروف تھی * ان لوگونکی سرزمین مین
تیرہ مشہور شہر تھے اور وہ نہایت بارآور ملک تھا اور اُسمین دریاے یبوق روان ہی *

منسی کا آدھا حصہ افرائیم کی اُتر طرف واقع تھا اور معلوم ہوتا ہے منسی ۱۱
کہ اُنکا کچھ حصہ اشکار افرائیم اور آشر کی میراث کے درمیان بھی تھا*
اُنکا جو حصہ یردن کی پچھم طرف تھا وہ بہت اچھا ملک تھا وہ لنبائی
مین پچیس اور چوڑائی مین پانچ یا دس کوس کا تھا * اِس زمین مین
جلبوع کا کوہستان تھا اور اُسمین بہت سے ماجرے جنکا بیان پرانے
عہد نامہ مین ہے وقوع مین آئے * اِس فرقہ کے جو لوگ چوپان تھے
اُنھون نے یردن کی پورب طرف میراث پائی * اُنکا وہان بڑا
ملک تھا مگر اُنکی زمین مین بہیترے بت پرست رہتے تھے اور
مدت تک بت پرستی نہ مٹی *

یعقوب کی پیشین گوئی کے مطابق کُل فرقون مین یہوده زیاده سرفراز یہوده ۱۲
ہوا * اِس فرقے کے علاقے مین ایک سو پندره شہر تھے * اُنمین
بعضے جو بحر روم کے کنارے واقع تھے یعنے غزه اسقلون اشدود
ارقون اور جات بڑے عرصے تک فلسطیون کے قبضے مین رہے*
ملک یہودیہ مین کئی ایک مشہور پہاڑ یعنے صیحون موریاہ کوه زیتون
اور کرمل واقع تھے اور اُنکے درمیان خوبصورت اور بار آور میدان تھے
جن سے غلہ اور میوه اور تیل حاصل ہوتے تھے *

زمین افرائیم

افرائیم کی میراث بنیامین اور دان کی اُتّر طرف تھی * اصل مین اِس فرقے کو منسّی سمیت ایک حصّہ دیا گیا مگر بعد چند عرصے کے اُنکی میراث دو حصّون مین تقسیم کی گئی * اِن حصّونکی حدین جنکا بیان یشوع کے ۱۶ باب ۵ سے ۸ مین درج ہی اب نامعلوم ہین * وہ نہایت خوب مالدار ملک تھا اور پیچھے وہ سلطنتِ سامریہ مین شامل کیا گیا * اُسمین کئی ایک کوہستان واقع تھے اور اَور مشہور مقامون کے سولیچو کا سرورم تھا * یہودہ اور افرائیم دوسرے فرقون کے پیشوا نامور تھے * افرائیم کی دولت اور سرفرازی اِس وجہہ سے بڑہ گئی کہ اُسکے ایک شہر مسمّی سیلا مین خدا کا صندوق رکھا گیا * جب داؤد یہہ صندوق یروسلم کو لیگیا تب فرقۂ افرائیم مخالف ہوکے یہودہ کے فرقے سے جھگڑنے لگا اور اُسوقت تک کہ دس فرقونکی بغاوت برپا ہوئی اِن دو فرقون مین مخالفت اور مفارقت ہوتی رہی *

زمین بنیامین

بنیامین کی میراث یہودہ اور افرائیم کے درمیان مین پڑی * بیتیل جبعون یروسلم اور یریحو اِس حصّے مین واقع تھے مگر اِس وجہہ سے کہ یروسلم کل فرقون کا دارالسلطنۃ تھا یہ سبھون نے اُسے اپنا سمجھا * حصّۂ مذکور طول مین سترہ اور عرض مین دس کوس کا تھا * اِس فرقے

کی یہہ شہرت ہوئی کہ اُس مین سے بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ ساؤل
اور سولوس بھی جو پولوس نام سے ملقب ہوا نکلے +

زبولون کی

زبولون کا ملک اگرچہ چھوٹا تاہم وہ باراور ملک تھا * پورب طرف وہ دریاے
گلیل اور پچھم طرف بحر روم تک پوہنچا چنانچہ یعقوب کی پیشین گوئی پوری
ہوئی کہ زبولون کا حصہ سمندر کا کنارہ اور جہازون کا بندر ہوگا * اُس زمین
مین ناصرت واقع تھا اور وہان کے باشندون نے اکثر مسیح کی سُنا
اور اُن مین سے زیادہ رسول چُن لیئے گئے +

اشکار کی

اِشکار کے تعلق مین وادی یزرائیل اور کوہِ تبور ہرمون اور جلبوع
واقع تھا * اسکا طول قریب چوبیس ۲۴ کوس کے اور عرض اُسکا بارہ ۱۲ کوس کا تھا
اُسکے درمیان مین منسّی کے کچھہ حصّے تھے * اُن لوگون مین چونسٹھہ
ہزار جنگی مرد تھے اور اُنکے بہت سے آباد شہر تھے +

آشر کی

آشر کی میراث ملک کنعان کی اُتر پچھم طرف تھی یعنی کوہ کرمل سے
لیکے قریب صیدا کی حد تک * اِن لوگون کا دریائی ملک تھا چنانچہ اُسکا
یہہ بیان ہی کہ آشر سمندر کے کنارے پر بیٹھا اور اپنے بندرون مین قرار
پکڑا * مدت تک بنی آشر اپنی میراث مین داخل نہوئے اور اُنھون
نے کنعانیون مین جو وہان رہتے تھے سکونت اختیار کی * سات

شہر جو آشر کے علاقہ مین شمار کیئے گئے ایک عرصے تک کنعانیون کے قبضے مین رہے ❊

نفتالی ۲۲

نفتالی کی زمین آشر کی پورب طرف تھی ❊ اُسکا طول پندرہ اور عرض دس کوس کا تھا ❊ وہ بہرہ مند ملک تھا اور آج کل بھی وہان بہت اناج پیدا ہوتا ہی ❊ یہودی لوگ وہان جایا کرتے ہین خاصکر اِس سبب سے کہ اُس ملک کے سفیت شہر مین اُنکا ایک مشہور مدرسہ جاری ہی ❊

دان ۲۳

دان کا حصّہ سب سے چھوٹا تھا اُسکے ملک کا طول بارہ اور عرض نو کوس کا تھا ❊ وہ بنیامین اور یہودہ کی پچھم طرف واقع تھا اور بحر روم تک پونہچا ❊ بنی دان نے فلسطیون کو جو اُس ملک کے اصلی لوگ تھے نکال نہ دیا اور اس سبب سے اُنکا ملک اُنکے لیئے تنگ ہوا ❊ چنانچہ قاضیون کے زمانے مین اس فرقہ کے چھہ سو گھرانے اُتر طرف گئے اور شہر لائس پر حملہ کرکے اُسے اپنے قبضے مین لائے اور اُسے دان نام سے ملقّب کیا ❊ اناج کثرت سے اور بہت اچھا میوہ ملک دان مین پیدا ہوتا تھا ❊

شمعون ۲۴

بنی شمعون نے اپنی میراث بنی یہودہ کی میراث کے درمیان پائی یعنے اُسکے اٹھارہ شہر بنی یہودہ کی میراث مین واقع تھے ❊

آخر کو وہ یہودہ سے علیحدہ ہوئے اور اونکی میراث زمین مقدّس کے اطراف مین تھی *

آخری تقسیم یشوع ۱۸ باب ۱ آیت

بیان ہو چکا ہی کہ پہلی تقسیم مین پانچ فرقون نے اپنی میراث پائی * کچھہ عرصے بعد باقی سات فرقے اپنی میراث مین داخل ہوئے * یہہ آخری تقسیم سیلا مین کی گئی اور اس مقام پر یشوع نے خیمے کو کھڑا کیا اور عہد کا صندوق اُسمین رکھا * یہہ صندوق چار سو برس تک یعنے ایلی کے زمانے تک سیلا مین رہا اور تب فلسطی اُسے لیگئے * چند عرصے بعد انھون نے اُسے واپس کر دیا اور جیسا ذکر ہو چکا ہی وہ یروسلم مین پونہچایا گیا *

اعتراض

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ یہہ بنی اسرائیل کا حق نہین کہ کنعان کے ملک مین جا کر اُسکے لوگون کو مار ڈالین اور اُنکے مال اور زمین کو ضبط کرین تو اِسکا معقول جواب یہہ ہی کہ وہ لوگ بدی و بُرائی کے سبب سے خدا کے حضور مین ناپسند اور قصوروار ٹھہرے اور بنی اسرائیل نے جو کیا وہ خدا کے انتظام سے اِن لوگون کو سزا پونہچانے کا وسیلہ ہوئے *

یشوع کی آخری نصیحت یشوع ۲۴ باب ۱ آیت

جبکہ یشوع عمر رسیدہ ہو گیا تب اُسنے سارے فرقون کو سکم پر جمع

کرکے اُنکے سُنانے کے لیئے خدا کے سارے ماجرون کو بیان کیا
اور بنی اسرائیل کو ترغیب دی کہ وہ وفاداری کے ساتھ خداوند کی
خدمت کرین * آخر کو اُسنے اُنسے کہا کہ اگر خداوند کی بندگی کرنا تمھین
برا معلوم ہو تو خیر آج کے دن تم اُسے جسکی بندگی کروگے اختیار کرو یا تو
اُنکے معبودون کو جنکی بندگی تمھارے باپ دادے کرتے تھے یا اموریونکے
معبودون کو جنکی سرزمین مین تم بستے ہو لیکن مین اور میرا گھرانا جو ہی سو
ہم خداوند کی بندگی کرینگے تب لوگون نے جواب مین کہا کہ ہرگز ایسا
نہوگا کہ ہم خداوند کو چھوڑکے دوسرے معبودونکی بندگی کرین * تب
یشوع نے لوگون کو پھر سمجھایا اور خدا کی پاکیزگی کی بابت اُنھین یاد
دلایا تھا تب اُنھون نے کہا کہ ہم خداوند اپنے خدا کی عبادت کرینگے اور اُسکی بات
مانینگے * تب یشوع نے ایک بڑا پتھر لیکے اُسے بلوط کے درخت تلے
جو خداوند کے مقدس کے پاس تھا نصب کیا * اور اُسنے سب لوگون کو
کہا کہ دیکھو یہہ پتھر ہمارا گواہ ہی کیونکہ اُسنے وہ سب باتین جو خداوند نے ہمین فرمائین سُنی ہین
اِس لیئے یہی پتھر گواہ ہی نہو کہ تم اپنے خدا سے انکار کرو * تب اُسنے
لوگون کو رخصت کیا ہر ایک کو اُسکی میراث کی طرف اور بعد اُسکے نون کا بیٹا
یشوع خداوند کا بندہ جو ایکسو دس برس کا بوڑھا تھا رحلت کرگیا *

یشوع کی وفات کا بیان

یشوع کے انتقال ہونے کے بعد بنی اسرائیل کنعانیون کو نیست و نابود کرنے سے باز آئے صرف اُنھین غلام بنایا اور چند مدت کے بعد وہ اُنسے بیاہ شادی کرنے لگے اور اِسکا نتیجہ یہہ تھا کہ رفتہ رفتہ بنی اسرائیل مین بُت پرستی جاری ہونے لگی اور اس سبب سے اُنھون نے خدا کی طرف سے بڑی سزا پائی *

جو تقسیم یشوع کے عہد مین کی گئی وہ ساول کی سلطنت تک یعنے پانچسو برس سے زیادہ قائم رہی * ایک مدت تک بنی اسرائیل ملک کے لوگون کے ساتھہ لڑتے رہے خاصکر فلسطیون کے ساتھہ جنکے پانچ بڑے شہر تھے جنکا ذکر کیا گیا *

سلیمان کے عہد مین یہودیون کی سلطنت بڑھگئی اور فرقون کی حدّین جُدی جُدی نرہین * سلیمان نے سلطنت کو بارہ صوبون مین تقسیم کیا اور ایک ایک صوبے کے اوپر ایک منصبدار مقرر کیا *

جب سلیمان کا انتقال ہوا تب دس فرقون نے اِسکے بیٹے رحبعام سے بغاوت کرکے سلطنت اسرائیل کو جاری کیا * اِسکا پہلا دار السلطنة سکم تھا اور عمری کے عہد مین شہر سمرون دار السلطنة ہوا * فرقہ بنیامین اور یہودہ اور دان اور شمعون کے کچھہ حصے سلطنت یہودہ مین شامل ہوے

اور اسکا دار السلطنة یروسلم تھا * دو سو چون برس کے بعد جب شاہ اسور
سلمنذر نے سلطنت اسرائیل کو زیر زبر کیا تب یہہ تقسیم جاتی رہی اور سلسلہ وار
ملک یہودیہ اسوری فارسی یونانی اور رومی لوگون کے تحت مین آیا *
مسیح کے زمانے مین یہودیہ کی تقسیم
مسیح کے زمانے مین ملک یہودیہ پانچ صوبون مین منقسم ہوا * پہلے
صوبہ گلیل اور اسمین اکثر کر کے مسیح کے ماجرے وقوع مین آئے *
یہودی لوگ صوبہ مذکور کے لوگون کو حقیر گنتے تھے اسلیئے کہ وہ یروسلم
سے دور تھا اور سامری لوگون سے کم وبیش علاقہ رکھتا تھا اور اسکے
باشندون کی زبان دیہاتی تھی * دوسرے صوبہ سامریہ جو سلطنت کے
درمیان گلیل اور یہوداہ کے بیچ مین واقع تھا * تیسرے صوبہ یہودہ
جسکی حدین قدیم یہودیہ کی حدونکے ساتھہ کم وبیش موافقت رکھتی تھین *
چوتھے یردن پار کا صوبہ جسے پیریہ کہتے تھے * اس صوبے مین شہر
ابیلینی اور تراکونیتس اور اتوریہ وغیرہ واقع تھے * پانچوین صوبہ ادوم
جسے رومی حاکمون نے اپنی سلطنت مین داخل کیا * ادوم دکھن اطراف
مین واقع تھا اور رفتہ رفتہ اسکے باشندے اسمعیلیون سے مل گئے *
جب سے ان تقسیمون مین طرح طرح کی تبدیلین ہوئین * مثلاً پانچوین
صدی عیسوی مین اس ملک کے تین حصے تھے یعنی یہوداہ اور سامریہ

گلیل اور تراکونیتیس اور پیریہ اور اودوم * فی الحال وہ سلطنت ترکی کے تحت مین ہی اور اُنھون نے اُسے دو حصّون یعنی اکہ ۱ اور دمشق مین کر دیا *

ملک یہودیہ مین کئی ایک مشہور مقام ہین جنکا اب کچھہ بیان کرتے ہین * یروسلم اور بیرسبع کے درمیان مین دونون سے دس دس کوس کے فاصلے پر حبرون شہر واقع ہی * یہہ نہایت قدیم شہر ہی بلکہ شاید دمشق اور حبرون سے قدیم تر کوئی دوسرا شہر نہ ملیگا * وہ بہت زوال ہوا اور اُسمین قریب چھہ ہزار کے عرب لوگ رہتے ہین اور بس * حبرون مین ابیرہام اور اضحاق اور یعقوب رہتے تھے اُسی شہر مین اُنھون نے عہد کا وعدہ اور مہربانی اور اُسمین وہ اور اُنکی جورو دفن ہوئین * جب جاسوس ملک کنعان مین پہنچے اُس وقت بنی عناک حبرون مین رہتے تھے * یشوع نے اُسے مغلوب کیا اور وہ کالب بن یشوع کو دیا گیا * جب وہ پھر تعمیر کیا گیا تب ایک لیوی والا شہر ہو گیا * اسی شہر مین داؤد ممسوح ہو کے اسرائیل کے اوپر پادشاہ مخصوص کیا گیا یہان ابی نیر مارا گیا اسی جگہہ مین ابی سلوم نے بغاوت کر کے اپنا جھنڈا کھڑا کیا اور اس شہر کے ایک حوض

پیدایش ۲۳ باب ... آیت حبرون

کے پاس داؤد کے حکم کے مطابق اشبوست کے خونیون نے پھانسی پائی *
یروسلم کی پورب کی سمت یریحو واقع ہی * اس شہر کے دیوارون کے
نزدیک مَنّ کا گرنا موقوف ہوا * یشوع کے زمانے مین وہ پایمال
کیا گیا اور اُسکے پھر تعمیر کرنے والے کے خلاف لعنت کہی گئی اور
پانچسو بیس برس کے بعد یہہ لعنت ہیل پر پڑی * اُسی شہر مین ہیرودیس
بادشاہ مر گیا اور وہان زکّی سے مسیح کی ملاقات ہوئی *

یریحو اور دریاے یردن کے بیچ جلجال واقع تھا اور اس مقام مین
بارہ پتھر جو یردن کے بیچون بیچ سے اٹھا لیگئے تھے نصب کیے
گئے * اسی مقام پر سموئیل نے قربانی گذرانی اُسکا سالیانہ دربار
وہان ہوا کرتا تھا اور وہین اُسنے ساؤل کے بادشاہ ہونے کو قبول
فرمایا * شاہ آخز کے زمانے مین جلجال مین بت پرستی اجرا ہوئی
اور اسی وجہہ سے نبیون نے اُسکے خلاف پیشین گوئی کی *

بائیسوان باب

قاضیونکی سلطنت کے بیانمین

اُس زمانے مین کہ یشوع نے انتقال کیا بنی اسرائیل کا حال اچھا تھا * اُنھون نے ایک ملک کو حاصل کیا تھا جسمین دودھ اور شہد بہتا تھا اور اُنکے مذہب مین دنیا کی نجات کی جڑ تھی اور حکومت جو اُنپر کی گئی اُسکا سر و سردار یہوواہ آپ تھا * مقدس جو سیلا مین تھا سب باتون کا گویا مرکز تھا اور بادشاہ اور لوگون کے بیچ مین سردار کاہن درمیانی تھا * جو عیدین وغیرہ ہوا کرتی تھین اور جنکے ماننے کو لوگ مقدس کے سامنے حاضر ہوا کرتے تھے اُنکی ایک غرض یہہ تھی کہ اُنکے وسیلے سے دینی اور ملکی میل ظاہر ہو بلکہ اور زیادہ ہوتا جاے * عدالت کے مقدمے رئیسون سے کیے گئے اور بھاری باتون مین اُریم اور تُمیم کی معرفت خود یہوواہ نے فیصلہ کیا * یہہ ہو سکتا تھا کہ جو برکتین اور پیشین گوئیان بزرگونکے زمانے مین پیش کی گئین وہ سبکی سب خوب ترقی پاتین اور انجام تک پہونچتین لیکن انجام اَور طرح پر تھا جیسا کہ آیندہ ظاہر ہوگا *

بنی اسرائیل کی تصنیفین

کنعانی لوگ خالق کو خلقت سے علیحدہ اور اعلی اتر نہین سمجھتے تھے بلکہ یہہ سمجھتے تھے کہ خالق خلقت کی صرف قوت ہی اور تین طرح پر اُسکا ظہور ہوتا ہی یعنی پیدا کرنے اور پالنے اور ہلاک کرنے مین * خلقت کی پرستش مین جو کنعانیون نے کی بعل یعنے سورج سے نر اور اشتیرات

کنعانیون کی تصنیفین

یعنی چندرما سے مادہ مراد تھی اور دونوں کی پرستش ناپاک ریتون سے ہوا کرتی
تھی * فلسطیون نے داجون کی پرستش کی جو مچھلی کا جسم اور انسان کے
ہاتھہ پانون رکھتا تھا اور وہ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ہمین برکتین بخشتا ہی *
موابی ملک کی پرستش کرتے تھے اور اُسکے آگے اپنے بال بچون کو
گذرانا کرتے تھے اور اغلب ہی کہ ملک سے زحل مراد تھی لیکن بعضے لوگ سمجھتے
ہین کہ بعل اور ملک ایکہی تھے * مدیانیون کا دیوتا بعل فغور تھا اور اُسکی پرستش
نفس پرستی کی عیشون سے ہوا کرتی تھی *

خدا نے اجازت دی تھی کہ کنعانیون کے بعضے فرقے اپنے ملک مین
رہین اور اسکا منشا یہہ تھا کہ اُنکے وسیلے سے بنی اسرائیل آزمائے جائین
کہ وہ خداوند کی راہ پہ چلنے کو یاد کرینگے کہ نہین * جب اُس پشت کے
سب لوگ اپنے باپ دادون مین جا شامل ہوئے تب ایک اَور پشت
پیدا ہوئی جسنے نہ خداوند کو اور نہ اُن کامون کو جو اُسنے اسرائیل کے
لیے کیئے تھے پہچانا * ہلاکت کے فتوای الٰہی کو عمل مین لانیکے عوض
بنی اسرائیل نے کنعانیون سے صرف خراج لیا چنانچہ وہ اسرائیلیون کی
پسلیون کے کانٹے اور اُنکے معبود اُنکے لیے پھندے ہوئے * خراب
اور ملعون کنعانیون سے باز آنے کے عوض اُنھون نے اُنکی بیٹیون سے

آپ نکال دیئے اور اپنی بیٹیان اُنکے بیٹون کو دین اور اِسکا یہہ پھل نکلا
کہ اُنھون نے اُنکے معبودون کی بندگی کی * باوجود اِس سب کے
خداوند نے اپنے لوگون کو ترک نکیا * بوکیم مین خداوند کے فرشتے
نے اُکے بنی اسرائیل کو سمجھایا اور اُنھین ترغیب دی اور وہ چلّا چلّا کے
رونے لگے اور اُسجگہہ اُنھون نے قربانیان چڑھائین لیکن اپنے چال
چلن کو نہین سُدھارا * یون ہی تین سو برس سے زیادہ کا عرصہ ہوا
جسمین لوگونکی طرف سے برگشتگی اور بعالیم کی پرستش ہوا کرتی تھی اور
خدا کی طرف سے سزا ہوئی * سزا جو دی گئی وہ اکثر اوقات خود کنعانیونکے
ظلم سے دکھی اور جب بنی اسرائیل نے توبہ کر کے خدا سے منت کی تب اُسنے
قاضیون کے وسیلے سے اُنھین رہائی دی *

پہلا قاضی غتنئیل تھا * اُسنے بنی اسرائیل کو مسوپتامیہ کے بادشاہ کو
کوشن رشعتیم کے ہاتھہ سے چھڑایا کہ اُنکی برگشتگی کے سبب سے خدا نے
اُنھین شاہ مذکور کے ہاتھہ مین دیا تھا * جب اُنھون نے پھر برگشتگی کی
تب خداوند نے اُنھین موآبیون کے حوالے کیا اور اہود جو قاضی تھا
عجلون نامے بادشاہ کے پاس ہدیہ لا کے اور یہہ کہتے ہوئے کہ تیرے
لیئے مجھہ پاس خداوند کی طرف سے ایک پیغام ہے اُسنے تلوار لیکے عجلون

کی توند مین گھسیڑ دی اور بعد اُسکے بنی اسرائیل کو فراہم کرکے اُسنے موآبیونکو
یہانتک شکست دی کہ کوئی نہ بچا * تب شمجر کھڑا ہوا اور اُسکنے فلسطی چھہ سو مرد پینیے سے مارے اور اسرائیل کو رہائی دی * شمجر ۱۳

پھر بیس برس تک بنی اسرائیل حسور کے بادشاہ یبین کے ظلم کے تحت مین آئے اور اُسوقت لفیدوت کی جورو دبورہ نبیہ بنی اسرائیل پر حاکم تھی * اُسنے برق کو لشکر کا سپہسالار مقرر کیا اور آپہی اُسکے ساتھہ جنگ مین گئی * سیسرا یبین کے لشکر کا سردار تھا اور اُن لوگون کے پاس نو سَو رتھین تھین * اُسکی فوج نے شکست پائی اور سیسرا آپ یوئیل یا کے خیمے مین پناہ لیکے یوئیل سے مارا گیا * دبورہ ۱۲۸۵ قاضی ۴ سے ۵

قاضیون کے چھٹے باب کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے پھر بدی کی اور اس سبب سے مدیانیون نے سات برس تک اُنھین ایسا ستایا کہ جب وہ لوگ جیسا اُنکا دستور تھا اُنکے کھیتون کے حاصل چھین لینے آئے تو بنی اسرائیل پہاڑی کھوہون اور غارون مین رہنے کو مجبور ہوئے اور مدیانی اور عمالیقی اور مشرقی لوگ اسقدر چڑھ آئے کہ بنی اسرائیل کے لیئے ایک ذرہ بھی خوراک نہ رہنے دیتے تھے نہ بھیڑ بکری نہ گائے بیل نہ گدھا بلکہ وہ ٹڈیون کے دل

سے کے مانند آتے تھے اور اُنکا اور اُن کے اونٹون کا شمار نہوتا تھا*
جب بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی تب اُسنے اُنھین سمجھانے
اور یاد دلانے کو پہلے ایک نبی بھیجا اور اُسکے بعد جدعون کو مقرر کیا کہ انھین
چھڑائے * جدعون کا اِس کام پر بُلایا جانا یون ہوا کہ عُفرہ مین جب وہ گیہون (جدعون ۱۱)
جھاڑ رہا تھا کہ اُسے مدیانیون سے چھپائے تب خداوند کا فرشتہ نظر آیا اور
اُس سے متکلم ہو کے یون بولا کہ خداوند تیرے ساتھ ہے ای بہادر پہلوان*
چند عرصے تک اُنکے درمیان گفتگو ہوتی رہی اور تب جدعون نے ایک
نشان مانگا کہ وہ اِس کام کے لیئے خدا کی طرف سے ٹھہرایا گیا تھا چنانچہ
وہ ہدیہ لایا اور کیا دیکھا کہ چٹان سے جسپر ہدیہ رکھا گیا آگ نکل کے اُسے
کھا گئی*

جبتک ہیکل تعمیر نہ کی گئی مسکن کے سوا اور کوئی جگہہ نہ تھی جہان قربانی (خدا کی سکونت)
گذراننی جائز تھی اور اِسکا سبب یہہ تھا کہ مسکن یہوواہ کی سکونت گاہ تھا
مگر جب کسی شخص پر خداوند ظہور مین آیا تب جسوقت وہ ظاہر ہوا وہان بھی
قربان گذراننا جائز تھا*

فرشتے کے فرمان کے مطابق جدعون نے بعل کے مذبح کو ڈھا دیا (جدعون کا لقب)
اور اُنکے باغ کو توڑ ڈالا اور اسی سبب سے یربعل نام سے ملقب ہوا جسکے

جدعون کا فتحمند ہونا ۱۲

بعل انتقام لے مراد ہی * جب دوبارہ جدعون اپنی بلاہٹ کا نشان مانگتا تھا تب اُنکے کرتن کے وسیلے سے اُسپر ظاہر ہوا کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا تھا *

جدعون نے جلدی بڑی فوج کو اکٹھا کر دیا لیکن اس لیئے کہ بنی اسرائیل یہہ نہ کہین کہ ہمنے اپنے زور اور اپنے ہاتھہ کی قوت سے یہہ سب کیا خداوند نے اُسے یہہ کہا کہ جو کوئی ترسان اور ہراسان ہو سو پھر جاے چنانچہ بتئیس ہزار مین سے بائیس ہزار پھر گئے * پھر خداوند نے کہا کہ لوگ ہنوز زیادہ ہین اور پانی کی آزمایش کے وسیلے سے اُنکا شمار گھٹ گیا جب تک کہ فقط تین سو آدمی رہے اور اُنھین ساتھہ لیکے جدعون مدیانیون اور عمالیقیون کو شکست دینے گیا * ایک خواب کے وسیلے سے خدا نے اُن لوگون کے دل مین خوف و ڈر پیدا کیا اور اُنکا شکست دینا آسان تھا * جدعون چالیس برس تک قاضی رہا اور جب بنی اسرائیل نے اُس سے درخواست کی کہ تو ہمپر حکومت کر تو اور تیرا بیٹا اور تیرا پوتا تب اُسنے اُنسے کہا کہ نہ مین تمپر حکومت کرونگا اور نہ میرا بیٹا تمپر حکومت کریگا بلکہ خداوند ہی تمپر حکومت کریگا * اگرچہ حکومت کی بابت جدعون ثابت قدم رہا لیکن تو بھی وہ

دینی باتون کے لالچ مین پھنس گیا کہ اُسنے ایک افود بنایا اور اُسے اپنے شہر

عُفرہ مین رکھا اور چونکہ یہہ اُس پرستش کے جو سیلا مین مقرر کی گئی تھی

خلاف تھی پس غیر واجب تھی اور وہان سارے اسرائیل اُسکی پیروی کرکے

زناکار ہوگئے کیونکہ وہ گویا اپنے خصم خداوند کو چھوڑکے دوسرے

کے پاس گئے ✢

قاضیون ۸ باب ۲۷ آیت

قاضیون کے تیسرے باب کی ۳۳ و ۳۴ اور ۳۵ آیتون مین مرقوم

ہی کہ جدعون کے مرنے کے بعد اُسیوقت بنی اسرائیل پھر گئے اور

بعلیم کی پیروی کرکے زناکار ہوئے اور بعلبریت کو اپنا معبود بنایا

اور اُنھون نے خداوند اپنے خدا کو جسنے اُنھین ہر ایک طرف سے

اُنکے دشمنون کے ہاتھہ سے رہائی دی تھی یاد نہ کیا اور نہ اُنھون نے

یربعل جدعون کے گھر پر اُن سب نیکیون کے عوض جو اُسنے بنی اسرائیل

سے کی تھین احسان کیا ✢

بنی اسرائیل کا گناہ مین پھنس جانا

روت کی کتاب مین ایک عورت کا ذکر ہی جو مسیح سے علاقہ رکھتی تھی *

بیان ہی کہ بیت لحم کا ایلیملک نامے ایک شخص مع اپنی جورو اور دو

بیٹونکے قحط سبب سے جو ملک اسرائیل مین پڑا تھا ملک موآب مین چلا گیا

اور چونکہ یہہ امر مسیح سے بیشتر قریب ۱۳۰۰ برس کے واقع ہوا پس اغلب ہی کہ

روت کی کیفیت

قحط مذکور مدیانیون کی اُن چڑھائیون سے صادر ہوا جنھین جدعون
نے موقوف کیا * الیملک کے دو بیٹون نے موآبی دو عورتون عُرفاہ اور
روت کے ساتھ بیاہ کیا * بعد ازآن باپ اور دونون بیٹے مر گئے اور
اور بیٹون کی کوئی اولاد نہوئی * نعومی الیملک کی جورو اپنے وطن کو
پھر جایا چاہتی تھی اور دونون بہنین اُسکے ساتھ جانے چاہتی تھین *
جب اُسنے اُنھین کہا کہ پھر جاؤ اور اُنھین سمجھایا کہ ایسا کرنا کہین بہتر
ہوگا تو عُرفاہ لوٹ گئی لیکن روت نے کہا کہ جہان تو جائیگی مین تیرے
ساتھ چلونگی اور جہان تو رہیگی مین رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور
تیرا خدا میرا خدا ہوگا اور اِس کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ غیر قوم کی عورت
خداشناس تھی * بیت لحم مین پہونچکر روت کھیتون مین بالین چننے
لگی اور بوعز کے کھیت مین لوگون نے اُسپر مہربانی کی نظر کی * اِس بات
مین خدا کا انتظام ظاہر ہوا کیونکہ بوعز نعومی کے شوہر کا رشتہ دار تھا
اور اُن دنون کی ریتون کے مطابق جائز تھا کہ وہ روت سے بیاہ کرے
اور اُسکے کل حال سے واقف ہوکے اُسنے اُس سے بیاہ کیا اور وہ
داؤد اور مسیح کی دادیون مین تھی *

[illegible] سکم کے باشندون نے ابی ملک بن جدعون کو اپنا بادشاہ ٹھہرایا

اور یوتام کے سوا اُسنے اپنے سارے بھائیون کو مار ڈالا * گرزیم کی
چوٹی پر سے یوتام نے سکنا ے سکم کو ایک تمثیل سنائی اور اُس سے یہہ نصیحت
نکالی کہ ابی ملک سکم کے باشندون کو اور سکم کے باشندے ابی ملک
کو ہلاک کرینگے اور یونہی ہوا چنانچہ مرقوم ہی کہ تین برس کی لڑائی کے بعد قاضی ۹ باب
سکم کے بہت سے لوگ مارے گئے اور چکی کے پاٹ کے ایک ٹکڑے سے
جسے ایک عورت نے برج کی چوٹی پر سے ابی ملک کے سر پر گرادیا
اُسکی کھوپڑی توڑ ڈالی گئی *

تولع اور یایر کے بعد جن مین سے تولع تیئیس ۲۳ برس اور یایر بائیس تولع اور یایر
برس قاضی ہا بنی اسرائیل خداوند کے حضور پھر بدی کرنے لگے اور
اُنھون نے بعلیم اور استارات اور ارام کے معبودون اور مواب کے
معبودون اور بنی عمون کے معبودون اور فلسطیون کے معبودون
کی پرستش کی اور خداوند کو چھوڑ دیا اور اُسکی بندگی نہ کی اور اس سبب
سے جو اسرائیلی زمین کی پچھم اطراف مین رہتے تھے خداوند نے اجازت
دی کہ فلسطی اُنھین ستائین اور جو پورب سمت مین بسر کرتے تھے اُنھین
بنی عمون نے اٹھارہ برس دُکھ دیا * جب اُنھون نے خداوند سے فریاد
کی تب اُسنے اُنکو فرمایا کہ تم جاؤ اور اُن معبودون سے جنھین تمنے اختیار

کیا ہی فریاد کرو کہ وہی تمہارے دکھون کے وقت تمکو چھڑائین لیکن جب
اُنھون نے خداوند کے حضور اپنے کو فروتن کیا تب اُسنے اُنپر رحم کرکے اُنکی
رہائی دینے کے لیئے اِفتاح کو اُٹھایا * یہہ شخص اجنبی عورت کا بیٹا ہوکے
اپنے باپ کے گھر سے خارج کیا گیا تھا اور وہ طوب کی زمین مین جا بسا
اور وہان اپنے آس پاس باسنکے لوگ جمع کرکے وہ بنی عمون پر چڑھائی
کیا کرتا تھا * جب یہہ خبر بنی اسرائیل کو پہنچی تب اُنھون نے اُسکے
پاس بھیجا کہ آ اور ہمارا سردار ہو اور جب اُسنے اُنسے کہا کہ کیا تمنے مجھسے
عداوت نہ کی اور مجھے میرے باپ کے گھر سے نکال ندیا تو اُنھون نے
خدا کی قسم دیکے کہا کہ خداوند ہمارے درمیان سُننے والا ہو بشرطیکہ تیرے
کہنے کے مطابق ہم عمل نہ کرین ؞

چند عرصے کے بعد جب افتاح نے بنی عمون کے پاس ایلچی بھیجے
تھے اور اُسکی ساری کوششین باطل ٹھہرین تب اُسنے اُنپر چڑھائی
کی لیکن اُس سے پیشتر اُسنے خداوند کی منت مانی اور کہا کہ اگر تو یقیناً
بنی عمون کو میرے ہاتھہ مین کردے تو ایسا ہوگا کہ مین جب بنی عمون کیطرف سے
سلامتی کے ساتھہ پھر ونگا تو جو کوئی میرے گھر کے دروازے سے پہلے میرے
استقبال کو نکلیگا وہ خداوند کا ہوگا اور مین اُسکو سوختنی قربانی گذرانونگا ؞

خداوند نے بنی عمون کو افتاح کے ہاتھہ مین کر دیا اور جب وہ اپنے گھر آیا تو کیا دیکھا کہ اُسکی بیٹی طبلے بجاتی اور ناچتی ہوئی اُسکے استقبال کے لیئے نکلی * وہ اکلوتی بیٹی تھی اُسکے سوا اُسکے کوئی بیٹی بیٹا نہ تھا اور اُسکو دیکھتے ہی وُہ ماتم کرنے لگا کہ ہاے ہاے میری بیٹی تو نے مجھکو نہایت ذلیل کیا ہی بلکہ تو اُن مین سے ہی جو مجھے دکھہ دیتے ہین کیونکہ مین نے خداوند کو زبان دی ہی اور ٹال نہین سکتا * بیٹی بولی کہ ای میرے باپ اگر تو نے خداوند کو زبان دی ہی تو جو کچھہ تیرے مُنہہ سے نکلا سو مجھہ سے کر اور دو مہینے کے بعد افتاح نے اُس منت کو جسے اُسنے مانا تھا ادا کیا *

اِفتاح کے قول و قرار کی بابت بڑا مباحثہ ہو رہا ہی کہ اُسنے اپنی بیٹی کو گذرانا یا صرف اُسے کنوارا پن کی حالت مین رکھا * جب اِسپر لحاظ کرتے ہین کہ اُسنے خدا سے کیا کہا تھا اور یہہ کہ جب اُسنے اپنی بیٹی کو آتے دیکھا وہ کیسا حیران و پریشان تھا تو شک کی جگہہ نہین ہی کہ اُسنے اُسے سوختنی قربانی کر کے گذرانا * ایسا کرنا ناجائز تو تھا دیکھو احبار ۱۸ باب ۲۱ آیت اور استثنا ۱۲ باب ۳۱ آیت لیکن اُن دنون مین بنی اسرائیل نے بہت سے ناجائز کام کیئے مثلاً جدعون

کا عُفرہ مین عقود کی پرستش کو مقرر کرنا اور تعجب کی بات نہین کہ افتاح نے سرگرم ہوکے یہہ کام کیا ✦

جب بنی افرائیم نے افتاح کی فتح کی خبر سُنی تب ڈاہ کے مارے گڑگڑانے لگے اور افتاح کے پاس جاکے کہنے لگے کہ تو جو بنی عمون سے جنگ کرنے کو پار اُترا تو کیون ہمین طلب نکیا سو اب ہم تیرے گھر کو تجھہ سمیت جلادینگے ۔ اپنے ارادے پر مضبوط ہوکے بنی افرائیم یردن پار گئے اور مغلوب ہوکے بھاگے ✦ اتنے مین جلعادیون نے یردن کے بیابان کو اپنے قبضے مین کیا اور جبکہ جلعادیون اور بنی افرائیم کی بولی مین یہہ فرق پڑا کہ بنی افرائیم کی بولی مین لفظ شین سین نکلا پس جب بھاگنے والے گھاٹ کے پاس آئے جلعادیون نے اُنسے کہا کہ کہہ تو شُبلت اور وہ بولے سِبلت تو اپنے کو ظاہر کیا اور اسی طرح سارے بنی افرائیم معلوم کیئے گئے اور مارے گئے ✦ افتاح بنی اسرائیل کا قاضی چھہ برس ہا اور بعد اُسکے ابسان سات برس اور ایلون سات برس اور عبدون آٹھہ برس قاضی تھا ✦

اِسبات کا غور ہو چکا کہ بنی عمون یردن کے اس پار غالب آئے اور قریب اُسوقت کے بنی اسرائیل کے پھر بدی کرنیکے سبب سے خداوند نے

اُنھین چالیس برس تک فلسطیون کے ہاتھہ مین کر دیا * یہہ ماجرا تخمیناً مسیح سے گیارہ سو پچاس برس بیشتر واقع ہوا اور اُسوقت ایلی سردار کاہن تھا * وہ نیک آدمی تھا مگر اِسقدر ہوشیار اور واقف کار نہین کہ اچھی طرح سے دینی اور ملکی بندوبست کر سکتا * لیکن خداوند نے اپنے لوگون کی اِن دونون حاجتون کو رفع کیا جیسا کہ اب بیان کرینگے *

اُسوقت کہ فلسطی بنی اسرائیل کو ستاتے تھے دو لڑکے پیدا ہوئے جو اپنے والدین کیطرف سے مقرر کیئے گئے کہ رحم ہی سے خدا کے نذیر ہوون اور دونون کو خدا نے مبعوث کیا کہ بنی اسرائیل کی بحالی کا باعث ٹھہرین * پہلے کا ذکر یہہ ہی کہ فرقہ دان کے منوحہ نامی ایک شخص کی جورو بانجھہ ہو کے فرزند کی آرزومند تھی اور خداوند کے فرشتے نے اسکو بتایا کہ تو بیٹا جنیگی اور وہ رحم سے خدا کا نذیر ہوگا اور وہ بنی اسرائیل کو فلسطیون کے ہاتھہ سے رہائی دینا شروع کریگا * خدا کے آگے نذیر ہونا اِس سے یہہ مراد ہی کہ جب کسی شخص نے آپکو ایسا ٹھہرایا یا وہ اَور کسی سے ٹھہرایا گیا تو وہ خداوند کی خدمت کرنے کے لیئے مخصوص ہوا اور اِسکا نشان یہہ تھا کہ اُسنے نہ مَی پی نہ اپنے سر پر اُسترہ پھرایا *

قریب اُسوقت کے حنہ نامے ایک عورت القانہ لیوی کی جورو نے بانجھہ
ہوکے خداوند سے بیٹا پایا * پہلے لڑکے کا نام سمسون اور دوسرے کا
سموئیل تھا اور سموئیل بھی خدا کے آگے نذیر ہوا * اتنے مین ایلی کے
دو بیٹے حفنی اور فینیحاس بُرا کام کرتے رہے بلکہ اُنھون نے مقدس کے
آگے بدی کی اور اُنکا باپ اُنکو روک نسکا * رات کو خدا نے سموئیل پر
ظاہر ہوکے اُسے بتایا کہ ایلی اور اُسکا گھرانا زمین پر سے کاٹ ڈالا جائیگا
اور یہہ بھی فرمایا کہ وہ جو مجھے تعظیم کرتے ہین مین اُنکو بزرگی دونگا پر وہ
جو میری تحقیر کرتے ہین بیقدر ہونگے اور جب سموئیل نے یہہ باتین ایلی
سے کہین تب وہ بولا کہ یہہ خداوند ہی جو بھلا جانے سو کرے *

بنی اسرائیل نے کوشش کی کہ فلسطیون کے ہاتھہ سے رہائی پائین
اور یہہ خیال کرکے کہ اگر عہد کے صندوق کی پیروی کرکے ہم جنگ مین
چلین تو غالب ہونگے چنانچہ اُنھون نے اُسے سیلا سے منگوا کے
اُسے اپنے ساتھہ لیا لیکن وہ لوٹا گیا اور حفنی اور فینیحاس مارے
گئے * فلسطیون نے صندوق کو اشدود تک پونہچایا اور اُسے دجون
کے گھر مین داخل کیا اور اشدودی جو صبح کو اُٹھے تو دیکھا کہ دجون
خداوند کے صندوق کے آگے اوندھے مُنہہ زمین پر گرا پڑا ہی اور دوسرے

دن بھی ایسا ہی ہوا بلکہ دجون کا سر اور اُسکے دونون ہاتھون کے
پنجے دہلیز پر کٹے پڑے تھے فقط مچھلی کی صورت اُسے باقی رہی اور
اِسکے سوا خداوند نے اشدودیون کو مری سے مارا اور اُسکا ہاتھ اُنپر
اِسقدر بھاری تھا کہ وہ بولے کہ اسرائیل کے خدا کا صندوق ہمارے
ساتھ نرہیگا * جب اُنھون نے اُسے روانہ کر دیا تب وہ پہلے جات
مین لایا گیا اور فوراً اُس شہر پر خدا کا ہاتھ بڑھا یا گیا * پھر وہ عقرون کو
بھیجا گیا لیکن اُس شہر کے باشندون نے اُسے وہان نرہنے دیا *
آخر کو وہ نذرون سمیت فرقہ یہودہ کے بیت شمس نامے ایک شہر کو پہونچایا
گیا اور وہان پہونچکر لوگون نے اُن گایون کو جنہون نے اُسے
پونہچایا تھا سوختنی قربانی کر کے گذرانا اور لیویون نے صندوق کو
لوازمے سمیت اپنے پاس رکھا * وہ بیت شمس سے قریات یعریم کو
لایا گیا اور چند عرصے بعد داؤد اُسے یروسلم کو لیگیا اور اُسکے لیے
ایک خیمہ بنایا اور ہیکل کو تعمیر کر کے سلیمان نے اُسے وہان رکھ چھوڑا *
جب ایلی نے خبر پائی کہ صندوق لے لیا گیا وہ اپنی کرسی پر سے گر پڑا اور
اُسکی گردن ٹوٹ گئی اور وہ اُسوقت اٹھانوے برس کا بوڑھا تھا *
سمسون مقرر کیا گیا تھا کہ بنی اسرائیل کو فلسطیون کے ہاتھ سے

سمسون کا حال

رہائی دینے شروع کرے اور معین وقت پر وہ یہہ کام کرنے لگا* اُسنے
ایک فلسطی عورت دیکھی جسے وہ اپنی جورو کرنے چاہتا تھا اور یہہ خدا
کے انتظام مین وسیلہ ہوئی* جب سمسون نے فلسطیون سے پہیلی
پوچھی تب اُسکی جورو نے اُسے اُنپر ظاہر کیا اور جب اُن لوگون نے اپنے
قول و قرار کے مطابق نکیا تب سمسون نے اُن مین سے تیس کو مار ڈالا*
اُسکی جورو دوسرے شخص کو دیگئی* بعد اُسکے وہ ایتام کی پہاڑی کے
ایک درار مین جا رہا اور جب فلسطی اُسے لینے آئے تب اُسنے بنی یہودہ
کو اجازت دی کہ اُسے باندھکے فلسطیون کے حوالے کرین لیکن خداوند
کی روح اُسپر نازل ہوئی اور رسّی جلے سن کے مانند ہوگئے اور اُسکے
ہاتھونکی بندین کھل گئین اور اُسنے گدھے کے جبڑے کی ہڈی سے
ہزار آدمی کو مارا اور جب وہ نہایت پیاسا تھا تب خداوند نے معجزے
کے طور پر اُسے پانی پینے کو دیا*
عزہ کو جاکر سمسون ایک فاحشہ عورت کے پاس اندر گیا اور فلسطیون
نے گھر کو گھیر لیا اور کہا کہ صبح کو جب دن ہو تو ہم اُسے مار لینگے* آدھی
رات کو اُٹھکر سمسون شہر کے پھاٹک کے پلّون اور دونون بازوونکو اڑنگے
سمیت اُٹھا لیگیا اور اُنھین اپنے کندھے پر دھرکے اُنکو ایک پہاڑ پر جو جبرون کے سامنے ہے پہنچا دیا

پھر وہ دلیلہ پر عاشق ہوا اور اِس عورت نے فلسطیون سے نذرین پا کے بڑی کوشش کی کہ اُسکی طاقت کا بھید سمجھے * اُسے تین دفعہ فریب دیکے سمسون نے کہا کہ مین خدا کا نذیر ہون سو اگر میرا سر مونڈا جاے تو میرا زور مجھسے جاتا رہیگا * تب اُسے سلا کے دلیلہ نے سات لٹین جو اُسکے سر پر تھین مونڈوا ڈالین اور اُسکا زور اُس سے جاتا رہا * فلسطیون نے سمسون کو پکڑ کے اُسکی آنکھین پھوڑ ڈالین اور وہ عزہ کے قید خانے مین پڑا اور آخر کو جب وہ باہر لایا گیا کہ دجون کے پوجاریون کے لیئے تماشا کرے تب گھر کی چھت پر بہت سے مرد اور عورتین اُسکو تماشا کرتے دیکھ رہے تھے اور اُسنے خدا سے منّت کرتے ہوئے اور گھر کے دونون درمیانی ستون کو پکڑ کے گھر اور اُن سارے لوگون کو گرا دیا اور وہ آپ مارا گیا اور وہ لوگ جنھین اُسنے اپنے مرتے دم مارا اُنسے جنھین اُسنے جیتے جی قتل کیا تھا کہین زیادہ تھے *

تیئیسوان باب

سموئیل کا احوال

بیس برس تک جس عرصے مین سمسون قاضی رہا اور فلسطیون پر غالب آیا تھا
سموئیل خلوت مین محنت کر رہا تھا کہ بنی اسرائیل کی چال درست کرے اور انھین
بت پرستی کے جالون سے بچائے * سمسون کے انتقال کرنیکے چند عرصے
بعد سموئیل نے لوگون کو اکٹھا کر کے انھین ترغیب دی کہ انکو خداوند کی طرف
مائل ہو کے اجنبی معبودون بعلیم استارات وغیرہ کو دور کرنا چاہیئے اور انھون نے
ایسا ہی کیا اور فقط خداوند ہی کی بندگی کی * سموئیل کے حکم سے جب وہ مصفاہ مین
اکٹھے ہوئے اور دن بھر روزہ رکھکے ساری قوم کے لیئے دعا و منت کر رہے
تھے * آگے سموئیل نے نبی ہو کے لوگون کو سکھلایا تھا لیکن مصفاہ مین وہ قاضی
بھی ٹھہرایا گیا اور قریب بیس برس کے قاضی رہا *

۱ سموئیل ۷ باب

جب فلسطیون نے سنا کہ بنی اسرائیل مصفاہ مین جمع ہوئے تو انکے سردار
انکے مقابل چڑھ آئے اور اسوقت ثابت ہوا کہ سموئیل بنی اسرائیل کے پیشوا
ہونیکے لیئے خدا کا مقرر کیا ہوا ہے کیونکہ جب اسرائیلیون نے اس سے درخواست
کی کہ چپکا مت رہ پر خداوند ہمارے خدا کو پکارا کر تو اسنے سوختنی قربانی کو گذرانا
اور جب وہ اسے گذرانتا تھا فلسطی جنگ کرنے آئے اور خداوند فلسطیون کے اوپر
اسی دن بڑی تڑپ سے گرجا اور انھین پریشان کیا اور وہ اسرائیل کے
ہاتھ سے مارے پڑے * اسکی یادگاری کے لیئے سموئیل نے مصفاہ کے

نزدیک ایک پتھر کو نصب کیا اور اُسکا نام ابعنزر رکھا جس سے مراد ہی کہ یہانتک خداوند نے ہماری مدد کی *

معلوم ہوتا ہی کہ عہد کے صندوق کے لُٹ جانیکے بعد بنی اسرائیل کے بیچ مین داؤد کے زمانے تک عبادتِ عام ہوا نہ کرتی تھی سیلا مردود ہوا اور داؤد کے زمانے تک عہد کا صندوق قریت یعریم مین رہا * اس عرصے مین سموئیل خداوند اور بنی اسرائیل کے بیچ درمیانی تھا *

جب سموئیل بوڑھا ہو گیا اُسنے اپنے بیٹون کو مقرر کیا کہ اسرائیل کی عدالت کرین لیکن وہ اپنے باپ کی راہ پر نہ چلے برعکس اِسکے نفع کی پیروی کرتے اور رشوت لیتے اور عدالت مین طرفداری کرتے تھے * علاوہ اِسکے بنی عمون اسرائیلیون پر چڑھ آتے اور اپنی مصیبتون سے رہائی پانے کے لیئے بنی اسرائیل نے سموئیل سے درخواست کی کہ کسیکو ہمارا بادشاہ مقرر کر جو ہمپر حکومت کیا کرے جیسا کہ سب قومون مین ہی * یہہ بات سموئیل کو اور خداوند کو بھی ناپسند تھی مگر تو بھی خداوند نے سموئیل کو فرمایا کہ لوگون کی آواز پر اور ان ساری باتون پر جو وہ تجھے کہین کان دھر کہ اُنھون نے تجھکو حقیر نہین کیا بلکہ مجھکو حقیر کیا ہی کہ مین اُنپر سلطنت نکرون * چنانچہ خدا کے حکم کے مطابق سموئیل نے ایک بنیامینی ساؤل بن قیس کو مخصوص کیا کہ وہ بنی اسرائیل پر سلطنت کرے لیکن اُسے ممسوح کرنے سے پیشتر اُسنے اسرائیلیون کو بتایا

کہ یہہ کیسا بادشاہ ہوگا* دیکھو پہلے سموئیل کا ۸ باب ۱ سے ۱۸ آیت تک ❊

(۱ سموئیل کا ۱۱ باب ۱ سے ۱۱)

ساؤل بنی اسرائیل کے دشمنون پر فتحیاب ہوا مثلاً عمونی ناحس نامے ایک بادشاہ یبیس جلعاد کے مقابل چڑھ آیا اور لوگون کو ایسا ڈرایا کہ وہ حیران ہونے لگے لیکن جب ساؤل نے اِسکی خبر سُنی تب اُسنے ایک فوج کو فراہم کیا اور عمونیون پر حملہ کرکے اُنھین شکست دی ❊

(۱ سموئیل کا ۱۲ باب ۱ سے ۲۵)

قریب اُسوقت کے سموئیل نے قاضی ہونے سے استعفا دیا اور سارے لوگون نے گواہی دی کہ سموئیل نے ہمسے کبھی بدی نہ کی اور نہ ہمارا کچھ لیا اور نہ ہمارا ذرہ بھی نقصان کیا ہی* تب سموئیل نے اُنکی سرزنش کرکے کہ اُنھون نے خداوند کو چھوڑکے اپنے لیئے بادشاہ چاہا تھا اُنھین سمجھایا کہ وہ خدا کے تابع رہین اور اُسنے وعدہ بھی کیا کہ اگرچہ قاضی کا کام نکرے تو بھی وہ اُنکے لیئے دعا مانگنے سے باز نہ آئے ❊

(۱ سموئیل کا ۱۳ باب ۸ سے ۱۴)

ساؤل نے اپنی خودپرستی جلد ہی ظاہر کی چنانچہ پہلے سموئیل کے تیرہوین باب مین درج ہی کہ خود اُسنے سوختنی قربانی گذرانی اور چونکہ ایسا کرنا ناجائز تھا سموئیل نے اُسسے کہا کہ تیری سلطنت قائم نہ رہیگی* بعد اُسکے اُسنے

(ساؤل کی خودپرستی)

خدا سے حکم پایا کہ عمالیقیون کو اُسکا سارا مال و اسباب سمیت نیست و نابود کرے لیکن خودرائے ہوکے اُسنے پورے طور سے حکم نہ مانکر اجاج بادشاہ کو اور

گلّون مین سے جو اچھے تھے جیتا رکھا اور بعد اُسکے اُسنے اس امر کی بابت سموئیل کو فریب دیا اور بھیڑون کے ممیانے اور بیلون کے بنبنانے نے اُسکا جھوٹھہ فاش کیا اور جب سموئیل نے اُسے ملامت کی تب اُسنے یہہ عذر کیا کہ مین نے جو بچایا سو خدا کے آگے قربانی کرنیکے لیئے بچایا پر سموئیل نے اُسے کہا کہ حکم ماننا قربانی چڑھانے سے اور شنوا ہونا مینڈھونکی چربی سے بہتر ہی کیونکہ نافرمانی اور جادوگری برابر ہین اور سرکشی اور کفر اور بت پرستی برابر اور علاوہ اسکے اُسنے ساؤل سے یہہ کہا کہ بسبب اسکے کہ تو نے خداوند کے حکم کو رد کیا ہی اُسنے بھی تجھے رد کیا کہ بادشاہ نرہے * بعد اسکے سموئیل نے فتوی الٰہی اجاج پر کر دیا *

چوبیسوان باب

نظر ثانی موسیٰ سے داؤد تک

اِس باب مین اُن ماجرون پر لحاظ کرکے جو موسیٰ اور داؤد کے زمانے کے درمیان مین وقوع مین آئے ہم غور کرینگے کہ وہ فعل فداکاری سے کیا علاقہ رکھتے تھے * پہلی بات جو غور کے لائق ہی وہ یہہ ہی کہ کلیسیا نے مصر سے

رہائی پائی اور یہہ اُس کفارے کا بیعانہ اور پشینائی تھی جو مسیح کے وسیلے سے پوری ہوئی * جلتا ہوا بوٹہ نہ صرف بنی اسرائیل کی مصیبتوں بلکہ مسیح کی مصیبتوں پر بھی اشارہ کرتا تھا * بوٹے میں آگ کے شعلے ظاہر ہوئے پر تو بھی وہ جل نہیں گیا اور اِسیطرح مسیح بھی بڑا دُکھ اُٹھا کے ہلاک نہوا بلکہ فتحیاب ہو کے موت سے جی اُٹھا * اُسکے طفیل سے موسی نے بنی اسرائیل کو رہائی دی اور کلیسیا دنیا سے الگ رکھی گئی اور ایک ملک مین قائم ہوئی جہان خدا سے نصیحت پا کے وہ بڑھتی چلی گئی *

پھر فعل فداکاری کے بڑھانے مین خداوند نے سینا پہاڑ سے شریعت دی * شریعت اسواسطے دیگئی کہ بنی آدم اُسے عمل مین لائین نہ اِسلیے کہ وہ نجات کا باعث ٹھہرے * اُسکی یہہ غرض تھی کہ اُسکے وسیلے سے انسان اپنے گناہ اور پریشانی اور لاچاری اور خدا کے عہد و راستی سے واقف ہو کے یہہ سیکھین کہ مسیح کا کفارہ ضروری ہی اور بغیر اُسکے لہو بہائے معافی نہین ہو سکتی * شریعت نجات کا باعث نہین بلکہ زندگی بسر کرنیکا قانون ہی جسکے مطابق ہمین چلنا ضروری ہی اور جو شخص مسیح پر ایمان لاتا ہی وہ شریعت کے موافق اپنی ساری زندگی کو بسر کریگا *

پھر نہ صرف اخلاقی شرع بلکہ رسمی شرع بھی مسیح پر بہت اشارہ کرتا تھا * اِسمین

منسوخ اور سیمون کا ... [illegible]

نہ صرف وہ قوانین جو رسمی اور یہودی عبادت سے متعلق تھے بلکہ قومی قانون بھی شامل ہوئے تھے اور سبکے سب کفارے کے کام آشکارا کرتے تھے *

اُس زمانے سے پیشتر دو ایک تمثیلی علامت دار باتین جاری ہوئین مثلاً قربانی گذراننا اور ختنہ لیکن موسیٰ کے زمانے مین نہ صرف دو ایک بلکہ بہت سی رسمین اور تمثیلین جاری کی گئین جو کفارے کے کام سے متعلق تھین بلکہ خدا کا سلوک بنی اسرائیل کے ساتھ گویا کلیسیا کی علامت ہوا اور بطور رسم انجیل اسقدر سکھلائی گئی کہ اُسکی جتنی نصیحت و تعلیم اسرائیلیون کے لیئے ضرور تھی وہ اُنپر ظاہر کی گئی اور خاصکر مسکن اور اُسکا لوازمہ اِسمین کام آتا تھا *

اُس وقت بھی خدا کا لکھا ہوا کلام دیا گیا * اُس سے پیشتر انسانکی عمر کے زیادہ دراز ہونیکے سبب سے لکھنے کی ضرورت نہ پڑی اور روایتونکی معرفت اگلے زمانون کے احوال پونہچائے گئے لیکن موسیٰ کے دنون مین انسانکی زندگی پیشتر کی بہ نسبت بہت ہی کم ہونے لگی اور علاوہ اِسکے دنیا کی پیدایش سے بڑی مدت گذری چنانچہ خدا نے پتھر کی دو لوحون پر شریعت لکھا دی اور موسیٰ نے ایک کتاب جسمین شرع کا خلاصہ درج تھا لکھی اور وہ عہد کے صندوق مین رکھی گئی * اغلب ہے کہ اُسوقت سے پیشتر ایوب کی کتاب لکھی گئی کہ اُسکی تاریخ تصنیف مسیح سے پیشتر قریب اکہزار پانچسو برس کے ہے *

بنی اسرائیل کے بیابانی سفر سے اُنکی تعلیم

پھر خدا نے بنی اسرائیل کے بیابانی سفر کے وسیلے سے کلیسیا کی دنیا مین
روشن کرنے پر اشارہ کیا مثلاً اسیری کی حالت اور رہائی کی قیمت جو عید فسح
کے برے کے گذراننے اور اُسکے لہو چھڑکنے سے اشارہ کی گئی اور بیابان
مین بنی اسرائیل کی تجربہ کاری اور مسیح کا اُنکا پیشوا ہونا اور اُنکا آسمان سے
روٹی پانا اور خدا سے روزمرّہ گفتگو کرنا اور اُنکے دشمنون سے لڑنا جسمین وہ
کبھی کبھی مغلوب ہوئے اور کبھی غالب آئے اور اُنکا آخر کو فتحیاب ہونا اور ملک موعود
مین پہنچنا یہہ سب فعل خداکاری سے تعلق رکھتا تھا اور چونکہ یہہ باتین
کلیسیا کی ہر زمانے کی تجربہ کاری کی گویا پیشنمائیان تھین پس ہمارے
غور اور تامل کے لائق ہین چنانچہ پہلے قرنتیون کے دسوین باب کی
گیارہوین آیت مین مرقوم ہے کہ یہہ سب واقعات جو اُنکو ہوئین نمونہ ہوئین
اور ہماری نصیحت کے واسطے جو آخری زمانے مین ہین لکھی گئین +

خدا نے اپنے لوگون کو محفوظ رکھا

یہہ بھی غور کے لائق ہے کہ خدا نے اپنے لوگون کو بڑی حفاظت سے
رکھا * ہم بیان کر چکے کہ اُن دنون سے پیشتر اُنکی کیسی حفاظت ہوئی مثلاً طوفان
کے دنون مین نوح اور اُسکا خاندان اور پھر ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کنعانیون
سے بچائے گئے وغیرہ * لیکن بنی اسرائیل کا بیابان مین بچایا جانا عجیب
سے عجیب تھا کہ وہان بیس پچیس لاکھ لوگ آوارہ پھرتے تھے اور اُنکی خبر گیری

مین چالیس برس کا معجزہ کیا گیا اور اُنکی خوراک اور پوشاک مین کمی نہوئی بلکہ اُنکی ساری حاجتین رفع ہوئین اور خدا نے جو اُنکے لیئے کیا سو اکثر اُنکی سرکشی اور ناشکری اور نافرمانبرداری کے وقت کیا * دیکھو اٹھتروین زبور ۷۸

مسیح کی پیشین گوئی بعض امور

اِس عرصے مین خدا نے پیشین گوئی کے وسیلے سے مسیح اور کفارے کا کام ظاہر کیا * مثلاً بلعام نے ستارے کا ذکر کیا جسمین مسیح کا بادشاہ ہونا مراد ہے اور موسیٰ کی معرفت خدا نے فرمایا کہ تجھہ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اسکے برابر اگلے زمانون مین مسیح کی بابت کوئی صاف و صحیح پیشین گوئی نہین ہوئی تھی * بنی اسرائیل نے جانا کہ موسیٰ ہمارا اچھا پیشوا ہوا ہے اور اُسنے ہمین بڑی رہائی دی اور اس وعدے کے مطابق مسیح اُسی کے مانند ہمارا پیشوا اور نبی ہو کے ہمکو روحانی دشمنون سے چھٹکارا دیگا اور ملک موعود تک نہین بلکہ اُسکے اندر ہمین پہنچا دیگا اور ہم مسیح کو دیکھکے اُسی کے مانند ہو جائینگے اور اُسکے حضور مسرور رہینگے *

اسرائیلیون کی نئی پشت

ایک اور وسیلہ جس سے فعل فداکاری نے ترقی پائی یہہ تھا کہ اُس نئی نسل پر جو بیابان مین اُٹھائی گئی خدا کی روح نازل ہوئی * اُس پشت مین سے جن لوگونکی عمر بیس برس سے زیادہ تھی وہ اکثر سرکش اور نافرمانبردار ہوئے * مصر کی بت پرستی نے اُنکے دلون مین اثر کیا تھا اور اُنھون نے اِس بت پرستی کو ترک نہین کیا چنانچہ خدا نے قسم کھائی کہ وہ میرے آرام مین داخل نہونگے لیکن اُس نئی نسل

بت پرستی کا اثر آرام نہیں پایا

کی بابت اُسنے کہا کہ تمھارے لڑکون کو جنکے حق مین تم کہتے ہو کہ وہ لٹ جاینگے مین اُنکو داخل کرونگا اُس زمین کی قدر کہ جسے تمنے ذلیل جانا وہ پہچانینگے * اِسی پشت کے ساتھہ عہد پھر باندھا گیا جیسا استثنا کے اُنتیسوین باب مین درج ہی اور طرح طرح کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ خدا کے پسندیدہ تھے مثلاً یرمیاہ کے ۲ باب ۲ و ۳ آیت مین مندرج ہی کہ مین تیری بابت تیری جوانی کی مہربانی اور تیرے بیاہ کی محبت کو یاد کرتا ہون جبکہ تو بیابان مین ہان اُس سرزمین مین جہان کھیتی نہ تھی میرے پیچھے پیچھے چلی * اسرائیل خداوند کا مقدس اور اُسکی افزایش کا پہلا پھل تھا * معلوم ہوتا ہی کہ بیابان مین قادس سے پھر جانیکے بعد جو فتوے بنی اسرائیل پر دیے گئے مثلاً قورہ اور داتن اور ابیرام کا سزا پانا اور بعل فغور مین چوبیس ہزار کا مارا جانا یہہ اگلی پشت سے علاقہ رکھتے تھے *

پھر جاے غور ہی کہ یشوع کی معرفت خداوند نے بنی اسرائیل کو اُس زمین مین پہنچایا جسمین مسیح ہونیوالا تھا اور وہ آسمانی کنعان کی اچھی علامت تھی جسے مسیح نے اپنے لوگون کے لیئے خریدا ہی * یشوع مسیح کی صحیح علامت تھا اور دونون ایک ہی نام رکھتے تھے جس سے مراد بچانیوالا ہی * خدا نے اپنے لوگون کو عجیب طور سے ملک موعود مین داخل کر دیا *

اُسنے پہلے یردن کی پورب طرف کے بادشاہون کو مغلوب کیا اور تب دریا کو دو پارہ کیا اور نرسنگھے کے پھونکتے ہی یریحو کی شہر پناہ کو گرایا اور اِس سے یہہ مراد ہوگی کہ انجیل کی منادیون کی آواز سنکر شیطان کی بادشاہت کی دیوارین گرینگی اور شیطان آپ نیست و نابود ہوگا * بعد اُسکے خدا نے اموریون کو ہلاک کیا بلکہ اپنے لوگونکی مدد کرنے کے لیئے آفتاب اور مہتاب کو ٹھہرادیا اور اِسیطرح ظاہر کیا کہ ساری چیزین کلیسیا کی بھلائی کے لیئے مقرر کی گیئین *

کلیسیا کی حفاظت

یہہ بات بھی فعلِ خداکاری سے متعلق تھی کہ بنی اسرائیل کی اکثر برگشتگیون میں خدا نے اپنی کلیسیا اور اپنے مذہب کو محفوظ رکھا کہ وہ مٹ نجائین * ہمنے غور کیا کہ اگرچہ خدا نے اسرائیلیون پر بہتیری بہتیری مہربانیان کین تو بھی وہ بت پرستی کی طرف مائل رہے لیکن باوجود اِسکے خدا نے عبادتِ الٰہی کی حفاظت کی مقدس قائم رہا عہد کا صندوق محفوظ تھا اور کتاب شرع بچ گیئی بلکہ کوئی ایسا وقت نہین گذرا جب دنیا مین کلیسیا خدا پر گواہی نہ دیتی تھی *

جیسا خدا نے کلیسیا کو محفوظ رکھا ویسا ہی اُسنے اسرائیلی قوم کی حفاظت بھی کی * اسرائیلی اکثر خطرون مین پڑ گئے * موابی اور کنعانی اور مدیانی اور اموری اور فلسطی اُنپر غالب آئے پر تو بھی خداوند نے اُنکی خبر لیکے اُن کو

رہائی بخشی جیسا ایک سو چھٹھوین زبور کی چونتیسوین آیت مین مندرج ہی *
یہہ بھی غور کے لائق ہی کہ جب کلیسیا کے انتظام کرنے کے لیئے
مسیح ظہور مین آیا تب اکثر اوقات اُسنے انسان کی شکل پکڑکے ظہور پایا مثلاً
ایک مقام مین درج ہی کہ خداوند نے کہا کہ مین موسی سے آمنے سامنے
صریح باتین کرتا ہون اور وہ خداوند کی شبیہ کو دیکھیگا * وہ دو طور پر موسی پر
ظاہر ہوا ایک روحانی اور ایک ظاہری * پہلے کا ذکر خروج ۳۴ باب ۶
وغیرہ اور دوسرے کا اُسی کتاب کے تینتیسوین باب مین مندرج ہی اور
اغلب ہی کہ موسی نے جو شبیہ اُس وقت دیکھی وہ مسیح کی جلال والی صورت
تھی جیسی جب پہاڑ پر اُسکی صورت بدل گئی اور اُسکا چہرہ آفتاب کا سا چمکا
اور اُسکی پوشاک نور کی مانند سفید ہوگئی *

پچیسوان باب

یہودی سلطنت کے بیان مین

یہہ بیان ہو چکا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ کو مانگنا مرضی الٰہی کے خلاف
تھا اِس لیئے کہ خدا کو یہہ پسند آیا کہ یہہ لوگ خود میری حکومت کے تلے

رہین اور میرے سوا دوسرے بادشاہ کو اختیار نہ کرین * چونکہ اُسنے جانا کہ غیر قومون
کے مانند بنی اسرائیل بادشاہ رکھنے کے آرزومند ہونگے پس اُسنے موسیٰ
کی معرفت یہہ شرط مقرر کی کہ جو شخص حکومت کرے چاہیئے کہ خداوند آپ اُسے
چُن لے اور یہہ بھی چاہیئے تھا کہ وہ شخص بنی اسرائیل مین سے اور نہ غیر لوگون
مین سے مخصوص کیا جاے *

یہہ بھی بادشاہ کو ناجائز تھا کہ کوئی نئی عبادت جاری کرے اور جبتک کہ
وہ ہارون کے گھرانے کا نہو تو کہانت کا کام اختیار نہ کرے * اُسپر فرض تھا
کہ گویا خدا کا قائم مقام ہو کے حکومت کرے اور سچے دین کے پھیلانے
مین مشغول ہو کے وہ ہر طرح سے ساری بت پرستی اور جھوٹے مذہبون کو
مٹائے * اِسلیے اُسپر فرض تھا کہ کاہنون سے شریعت کی کتاب کی نقل لیکے
اپنی زندگی کے سب دن مین اُسے پڑھا کرے تاکہ وہ خداوند اپنے خدا سے
ڈرنا سیکھے اور اس شریعت کی سب باتون اور ان حقوق کی حفاظت کرے
تاکہ اُنھین عمل مین لائے *

اِسکے مطابق ساؤل پہلا بادشاہ مخصوص کیا گیا مگر جیسا بیان ہو چکا ہی اِس وجہ
سے کہ اُسنے اپنی مرضی کے مطابق سلطنت کی اور خداوند کی نہین اِس سموئیل
نبی کی معرفت اُس سے یہہ کہا گیا کہ تو نے خداوند کے کلام کو رد کیا اور خداوند

نے تجھے رد کیا کہ اسرائیل پر بادشاہ نرہے * چنانچہ سموئیل نے داؤد بن یسّی کو اِس کام کے لیئے مخصوص کیا مگر ساؤل مرتے وقت تک سلطنت کرتا رہا *

داؤد ۱۰۱

اُس وقت داؤد کی عمر اٹھارہ بیس برس کی تھی اور وہ اپنے باپ کے گلّون کی خبر لیتا تھا * خدا کے انتظام سے وہ بادشاہ کے خاندان مین لایا گیا اور اِسیطرح اُسنے ملکی بندوبست کے سیکھنے کا موقع پایا * بادشاہ کے خاندان مین اُسکا پہلا کام بربط بجانا تھا مگر چند عرصے بعد وہ ساؤل کا سلح بردار ہوا

جولیت فلسطی ۱۰۲

جو پہلی بہادری داؤد نے کی اور جس سے اُسکا نام مشہور ہوا وہ یہہ تھی کہ فلسطیون مین جولیت نام ایک سورما مرد تھا اور وہ اسقدر زورآور تھا کہ جب تب نیچے سے اُسنے اسرائیل کے لشکرون پر للکارا کہ وہ جنگ کرنے کی لیئے آئین تب ساؤل اور سارے اِسرائیل ڈر گئے مگر داؤد جسکی نہ عمر رسیدہ نہ تجربہ کاری نہ ہتھیار تھے اُسنے اِس پہلوان کو مارا اور اُس سے اسرائیل کو رہائی دی *

ساؤل کا سلوک داؤد کے ساتھ ۱۰۳

اِس ہمّت باندھنے سے داؤد کی جلد سرفرازی ہوئی اور وہ ساؤل کا سپہسالار ہوا اور اُسکی تعریف اُن سارے اطراف مین پھیلتی گئی اور ساؤل کے بیٹے یونتن نامے اور داؤد کے درمیان بڑا عشق ہوا * لیکن یہہ سبب

ماجرے ساؤل کے دل مین حسد کے باعث ٹھہرے اور اُسکو یہہ خیال آیا ہوگا کہ شاید یہی شخص ہی جو میرا جانشین ہوگا * یہہ سوچ چکے ساؤل داؤد کے قتل کرنے پر مستعد تھا اور اپنا مطلب برآنے کے لیئے اُسنے یہہ تدبیر کی کہ ہزار جنگی مرد داؤد کے سپرد کرکے اور اُس سے اپنی پہلوٹھی بیٹی کے ساتھہ نکاح کرنیکا وعدہ کرکے اُس غرض پر کہ وہ مارا جاوے اُسنے اُسے ترغیب دی کہ کسی مہم خطرناک کو اختیار کرے * داؤد فتحیاب ہوا اور اس سبب سے اُسکی ہمت اور ہوشیاری کی شہرت اور زیادہ مشہور ہوئی * جب ساؤل نے دیکھا کہ اُسکی امید باطل ٹھہری تب اُسنے دوسرے شخص کے ساتھہ اپنی بیٹی کو بیاہ دیا مگر وہ اپنے فاسد ارادے سے باز نرہا * چنانچہ یہہ شرط باندھکے کہ داؤد فلسطیون پر پھر حملہ کرے اُسنے میکل نامے اپنی چھوٹی بیٹی کے ساتھہ اُسے بیاہ کرنیکا وعدہ کیا * چونکہ داؤد پھر فتحیاب ہوا پس ساؤل مجبور رہا کہ اپنے وعدے کے مطابق کرے *

شاہزادی سے بیاہ کرنیکے سبب سے داؤد کی شہرت بڑھتی گئی اور اس وجہہ سے بادشاہ کی ڈاہ بھی زیادہ بڑھی اور اُسنے ارادہ کیا کہ حق ناحق اُسے مروا ڈالے * چندمدت تک یونتن کی صلاح ساؤل کے دل پر مؤثر رہی اور وہ اپنے اس قصد سے باز رہا لیکن جب داؤد فلسطیون پر پھر غالب ہوا

تب بادشاہ نے قتل کرنیکا عزم مصمم کیا اور ایکبار اُسنے کوشش کی کہ داؤد
کو دیوار کے ساتھہ برچھی سے چھیدے لیکن داؤد بچ کے بھاگ نکلا*
جس قدر ساؤل اِسبات کا مشتاق تھا کہ اسرائیلی سلطنت اُسکے خاندان مین
قائم رہے اُسی قدر اُسنے داؤد کو ستایا لیکن اسکا نتیجہ یہہ تھا کہ داؤد کی
شہرت اور ناموری بڑھتی گئی * مثلاً داؤد بھاگ کے کنعانی شہر نوب مین
جا رہا اور اخی ملک کاہن نے اُسے راہ کا توشہ دیا اور فلسطی جولیت کی تلوار
اُسے دی * جب یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی تب اُسنے حکم دیا کہ اخی ملک اور سارے
کاہن قتل کیے جائین اور چونکہ بادشاہ کے خادمون نے خداوند کے
کاہنون پر ہاتھہ نہ اوٹھایا پس ساؤل کا حکم پا کے دوایگ نے کاہنون پر
حملہ کیا اور اُسی دن پچاسی آدمی جو کتان کے عفود پہنے ہوئے تھے
قتل کیئے اور علاوہ اِسکے نوب کے باشندے اور اُنکے مال و اسباب اور
ہر چیز اور دواب برباد کیا * اِس سختی سے داؤد کو یہہ پھل ملا کہ اُسنے ابیاتر سے
جو بچکے اُسکے پاس آیا عفود پایا اور بوسیلہ اُسکے خدا کی طرف سے آیندہ
باتونکی آگاہی پایا کرتا تھا * ماسوا اِسکے اِس بیرحمی کے سبب سے بہتیرے
یہودی رئیس بادشاہ کو چھوڑ کے داؤد کے ساتھہ شریک ہوئے *
اِس لیئے کہ داؤد بڑے خطرے مین پڑا تھا پس وہ رہائی پانیکی

کوشش کرتا رہا مگر خاصکر خدا پر بھروسا رکھکے وہ عفود کو دریافت کرتا
رہا* نوب سے بھاگ کے اور جات مین اکیس بادشاہ کے پاس پہونچکے
وہ دھوکا دیکے اُس بادشاہ کے ہاتھہ سے بچایا گیا* بعد اُسکے عدُلام کے [illegible]
مغارے مین چھپکر وہ پھر وہانسے مجبورانہ بھاگا اِس لیئے کہ اُسکا گھرانا اور
مفلس اور قرضدار اور جو اپنی زندگی سے بیزار تھے قریب چارسو مرد کے
اُسکے پاس پہونچے* چنانچہ موآب مین جاکے داؤد نے اپنے والدین کو
شاہ موآب کے سپرد کیا اور وہ آپ یہودہ کے اطراف مین جلکے حارت کے
بن مین جا رہا* اُسکے لشکر کے بڑھتے بڑھتے شمار مین چھہ سو لوگ ہوئے
اور چونکہ فلسطیون نے قیلہ شہر کو محاصرہ کیا تھا پس یہہ چھہ سو مرد لیکے
اور خداوند سے یہہ دریافت کرکے کہ آیا ہم فتحیاب ہونگے اُسنے فلسطیونپر
حملہ کیا اور قیلہ کو بچایا* اُس شہر کے باشندے اُسکے لیئے دغا کا منصوبہ
کرتے تھے لیکن عفود کے دریافت کرنے سے اسبات کی آگاہی پاکر
وہ دشت زیف مین ایک پہاڑ کے بیچ جا رہا* اِس مقام مین اُسکو یونتن سے
ایک ایسی ملاقات ہوئی کہ اُس سے ہر طرحکی تسکین حاصل ہوئی اور اِس نیکے داؤد اور یونتن
جانی دوست نے اُسے صلاح دی کہ وہ خدا پر بھروسا رکھا کرے* وہا
باشندون نے ساؤل کو داؤد کی خبر دی اور اگر خدا کی حمایت مددگار نہوتی

تو وہ غریب نہ بچتا کیونکہ ساؤل اور داؤد کے بیچ مین صرف پہاڑ تھا اور تب یہہ سُنکے کہ فلسطی اُسکے ملک مین حملہ کرنے پونہچے تھے بادشاہ لوٹا * اسی طرح بار بار داؤد کو ساؤل کے ہاتھہ سے عجیب طرحکے بچاو ہوئے لوگون کی دغل کے وسیلے سے ساؤل اُسکی جاے پناہ سے واقف ہوا اور تین ہزار جنگی مرد لیکے پہاڑون مین اُسکو ڈھونڈھتا رہا اور پھر راستے مین سپاہی فراہم کرکے اُسنے بن مین داؤد کا پیچھا کیا * دونون مرتبے ساؤل داؤد کے قابو مین آیا اسلیئے کہ داؤد نے پہاڑون کے ایک مغارے مین پناہ لی تھی اور اُسی مغارے مین ساؤل بھی سونے کو آیا اور پھر بن مین بھی رات کو جب اُسکے دشمن سوتے تھے داؤد ساؤل کے لشکرگاہ مین گھس گیا * داؤد کے رفیقون مین سے بعضون نے یہہ صلاح دی کہ خدا نے یونہین موقع دیا کہ تم ساؤل کو مار ڈالکے اُس سے رہائی پاؤ لیکن اِس سبب سے کہ ساؤل خدا کا مخصوص کیا ہوا بادشاہ تھا پس داؤد اُسے مار ڈالنا بڑا گناہ جانتا تھا * اُسنے اِسکو بہتر جانا کہ مین خدا پہ بھروسا رکھون اور وقت پر وہ رہائی دیگا لیکن وہ ہوشیار رہا اور چونکہ خود اِس فرقے کے لوگون نے اکثر بیوفائی کی تھی پس مع اپنے جنگی مردونکے وہ جات کو گیا اور اکیس فلسطی بادشاہ کی طرف سے اُس نے ایک چھوٹی بستی صقلاج کو انعام مین پایا اور

وہان ساؤل کے مرنے تک ایک سال اور چار مہینے رہا *
ساؤل کے منصوبون سے حفاظت پا کے داؤد بنی اسرائیل کے
دَوڑ دھوپ ڈالے دشمنون مثلاً عمالیقیون وغیرہ پر حملہ کرتا رہا * پچھلی
لڑائی مین جو ساؤل اور فلسطیون کے درمیان ہوئی داؤد کو آیا اپنے بھائیون
کے خلاف فلسطیون کا شریک یا اپنے حافظ اکیس کے مخالف ہونا پڑا
لیکن اسلیئے کہ وہ فلسطیون کو نامنظور رہا پس اُسنے اِس لڑائی سے فرصت
پائی * صقلاج کو لوٹ کے اُسنے کیا دیکھا کہ عمالیقیون نے اُس بستی کو
برباد کیا اور جلا دیا تھا * اُنکا پیچھا کر کے وہ اپنا سارا مال پھر لایا اور بہتسی
بھی لوٹ حاصل کی کہ یہوداہ کے اُن سردارون کو جو اُسکے شریک تھے
انعام بھیجنے کے قابل تھا *

اِس لڑائی مین فلسطیون کے ساتھ ساؤل اسقدر حیران اور پریشان ہوا
کہ اُسنے جادوگرنی سے مدد مانگی بلکہ اُنسے جنھین اُسنے ملک سے خارج کیا تھا *
جو لڑائی یزرعیل کے میدان پر واقع ہوئی وہ ساؤل کے لیئے آفت آمیز ہوئی
اور اِس غرض سے کہ وہ اپنے دشمنون کے قابو مین نہ آوے اُسنے تلوار لی
اور اُس پر گر کے خودکشی کی * یہہ امر مسیح سے ۱۰۵۶ برس پیشتر واقع ہوا اور
اُسی لڑائی مین یونتن اور ابیناداب اور ملکِ سوع ساؤل کے بیٹے مارے

گئے * اُسکے بعد ابنیر نے جو ساؤل کے لشکر کا سردار تھا ساؤل کے
بیٹے اشبوست کو لیا اور اُسے مہنین مین پہونچاکے اُسکو تمام اسرائیلیونکا بادشاہ کیا
جو عمالیقی سقلاج مین داؤد کے پاس آکے یہہ بولا کہ مین نے ساؤل
کو قتل کیا اُسے داؤد نے قتل کرایا اور ایک ماتمی گیت مین ساؤل
اور یونتن کی موت پر افسوس کیا * داؤد بوسیلہ عقود کے خداوند سے دریافت
کرکے سقلاج کو روانہ ہوا اور حبرون کو گیا اور وہان یہوداہ کے لوگون نے
آکے خداوند کی مرضی کے مطابق جو سموئیل کی معرفت ظاہر ہوئی اُسپر
تیل ملکے اُسے یہوداہ کے گھرانے کا بادشاہ مخصوص کیا اور باقی فرقے
اشبوست کی حکومت کے تلے رہے * اشبوست کے لشکر کا سردار ابنیر
فرقہ یہوداہ کو مغلوب کرنے آیا لیکن اُسنے شکست پائی اور بعد اُسکے
یہوداہ اور اسرائیل کے درمیان لڑائیان ہوئین * اِس امر کے دو برس بعد
اشبوست اور ابنیر کے بیچ مین فساد برپا ہوا اور ابنیر نے یہہ منصوبہ کیا کہ کیارہ
فرقے داؤد کے تحت مین آئین مگر اِس منصوبہ کے ختم ہونے سے پیشتر ابنیر
یوآب سے مارڈالا گیا * اِسکے پیچھے جب اشبوست اپنی خوابگاہ مین بستر
پر سوتا تھا تب بعانہ اور ریکاب نامے دو سپہسالارون نے اُسے مارڈالا اور جب یہہ
قاتل انعام حاصل کرنیکو داؤد کے پاس آئے اُسنے اُنکے مارڈالے کا فتویٰ دیا *

چھبیسوان باب

داؤد اور سلیمان کے احوال

جب داؤد نے سات برس اور چھہ مہینے یہوداہ کے اوپر سلطنت کی تھی تب باقی گیارہ فرقے اُسکے زیر حکومت رہے * اِن فرقون کے بزرگون نے جبرون مین داؤد کے پاس آکے اُسے بادشاہ کیا کیونکہ ساؤل کے عصر مین وہ اسرائیلیون کا سردار ہوا تھا اور یہواہ نے کہا تھا کہ وہ اسرائیلیون پر حکومت کریگا * چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل خدا کی حکومت سے تھکے اور داؤد اِسلیئے انھین مقبول ہوا کہ وہ خدا کا مقبول ہوا تھا اور ساؤل کے عہد مین اُسنے اِسکا ثبوت دیا تھا * داؤد جب سلطنت کرنے لگا تیس برس کا تھا اور اُسنے چالیس برس سلطنت کی * اُسنے جبرون مین سات برس چھہ مہینے یہوداہ پر سلطنت کی اور یروسلم مین سارے اسرائیل اور یہوداہ پر تینتس ۳۳ برس * مسیح سے ۱۰۴۸ برس پیشتر داؤد سارے فرقون کا بادشاہ مخصوص کیا گیا *

داؤد کا سارے اسرائیل پر بادشاہ ہونا

۱ تواریخ ۱۱ باب ۱ سے ۳ آیت تک

ایک عزم جسمین داؤد مشغول ہوا یہہ تھا کہ اُسنے شہر یبوس کو گھیر لیا اور صیحون کی گڑھی کو گرفتار کرکے وہ داؤد کا شہر ہوا * قیاس غالب ہے

یبوس

که خود داؤد نے اِس شہر کا یروسلم نام رکھا لیکن یہہ گمان ثبوت تک نہین پونہچا * اِسکے تھوڑے عرصے بعد اُسنے عہد کا صندوق قریت یعریم سے لا کے اُسے یروسلم مین رکھا اور اسی طرح داؤد کا دار السلطنۃ دار السلطنت خدا بھی ہوا اور وہ خدا کا شہر کہلایا *

اِس مقام پر یروسلم کا مختصر بیان کرینگے * ابیرہام کے زمانے مین وہ سالم کہلاتا تھا اور جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے تحت مین آیا وہ یبوس نام سے معروف تھا * لفظ یروسلم کے معنی سلامتی کی جا ہی * شہر کا ایک حصّہ یہوداہ اور دوسرا بنیامین کے علاقہ مین پڑا * اُسکی بنیاد ایک اونچی چٹان ہی جسکی چار چوٹیان ہین اور جنوبی طرف کے سوا اُسپر پہونچنا چڑھاؤ کے ساتھ ہی * آس پاس کی زمین پتھریلی اور خشک اور بنجر ہی * وقت بوقت شہر کی حدین طرح طرح پر ہوئین * سنہ ۷۰ عیسوی مین جب طیطس نے اُسے غارت کیا تب وہ خوب آباد تھا اور اُسمین کوہ صیحون آکرہ موریاہ اور بیزیتھا واقع تھے * کوہ صیحون شہر کے دکھن پورب طرف تھا اور اِس پہاڑ کی جنوبی طرف کوہ آکرہ دکھائی دیتا تھا * اِن پہاڑون مین سے صیحون زیادہ بلند تھا * شہر کے اُس حصّے کو جو اُسپر تعمیر کیا گیا تھا شہر فراز اور اُسکو جو آکرہ پر تھا شہر نشیب کہتے تھے * اُنکے درمیان مین ایک بلند دیوار تھی

جسے داؤد نے بنوایا اور بادشاہ کی سکونت گاہ صیحون پر تھی * گمان غالب ہی
کہ موریاہ کے اوپر ابرہام اضحاک کو ذبح کرنیکے لیئے لیگیا اسی پر ہیکل تعمیر
کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجدِ عمر کہتے ہین وہین واقع ہی * شہر کی پوری
دائرہ دو کوس سے کچھ زیادہ تھا *

یروشلم پایہ تخت ہوا

داؤد کے گناہ کے سبب سے جو اُسنے بنت سبع کے ساتھ کیا اور جسکا
ایک پھل اوریاہ کا قتل تھا خدا نے ناتن نبی کی معرفت اپنی مرضی یون ظاہر کی
کہ داؤد نہین لیکن اُسکا جانشین خدا کا گھر بنائے تاہم داؤد سے یہہ وعدہ
کیا گیا کہ اُسکے گھرانے مین سلطنت نشینی ہوا کریگی اور اُسکی نسل کی سلطنت کا
تخت ابد تک قائم رہیگا *

داؤد کے گناہ کا سبب

داؤد نے سلطنت کی اچھی ترتیب کی اُنکی حفاظت کے لیئے اُسنے
لشکر کو بحال کیا اور اس غرض سے کہ دینداری اور حسن اخلاق ترقی پائے
اُسنے عبادت عام کی خبر لی * جب عہد کا صندوق یروسلم مین پونہچایا گیا
تب یہہ امر کُل لوگون کے لیئے تربیت آمیز تھا اور اُس سے یہواہ کی عبادت
کی بڑی ترقی ہوئی * ان تاثیرون کے بڑھانے اور قائم کرنیکے لیئے داؤد
نے کاہنون اور لاویون کی رسومات کو ترتیب دی * علاوہ اِسکے جو زبورین
اُسنے اور اَورون نے طیار کین وہ بین اور بربط کے ساتھ قربانی گذرانے

داؤد کی سلطنت اور عبادت کی اصلاح



بمقابله ١٩٩

سکے وقت لاویون اور سب لوگون سے جب وہ یروسلم مین عید کرنیکے لیے آئے گائی گئین * اِسیطرح داؤد لوگون کو سکھلایا کرتا تھا کہ بت پرستی کو چھوڑ کے اُنھین خداپرست بننا چاہیئے اور بادشاہ کے اس انتظام سے رفتہ رفتہ یہہ پھل حاصل ہوا کہ دین الٰہی نہ صرف یہودیون کو بلکہ غیر قومون کو بھی مقبول و پسندیدہ ہوا * اِس عصر مین اسرائیلی فوجین ہر کہین فتحیاب ہوئین عربی اور عمالیقی اور ادومی اور موآبی بلکہ فلسطی اور عمونی بھی اُنکے تحت مین لائے گئے اور دریاے فرات تک وہ غالب ہوئے * اِنکے فتحیاب ہونیکے سبب سے بنی اسرائیل اپنے دین کے زیادہ مشتاق ہوئے اور غیر قومونکو اقرار کرنا پڑا کہ حقیقتاً اسرائیل مین خدا ہی *

معلوم ہوتا ہی کہ داؤد کے عہد مین اسور اور مصر ملک سلطنت اسرائیل سے کم علاقہ رکھتے تھے * اِس زمانے مین ملکِ مذکور بحال ہوتے ہونگے لیکن وہ اپنے اور اسرائیل اپنے کاروبار مین مشغول تھے * تواریخ مین دو سو برس بعد اُنکا پھر اکثر تذکرے پائے جاتے ہین *

زبورون اور داؤد کے احوال پر بھی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ یہوواہ کا وفادار خادم تھا اور اُسکی دینداری رسمی عبادت دعاؤن وغیرہ پر نہین بلکہ تابع رہنے پر موقوف تھی * ہر حال اور ہر آن اُسکی یہہ آرزو

اسور اور مصر

داؤد کی چال چلن

تھی کہ خدا کی مرضی کو بجا لاؤن اور اُسکے مطیع رہون * اُسنے آپکو یہوواہ کا
نائب سمجھ کے یہہ چاہا کہ خدا ہی کی طرف سے سلطنت کرنیکی طاقت اور
حکمت پائے اور اُسکی مرضی کے مطابق اپنی زندگی کو بسر کرے * چنانچہ
وہ خدا اور اُسکے نبیون سے پوچھا جاتا تھا اور اُسنے کاہنون اور لاویون کے
اختیار کو مستحکم کیا اور جو کچھ اُسنے لوٹ کیا اُسے خدا کے گھر کے خزانہ مین داخل کیا اور اُسنے
اپنی رعایا کو پیار کر کے اُنکا انصاف کیا بلکہ اُنھین بھائی جانکے اُنکے ساتھ خدا کی خدمت
و عبادت مین شریک رہا * جو بنت سبع کے ساتھ اور اوریاہ کے خلاف اُسنے گناہ
کیا وہ قابل عذر نہین ہی اور اُسکا یہہ بھی قصور تھا کہ حکم کے خلاف اُسنے لوگون کا شمار
کیا * ایسی خطاؤن سے معلوم ہوتا ہی کہ داؤد ہمارے مانند خطاکار اور
گنہگار تھا اور وہ جو ہوا سو خدا کے فضل سے ہوا اور اُسکے احوال سے
ہم یہہ بھی سیکھین کہ جیسا اُسنے رحمت پائی ویسا ہی ہم بھی رحم کو حاصل
کر سکتے ہین ❖

مسیح سے ایک ہزار پندرہ برس پیشتر اور اپنے مرنے کے قریب چھہ مہینے
کے پہلے داؤد نے چالیس برس اور چھہ مہینے سلطنت کر کے سلطنت
کو اپنے بیٹے سلیمان کے سپرد کیا * اُسوقت سلیمان کی عمر تخمیناً اٹھارہ
برس کی تھی * وہ پہلوٹھا نہ تھا مگر یہوواہ کے حکم کے مطابق تخت نشین ہوا *

سلیمان

۱ تواریخ ۲۳ باب ۱

داؤد کے پہلوٹھے بیٹے ادونیاہ نامے نے تخت چھین لینے کی کوشش کی لیکن اُسکے منصوبے باطل ہوئے اور اپنے باپ کی حیات کے عہد مین سلیمان نے آپ کو تخت پر قائم کیا * داؤد کی حکومت مین سلطنت اسرائیل بڑھ گئی اور بحال رہی اور جو قومین گردوپیش تھین وہ خوف سے جھکی رہین * چنانچہ سلیمان کی بادشاہی صلح کن تھی اور یہوداہ شیر ببر کے مانند جھکتا اور بیٹھتا تھا اور سب کوئی اُسے چھیڑنے سے ڈرتے تھے * مغربی ایشیا مین قوم یہودی سب پر افضل تھی * بحر روم اور فینیکی سے دریاے فرات تک سب قومین سلیمان کے تحت حکومت تھین * اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کیے گئے نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تھے اور اُس زمانے مین وہ چار پانچ لاکھ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور سیار عربی بھی سلیمان کے خراجگزار تھے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت اور آمدورفت بڑھتی گئی اور اس وجہہ سے کہ بادشاہ آپ عالم و فاضل تھا پس علم اور فن و ہنر نے ترقی پائی * اکثر ولایتون سے رئیس لوگ اور شاہزادے بھی یروسلم مین سلیمان کی ملاقات کو آئے اور اُنکے نزدیک یہانکی تجارت اور حفاظت کی ترتیب اور لشکر اور سوار اور سلاح خانے اور جنگی گاڑیان اور محل اور شاہی خاندان کی درستی بلکہ ملک کا کل انتظام امر پسندیدہ و عجیب تھا *

علاوہ اِسکے بادشاہ کی دانش و فہم کی شہرت دور تک مشہور تھی * ایسی
میراث سلیمان نے اپنے باپ سے پائی تھی اور اُسکے باپ کو اِسقدر کی کامیابی
اور سرفرازی حاصل ہوئی کیونکہ وہ حکومت خدا کو مانتا رہا *

اپنی سلطنت کے چوتھے سال مین سلیمان نے ہیکل تعمیر کرنیکو شروع کیا
اور وہ سات برس مین بنائی گئی * اِسکی تعمیر مین ہیرام نامے سور کے بادشاہ نے
سلیمان کی مدد کی * جو مسکن خدا کے حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا تھا
اِسبات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار مسکن کے مقدار سے دوچند تھا ہیکل کا
ٹھیک نمونہ تھا * چونکہ گذشتہ دنون مین مسکن کا بیان ہو چکا ہے پس ضرور
نہین کہ ہیکل کی کیفیت پر طول کرین * جب وہ بن چکی تب سلیمان اُسکے
خزانے مین اپنے باپ داؤد کی نیاز کی ہوئی چیزونکو لایا اور اسرائیل کے
بزرگون اور دوسرے فرقون کے رئیسون کو یروسلم مین اکٹھا کرکے لیوی
اُن لوگونکے سامنے عہد کا صندوق صیحون سے اُٹھا لائے اور اُسکے
آگے کھڑے ہوکے اُنھون نے بھیڑ بکری اور بیل اِس کثرت سے ذبح
کیئے کہ بیان مین نہین آسکتا * تب کاہنون نے خداوند کے عہد کے صندوق
کو اُسکی جگہہ مسکن کی الہام گاہ مین جو پاکترین مکان ہے داخل کرکے کروبیونکے
بازوونکے نیچے رکھا *

بادجودیکه سلیمان کی بڑی سرفرازی ہوئی اور اُسکی سلطنت مین ایسا انتظام و بندوبست ظاہر ہوا جیسا اور کہین نہین دیکھہ پڑتا لیکن توبھی اُسکی نیکی مین خلل پڑا * پہلے تو ہنوز داؤد کا نمونہ اور ناتن نبی کی نصیحتین اُسے یاد آئین وہ مثل اپنے باپ کے چلتا رہا اور دانش اور خرد کے سوا اور کچھہ نہین مانگتا تھا تاکہ وہ اچھی سلطنت کرے * لیکن جب موسیٰ کے حکم کے خلاف وہ اپنے گھر مین اجنبی عورتین لایا تب اُسنے گویا اپنی گود مین سانپ لیا کیونکہ اُنھون نے اُسکا دل خدا کی طرف سے پھرا کے اُسے اپنے معبودون پر لگایا چنانچہ اُسکا دل خداوند کی طرف کامل نرہا جیسا کہ اُسکے باپ داؤد کا دل رہا اور اُسنے موابی اور عمونی دیوتاؤن کے لیئے بلند مکان بنایا بلکہ اپنی ساری اجنبی جورؤونکی خاطر کیا *

پھر جیسا سموئیل نے بنی اسرائیل کے آگے پیش کیا تھا کہ بادشاہ اپنی خدمت کرنے کے لیئے انکے بہت سے بیٹے بیٹیان لیگا ویسا ہی سلیمان نے کیا اور اِسقدر اُنکا بوجھہ بڑھایا کہ وہ اُسکی برداشت نکر سکے *

اِن سببون سے سلیمان کی سلطنت مین نااتفاقی ہونے لگی اور اخیاب نبی کی معرفت خدا نے یربعام سے کہا کہ مین سلیمان کے ہاتھہ سے سلطنت چاک کر لونگا اور دس فرقے تجھے دونگا * صرف ایک فرقہ سلیمان کے گھر مین

رہا مگر اِس مین فرقہ یہوداہ اور فرقہ بنیامین گنے گئے اور غالب ہی کہ وہ دونون اِسلئے ایک ہی سلطنت کہے گئے کہ دار السلطنۃ یروسلم دونون کا ایک تھا* مسیح سے نوسو چھتیس برس پیشتر سلیمان نے وفات پائی اور داؤد کے شہر مین دفن کیا گیا* اُس وقت سے کہ بنی اسرائیل ملک مصر سے روانہ ہوئے سلیمان کے انتقال ہونے تک چھہ سو ستائیس برس کا فاصلہ ہوا یعنے۔

سلیمان کی وفات

اسرائیلیون کا اخراج

موسیٰ نے چالیس برس سلطنت کی یشوع نے سترہ برس سلطنت کی یشوع سے لیکے ساؤل تک چار سو پچاس برس کا فاصلہ ہوا ساؤل نے چالیس برس سلطنت کی داؤد نے چالیس برس اور چھہ مہینے سلطنت کی اور سلیمان نے چالیس برس سلطنت کی*

موسیٰ سے سلیمان تک

ستائیسوان باب

یہودی سلطنت کا تقسیم ہونا

سلیمان کے طریقے سے اُسکے مرنیکے بعد برا پھل نکلا* اسرائیل کے بزرگ سکم مین پہونچے کہ رحبعام نامے سلیمان کے بیٹے کو بادشاہ کرین مگر وہ یہہ قول و قرار کرنے چاہتے تھے کہ جو جو اسلیمان نے اُنپر کہا تھا رحبعام

رحبعام



Religious Tract Society 56 Paternoster Row.

Engraved by EDWd. GOVER

اُسے اُٹھائے * تین دن تک ملتوی کرکے رحبعام نے بوڑھونکی مشورت
کو چھوڑکے جوانون سے صلاح لی اور لوگون سے کہا کہ میرے باپ نے
تو بھاری جوا تمپر رکھا ہی پر مین اُس جوئے کو اور زیادہ کرونگا میرے باپ نے
کوڑے مارکے تمھین ٹھیک کیا پر مین تمھین بچھوؤن سے ٹھیک کرونگا *
یہہ بات سُنکے دس فرقون نے اپنی وفاداری کو ترک کیا اور فرقہ بنیامین کے
یربعام نامے نباط کے بیٹے کو اپنا بادشاہ کرکے اُسکے جھنڈے تلے
آئے * سلیمان کے عہد مین اخیاب نبی نے یہہ پیشخبری کی کہ یربعام دس
فرقونکے اوپر حکومت کریگا * اُسکے تھوڑے عرصے بعد یربعام خوف سے
مصر کو بھاگا اور رحبعام کی تخت نشینی مین وہ لوٹ آیا *

دو سلطنتونکا بیان ۱۳

اسی طرح داؤد اور سلیمان کی جو بڑی سلطنت تھی وہ دو سلطنتین چھوٹی
بڑی ہوئین یعنے یربعام کے دس فرقے تھے اور علاوہ اسکے دریاے
فرات تک قومین اُسکے تحت مین ہوئی تھین اور اسکو سلطنت اسرائیل کہتے
تھے اور رحبعام کا ایک فرقہ رہا جسمین یہوداہ اور بنیامین شامل تھے اور
اسکو سلطنت یہوداہ کہتے تھے * اس سلطنت مین ملک فلسطی اور ادوم
شامل ہوئے تھے مگر کل سلطنت سلیمان کی سلطنت کی چوتھائی سے
زیادہ نہ تھی *

بیان گذشتہ سے معلوم ہوتا ہی کہ موسیٰ کے زمانہ سے لیکے سلیمان کی وفات تک خدا نے عبرانیون پر اُن وعدون اور عبارتون کے مطابق حکومت کی جنھین اُسنے کوہ سینا پر سے ظاہر کیا * جب کبھی وہ لوگ یہواہ کو اکیلا سچا خدا نہ مانکر اور کسی معبود کو مانتے اور اُسکی پرستش کرتے تھے تب خدا نے تنبیہ اور سزا دیکے اُنھین اپنی طرف رجوع کیا تا کہ وہ اپنی کلیسیا اور قوم کی اُس اصلی شرع کے تابع ہو کے جسے خدا نے اُنھین دیا تھا اُسکے مطیع ہون جب دو سلطنتین جاری ہوئین تب بھی خدا کا یہی انتظام تھا اور اگر دونون کے حاکم یہہ سمجھکے کہ سلطنت کا دو حصہ ہونا یہواہ کی طرف سے عبرت انگیز امر ہی کہ وہ مثل سلیمان کے بت پرستی مین شریک نہون پر برعکس اُسکے خدا کے تابع رہین تو دونون کو ترقی اور کامیابی ہوتی * چنانچہ اگرچہ یربعام سے ابدی سلطنت کا وعدہ نہین کیا گیا جیسا داود سے کیا گیا لیکن اُس سے یہہ کہا گیا کہ وہ داود کے مانند خداوند کی شریعتون کو حفظ کرے تب خدا اُسکے ساتھہ ہو اور اُسکا گھر پایدار بنائے *

لیکن اِس وجہ سے کہ دونون سلطنتون کے اکثر بادشاہ اصلی شرع کے خلاف کرکے بت پرستی کی طرف مائل ہوئے اور اپنی رعیتون کے ساتھہ ایسا سلوک کیا کہ حزقیل اور یرمیاہ نبیون نے اُنھین اندھے اور بُرے پاسبان کہا پس خدا کے انتظام مین سلسلہ وار نبی ہوئے جنھون نے حاکم اور رعیتونکو بھی

خدا کی حکومت

سلطنتین کا انجام
۹۳۴ و ۵۸۶ ق م

نبیون کا کام

اُنکا فرض یاد دلایا اور آنیوالی سزائین بتائین * اُنکے کہنے کے مطابق
وقت بوقت دونون سلطنتون پر سزائین اور وبائین آئین اور آخر کو وہ برباد ہو گئین
اور اُنکے باشندے اسیری مین گئے *

چونکہ اسرائیل کی سلطنت مین الٰہی شریعت کی بڑی حقارت ہوئی لہذا وہ یہوداہ
کی سلطنت سے ایکسو چونتیس برس پیشتر برباد کی گئی * یرؤبعام کا خداوند کے
وعدے پر صرف تھوڑا سا بھروسا تھا اور اِس سبب سے کہ وہ ڈرتا تھا کہ اگر
لوگ قربانی گذراننے کے لیئے یروسلم کو جایا کرینگے تو وہ داؤد کے گھرانے
کی طرف مائل ہونگے پس سونے کے دو بچھڑے بناکر اور ایک کو بیتئیل مین
اور دوسرے کو دان مین نصب کرکے اُسنے لوگون سے کہا کہ یروسلم مین
تمھارا جانا فضول ہے ای اسرائیل دیکھ اپنے خدا کو جو تجھے زمین مصر سے نکال
لایا * علاوہ اِسکے اِن معبودون کے واسطے مکان بنائے گئے اور سارے
فرقون مین سے کاہن بھی مقرر کیئے گئے بلکہ بادشاہ آپ کہانت کی خدمت
مین مشغول تھا * اُسنے یہہ بھی مقرر کیا کہ عیدین معمولی وقت کے ایک مہینے
بعد اُن معبودون کے سامنے مانی جائین اور اسبات مین جو تبدیلی اُسنے
کی اور جو بت پرستی اُسنے جاری کی اُسنے اِسقدر جڑ پکڑی کہ یرؤبعام کے
تخت نشین بھی جو اُس سے دیندار تھے اُس جڑ کے اکھاڑنے سے باز رہے *

خدا کی حکومت سلطنت اسرائیل میں

باوجودیکہ اسرائیلی سلطنت خداوند سے اِسقدر ہٹ گئی تو بھی یہواہ اُس سلطنت مین حکومت کرتا رہا اور آیندہ دیکھا جائیگا کہ جو بادشاہی خاندان مرضی الٰہی کے مطابق نہین چلے خدا نے پہلے ہی اپنے نبیونکی معرفت عبرت دیکے اُنھین ہٹا دیا اور جسقدر لوگونکی بغاوت اور خباثت بڑھ گئی اُسیقدر حق تعالی نے اُنپر ظاہر کیا کہ مین تمھارا بادشاہ ہون اور میرے مقابلے مین بتون اور جھوٹے معبودون کا کیا ذکر * نعمان ارامی بھی اسبات کے مضمون سے واقف تھا اور قوم آرام کو جلد معلوم ہو گیا کہ جو عبرانیون کا خدا ہی وہ نہ صرف قومونکا بلکہ عالم کا خداوند ہی * آخر کو جب سب تنبیہین عبث ٹھہ چکین تب سلطنت اسرائیل برباد ہوئی اور جیسا موسیٰ اور اخیاب اور ہوسیع اور عموس وغیرہ نے پیشین گوئی کی اسرائیل اسیری مین گئے *

استثنا ۲۸ باب ۱ سلاطین ۱۷ باب ۲ سلاطین ۱۷ باب ہوسیع ۹ باب اعمال ۷ باب

خدا کی حکومت سلطنت یہوداہ میں

جو سلوک یہواہ نے اسرائیل کے ساتھ کیا وہی یہوداہ کے ساتھ بھی کیا یعنی بدکارون کو سزا اور نیکوکارون کو جزا دی مگر اُس وعدے کے مطابق جو داؤد سے کیا گیا بادشاہی گھرانا برابر وہی رہا یہوداہ کے باشندون مین سے بت پرست اور شریر نکلے لیکن اکثر اوقات اُنکے تخت نشین خداشناس ہوئے اور وہ اِس قابل تھے کہ نبیون اور کاہنون اور ہیکل کی رسومات کے وسیلے سے لوگون کے دل خدا کی طرف مائل کرین اور خدا کی عرفان اور عبادت کو

بحال کرین * چنانچہ ہرچند سلطنت یہوداہ سلطنت اسرائیل سے چھوٹی تھی تاہم وہ اُس سے ایک سو چونتیس برس زیادہ قائم رہی لیکن اس وجہ سے کہ اُس مین یکی تہذیب و تادیب نہ تھی پس موسیٰ وغیرہ نبیون کے کہنے کے مطابق وہ بھی برباد ہوئی اور اُسکے لوگ اسیری مین گئے *

اِن سلطنتون کے بیان مین آیندہ ظاہر کیا جائیگا کہ خدا اپنا یہہ ارادہ انجام تک پہنچاتا تھا کہ سچا دین محفوظ رہے اور وہ ہر اقلیم مین برقرار ہو جاے *

دس فرقونکی بغاوت مسیح سے نو سو چھتیس برس پیشتر واقع ہوئی اور دونون سلطنتون کا احوال پانچ حصون پر تقسیم ہوگا *

پہلا حصہ بغاوت کے اکانوے سال تک یعنی مسیح سے آٹھ سو چوراسی برس پیشتر اور اُسی سال مین ایکہی روز دونون سلطنتون کے بادشاہ رحلت کر گئے *

دوسرا حصہ بغاوت کے دو سو سولھوین سال تک یعنی مسیح سے سات سو اُنسٹھہ برس پیشتر اور اس سال مین فقحیاہ نامے اسرائیل کا بادشاہ قتل کیا گیا *

تیسرا حصہ بغاوت کے دو سو ترپنوین سال تک یعنی مسیح سے سات سو بائیس برس پیشتر اور اُس سال مین سلطنت اسرائیل برباد کی گئی * اِس حصے مین سلطنت یہوداہ کا بیان حزقیاہ کی وفات تک ہے اور یہہ امر مسیح سے چھہ سو ننانوے برس پیشتر واقع ہوا *

چوتھا حصہ حزقیاہ کی وفات سے یوسلیاہ کے انتقال تک یعنی بغاوت کے تین سو چونسٹھوین سال تک مسیح سے چھہ سو گیارہ برس پیشتر*

پانچوان حصہ یوسیاہ کے انتقال کرنے سے یہوداہ کی سلطنت کے برباد ہونے تک بغاوت کے تین سو ستاسی سال مین مسیح سے پانچ سو اٹھاسی برس پیشتر*

اٹھائیسوان باب

سلطنت اسرائیل کا بیان نوسی چھہتر سے آٹھہ سی چوراسی تک مسیح سے پیشتر*

یروبعام نے مسیح سے نو سو چھہتر برس پیشتر سلطنت کرنے کو شروع کیا اور وہ بائیس برس تک سلطنت کرتا رہا* جو تبدیلی اُسنے ملکی انتظام مین کی یعنی عیدون مین ایک مہینے کا توقف کرنا اور سنہلے بچھڑونکا خدا کی عبادت مین مقرر کرنا اور کاہنون کو سارے فرقون مین سے چُن لینا ان تبدیلیون کے سبب سے یہوداہ کی طرف سے اُسپر سزا تجویز ہوئی اور یہہ فتوی دیا گیا کہ اُسکا گھرانا ہلاک کیا جائیگا اور عصا دوسرے کو ملیگا* علاوہ اِسکے اکثر لوگ جنکو

یہہ خلاف دستور نامنظور تھے سلطنت کو چھوڑ کے سلطنت یہوداہ مین شامل
ہوئے * خاصکر کاہن اور لیوی اپنی دیہکی اور شہرون کو بھی ترک کرکے
یہوداہ کی سلطنت مین شریک ہوئے اور اِس بات سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا
کو چھوڑنے کی بہ نسبت تکلیف اور نقصان اُٹھانا اُنھین پسند آیا +

ناداب — ناداب نام یربعام کا بیٹا اپنے باپ کا جانشین ہوا اور دو برس تک
سلطنت کرکے اخیاہ نبی کی پیشین گوئی کے مطابق بعاشا سے جسوقت
وہ شہر جبتون کو گھیر لیتا تھا مارا گیا اور بعاشا اُسکی جگہہ تخت پر بیٹھا +

بعاشا — بعاشا نے چوبیس برس سلطنت کی اور ترزہ مین اپنی سکونت کی * اِس
وجہہ سے کہ اُسنے سلطنت کو سنبھال نہین کیا اور نہ اُن برائیون کو مٹایا جو
یربعام نے ایجاد کی تھین پس خدا نے یاہو نبی کی معرفت اُسکے گھرانے
کے نیست و نابود کرنیکا اپنا ارادہ ظاہر کیا +

ایلاہ — بغاوت کے چھبیسوین سال مین مسیح سے نوسو تیس برس پیشتر ایلاہ
نام بعاشا کا بیٹا اُسکا جانشین ہوا اور دو برس سلطنت کرکے وہ یاہو
کی پیشین گوئی کے مطابق مع اپنے باپ کے گھر کے زمری کے ہاتھہ
سے مارا گیا اور اُسکی جگہہ زمری بادشاہ ہوا * جب اُن لوگون کو جو شہر
زمری — جبتون کو گھیرتے تھے یہہ خبر پہونچی کہ زمری نے بغاوت کی تو اُنھون نے

لشکر کے سردار عمری کو بادشاہ کیا اور ترزہ مین پہونچکے اُسکا محاصرہ کرلیا * جب
زمری نے دیکھا کہ امید کی جگہہ باقی نرہی تب بادشاہ کے گھر کے دیوان خاص
مین داخل ہوکے اور بادشاہی گھر مین آگ لگا کے وہ جل مرا * اُسکے بعد
بنی اسرائیل دو گروہ ہوئے اور آدھے لوگ تبنی اور آدھے عمری کے پیرو
ہوئے مگر آخرش عمری کے پیرو غالب ہوئے اور جب تبنی کا انتقال ہوا
تو عمری تخت نشین ہوا *

عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور یروسلم کے اُتر جانب قریب سولہ کوس
کے فاصلے پر شہر سمرون کو تعمیر کیا اور وہ اُسکا اور سلطنت اسرائیل کے سب
بادشاہون کا دار السلطنۃ ہوا * عمری کا یہہ بیان ہی کہ اُسنے خداوند کے حضور
بدی کی بلکہ اُن سب سے جو اُس سے آگے تھے بدتر کام کیئے * اُسکی جگہہ
اُسکا بیٹا اخیاب بادشاہ ہوا * اُسنے اکیس برس بغاوت کے اٹھارہوین سال
تک مسیح سے پیشتر نو سو اٹھارہ برس سے آٹھ سو ستانوے برس تک
سلطنت کی * سارے اسرائیلی بادشاہون مین سے سب سے نامرد اور
نالائق یہی تھا اور صیدانیون کے بادشاہ کی بیٹی ایزبل نامے اُسکی جورو
کی تعلیم سے اسقدر کی تاثیر ہوئی کہ گویا یہہ عورت آپ سلطنت کرتی تھی * اخیاب نے
قبل اس سے سنہرے بچھڑونکے سوا اسرائیلی لوگون نے جھوٹھے معبودونکی

پرستش نہین کی تھی لیکن اخیاب اور ایذبل نے بعال کے لیے جو سیدانیونکا معبود تھا
ایک مذبح طیار کیا اور گھنا باغ بنایا اور بعال کے بہتیرے کاہن اور نبیونکی پرورش کی*
غرض بت پرستی اسقدر تمام سلطنت مین پھیلی کہ معلوم ہوا کہ خداشناسی کہین باقی نرہیگی* اُسوقت
الیاہ نبی نے بادشاہ کے اختیار کے خلاف کر کے لوگونکے دل خدا کی طرف رجوع کیئے اور نبوتون
اور معجزونکی معرفت وہ لوگونکو سکھلاتا رہا کہ یہوواہ ہی بادشاہ ہے اور بت اور دیوی دیوتے
نیست* آخرکار نبی ممدوح نے خدا کا فتوی اخیاب اور اُسکے گھرانے پر جاری کیا یعنی یہہ کہ
اُسکے بیٹے کے ایام مین وہ اور اُسکی نسل ہلاک کیجائیگی* اخیاب ارامیون سے جنگ کرکے
زخمی ہوا اور مرا اور کتون نے اُسکا لہو چاٹا* اِسیطرح الیاہ کی یہہ پیشین گوئی پوری ہوئی
کہ جسجگہہ پر کتون نے نبات کا لہو چاٹا اُسی جگہہ تیرا ہان تیرا بھی لہو کتے چاٹینگے*

جسوقت الیاہ نے اخیاب کے حق مین یہہ باتین پیش کین اُسنے ایذبل کی بابت
بھی کہا کہ یزرعیل کی دیوار کے پاس ایذبل کو کتے کھائینگے* کئی ایک برس بعد
جب یاہو نے یورام سے بغاوت کی اور شاہ اسرائیل اور شاہ یہوداہ اُسسے مقابلہ
کرنے گئے تب یاہو نے یزرعیل مین پہنچکے ایذبل کو کھڑکی سے جھانکتے دیکھا
اور نوکرون سے کہا کہ اُسے نیچے گرا دو* گرنے سے اُسکا لہو دیوار پر اور گھوڑونپر پڑا
اور جب وہ اُسے گاڑنے گئے تو اُسکی کھوپڑی اور پانون اور ہتھیلیون کے سوا اُسکا
کچھہ اَور نپایا اور یونہین الیاہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی*

اخزیاہ ۱ سلاطین ۲۲ باب

اخزیاہ اپنے باپ اخیاب کا جانشین ہوا اور وہ مثل اپنے باپ کے طریقہ رکھتا تھا* دو برس سلطنت کر کے وہ اپنے سمرون کے بالاخانے کے جھروکے سے گر پڑا اور چند عرصے کے بعد عقرون کے معبود بعال زبوب سے اپنا حال دریافت کر کے خدا سے نہین پس الیاہ کے کہنے کے موافق وہ مر گیا*

یہورام

اسکے بعد یہورام نام اخیاب کا بیٹا سمرون مین بادشاہ ہوا اور اُسکی سلطنت بارہ برس تک رہی یعنی بغاوت کے اُناسی سال سے لیکے اُسکے اکانوے سال تک مسیح سے ۸۸۴ برس پیشتر* الیاہ کی ہدایت سے اُسکا دل یک طرف رجوع کیا گیا پر تو بھی وہ سُنہلے بچھڑونکو نہین لیگیا بلکہ اُسنے سمرون مین بعال کے مذبح کو رہنے دیا اور اسکا سبب یہہ ہو گا کہ وہ اپنی ماں ازابل سے ڈرا*

الیسع نبی کے عمل

الیسع نے جو الیاہ کی جگہہ اُسکے آسمان پر جاتے ہی آیا اس بادشاہ کو اکثر سمجھایا اور چونکہ یہورام اسکا شنوا ہوا الیسع خدا اُسکے ساتھ تھا اور وہ ارامیون پر غالب ہوا* اُسنے موابیون پر بھی فتح پائی اُنھونے بھی اخیاب کے ایام مین بغاوت کی اور اخزیاہ کے عہد مین وہ خود مختار ہوا*

۲ سلاطین ۶ باب

باوجودیکہ یہورام کا دل خدا کی طرف کچھہ کچھہ مائل ہوا تاہم بت پرستی اور بغاوت خدا کے خلاف جاری رہی اور اگرچہ خدا کے انتظام مین سات برس کا قحط پڑا مگر تو بھی اس بلا سے یہہ پھل نہین ملا کہ لوگ خدا کے مطیع ہوئے* آخر کو سلطنت کے تخت کا وعدہ یاہو سے کیا گیا اور اُسنے فوراً خدا کے فتوے کو جو اخیاب کے گھرانے پر جاری کیا گیا تھا انجام دیا*

انتیسوان باب

نبیون کی خاصکر الیاہ اور الیسع کی کیفیت

نبیون کا ذکر

سموئیل کے زمانے سے ملاکی کے زمانے تک نبی سلسلہ وار مبعوث ہوتے گئے اور کلیسیا مین خدمت کرتے رہے * سموئیل سے پیشتر کئی ایک نبی ہو چکے تھے مثلاً یشوع دبورہ ایلی وغیرہ نبوت کی روح رکھتے تھے مگر اُن مین سے جو سلسلہ وار برپا ہوئے سموئیل پہلا تھا * چنانچہ پاک نوشتون مین مرقوم ہی کہ سب نبیون نے سموئیل سے لیکے پچھلون تک جتنون نے کلام کیا اِن دنون کی خبر دی ہی * سموئیل کے بعد ناتن جاد وغیرہ نبی تھے اور سلیمان کی سلطنت کی آخری مین اخیاہ وغیرہ سلسلہ وار نبی اُٹھائے گئے * چونکہ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ زمانون تک نبی کا عہدہ قائم رہیگا پس اُسنے مدرسے جاری کئے جنمین جوان لوگ کسی مشہور نبی سے نصیحت وتعلیم پایا کرتے تھے اور اون جوانون کو نبی زادے اور نبی بھی کہتے تھے * پہلے اُنھون نے سموئیل سے تربیت وتعلیم پائی * بعد اسکے الیاہ معلم ہوا اور اُسکے شاگردون مین سے الیسع ایک تھا * الیسع کے زمانے مین شہر یریحو

اعمال ۳ باب ۲۴ آیت

مین نبیونکا ایسا مدرسہ جاری رہا جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی * اب الیاہ
اور الیسع کے احوال کا بیان کرتے ہین *

الیاہ تشبی کا پہلا تذکرہ اُسوقت پایا جاتا ہی کہ اُسنے اخیاب کے
سامنے پیش کیا کہ برسون تک مگر نبی کے کلام کے مطابق اسرائیل کی
سرزمین مین نہ اُوس پڑیگی نہ مینہہ برسیگا * جب یہہ آفت پڑی تب خدا سے
ہدایت پاکر الیاہ وادی کریت مین جا رہا اور ہر صبح و شام کوے اُسکے
لیئے روٹی اور گوشت لاتے تھے اور وہ اُس نالے کا پانی پیتا تھا *
جب مینہہ نہ برسنے کے سبب سے نالا سوکھہ گیا تو بنی صیدا کے صرایت نامے
ایک گانون کو چلا گیا اور ایک بیوہ کے گھر مین سکونت کرتا تھا اور کیا ہوا
کہ جس وقت نبی مہمان رہا بیوہ کا جو آٹا مٹکے مین اور جو تیل لوٹے مین
تھا ہر چند اُسنے روزمرہ کھانا ملتا تھا تاہم نہ آٹا چکا اور نہ تیل تمام ہوا *
اِسکے علاوہ بیوہ کا بیٹا بیمار ہوکے انتقال کر گیا اور الیاہ نے ماں کی فریاد
سُنکر خدا سے منت کی اور اُسے یہہ طاقت عنایت ہوئی کہ لڑکے کو زندہ
کرکے اُسنے اُسے اُسکی ماں کے سپرد کیا *

خشک سالی کے تیسرے سال الیاہ نے خدا سے حکم پایا کہ جا اور اپنے
کو اخیاب کو دکھا کہ مین زمین پر مینہہ برساؤنگا * جبکہ عبدیاہ نے بادشاہ

۱ سلاطین ۱۷ باب

کو نبی کے آنے کی خبر دی تھی تو وہ الیاہ کے استقبال کو نکلا مگر اُسکا دل
نبی کی طرف رجوع نہ رہتا تھا * الیاہ کی درخواست کے مطابق سب لوگ کوہ
کرمل پر اکٹھے ہوئے اور اُسی جگہہ نبی نے بادشاہ اور بعال کے چار سو
پچاس کاہنون کے سامنے ثبوت دیکے کہ یہواہ وہی اکیلا خدا ہی بعال
کے سب کاہنون کو قتل کرایا * اسکے بعد جب آسمان مین ایک بادل
بھی دکھائی ندیا تھا تب الیاہ نے برسنے کی آگاہی دی * چھہ مرتبہ اُسنے
اپنے نوکر کو کرمل کی چوٹی پر بھیجا کہ دیکھے کہ بارش کا کوئی طور پایا جاتا ہی یا
نہین اور ہر مرتبہ نوکر نے لوٹ کے کہا کہ کوئی طور نہین ہی * ساتوین مرتبہ
وہ بولا کہ دیکھو بدلی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا آدمی کے ہاتھہ کی مانند سمندر پر سے
اُٹھتا ہی اور تھوڑے عرصے مین شدت کی بارش ہوئی *

جب ایزبل کو خبر پہنچی کہ الیاہ نے بعال کے کاہنون کے ساتھہ
کیسا سلوک کیا تب نہایت غصہ ہو کے اُسنے قاصد کی معرفت الیاہ
کو کہلا بھیجا کہ اگر مین کل کے دن اِسی وقت تجھے بھی اُن مین کا ایک نکرون
تو معبود مجھسے ایسا کرین بلکہ اُس سے زیادہ کرین * یہہ بات سُنتے ہی
نبی دشت یہوداہ مین جا رہا اور وہان اگر خدا اُسے دلاسا نہ دیتا تو وہ
نہایت حیران و پریشان ہوتا * فرشتے نے وہان نظر مین آکے اُسے

بخوبی کھلایا پلایا اور اُسکے بعد چالیس دن کا سفر کرکے حورب پہاڑ پر پہونچا * اُس جگہہ اپنی اسرائیلی قوم کی بدی کو یاد کرکے وہ خدا کے حضور مین حزین اور غمگین رہا * تب خدا نے یہہ کہکے کہ اسرائیل مین سات ہزار ہین جنکے گھٹنے بعال کے آگے نہین جھکے اُسے تسلی دی * علاوہ اِسکے خدا نے اُسے حکم فرمایا کہ سلطنت ارام کے اوپر حزائیل کو مخصوص کرے تاکہ وہ بادشاہ ہوکے اسرائیل کو اُنکی بت پرستی کے لیئے تنبیہ کرے اور یاہو کو اسرائیل کے اوپر بادشاہ کرے تاکہ وہ اخیاب کے گھرانے کو سزا پہنچائے اور اپنی جگہہ الیسع کو مقرر کرے * خدا کا الیاہ کو تسلی دینا ۱ سلاطین ۱۹ ب

بیان ہو چکا ہی کہ اخزیاہ نے عقرون کے معبود سے نہ خدا سے اپنی بیماری کی بنسبت پوچھا * الیاہ نے بادشاہ کے قاصدون سے ملکر بادشاہ کے پاس یہہ پیغام بھیجا کہ خداوند یون فرماتا ہی کہ ہان اسلیئے کہ اسرائیل کا کوئی خدا نہین سو تو عقرون کے معبود بعال ذبوب سے پوچھنے بھیجتا ہی * سو تو اُس پلنگ سے جسپر تو چڑھا ہی اُترنے نپائیگا اور مر ہی جائیگا * جب اخزیاہ نے یہہ خبر سُنی اور جان لیا کہ جسنے اُسے بھیجا وہ بہت بالون والا آدمی اور چمڑے کے تسمے سے اپنی کمر کسے ہوئے تھا تو اُسنے یہہ کہکے کہ تشبی الیاہ ہی آدمیونکو اُسے الیاہ کا اخزیاہ کو ... ۲ سلاطین ۱ ب

پکڑنے بھیجا* ایک سردار مع پچاس آدمی کے اِس کام میں مشغول
تھا اور جب الیاہ کو ملے تب نبی کے حکم کے مطابق آسمان سے آگ
اُتری اور اُنھیں جلا کے خاک کر دیا* پچاس اَور آدمی گئے اور وہ
بھی آسمانی آگ سے جل گئے* جب تیسرا سردار بھیجا گیا تو نبی از خود
اُسکے پیچھے چلا اور اخذیاہ کے حضور میں پہونچکے اُسے کہا کہ تو یقیناً
مر ہی جائیگا*

الیاہ اسبات کا مستحق تھا کہ وہ آسمان سے آگ اُتارکے خدا کے
خادم کے حقیر جاننے والون کو ہلاک کرے لیکن جب مسیح کے شاگرد
ایسا کیا چاہتے تھے تب خداوند نے یہہ کہکے کہ تم نہین جانتے کہ تم
کیسی روح کے ہو اُنھین روکا* نبی اور شاگردون مین یہہ فرق تھا کہ
وہ شریعت کی روح کو ظاہر کرتا تھا جسمین رحمت کی جگہہ نہین ہی مگر چاہیئے
کہ یہہ انجیل کی روح ظاہر کرتے جو رحم سے معمور بلکہ رحمت کی شبیہہ ہی*
الیاہ الیسع کو جو اُس سے علحدہ نہین رہا چاہتا تھا ساتھہ لیکے
یریحو کو چلا اور دریاے یردن کے کنارے پر پہونچکے نبی نے اپنی چادر
لپیٹ کے پانی پر مارا اور پانی دو حصہ ہوکے اِدھر اُدھر ہو گیا اور وہ
دونون خشک زمین پر پار گئے* جب الیاہ کا آسمان پر چڑھنا ہوا

تب اُسنے الیسع سے کہا کہ اُسسے مانگ جو تو چاہتا کہ مین تجھے دون اور
الیسع نے یہہ مانگا کہ اُس روح کا جو تجھپر ہی سو مجھپر دوہرا حصّہ ہو* بعد اسکے
الیاہ بگولے مین ہو کے آسمان پر جاتا رہا*
الیسع نے الیاہ کی چادر اُٹھا کر یردن کے کنارے پر کھڑا ہوا اور
پانیکو اُس چادر سے مار کر اُسے اِدھر اُدھر کر دیا اور وہ پار ہوا* پھر جب اُسسے کہا گیا کہ یریحو
شہر کا پانی ناکارا اور زمین بنجر ہی تب اُسنے پانی کے چشمون مین نمک
ڈالکر خداوند کی طرف سے فرمایا کہ پانی سے پھر موت اور بنجر پنا نہو گا*
پھر الیسع بیت ایل کو جاتا تھا کہ راہ مین شہر کے جوان آدمی نکلے اور
اُسے چڑھا کے کہا کہ چلا جا اے گنجے سر والے اُسپر نبی نے خداوند کا نام
لیکے لعنت بھیجی اور بن سے ریچھنیان نکلین اور اُنھون نے اُنمین سے
بیالیس چھوکرے پھاڑ ڈالے* بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ جوانونکے
کہنے کا یہہ مطلب تھا کہ حقارت کی رو سے اُنھون نے کہا کہ جیسا الیاہ آسمان
پر چڑھ گیا ویسا ہی وہ بھی چڑھے* بعد اسکے شاہ اسرائیل یہورام
اور شاہ یہوداہ یہوسفت نے شاہ ادوم کے ساتھ بندش باندھی کہ
موابیون پر چڑھائی کرین* دشت ادوم مین پہنچے تو وہان اُنکے
لشکر کے لیئے پانی کافی نتھا* تب اِن بادشاہون نے الیسع کو



بمقابلهٔ ۲۲۰

کہلا بھیجا کہ اُنکی مدد کرے اور اُسکے وسیلے سے پانی بکثرت جاری ہووا
بلکہ وہ اِسقدر پر تھا کہ صبح سویرے سورج کا پرتو پانی پر پڑتا تھا اور موآبیون
نے اُسے مثل لہو کے سرخ دیکھا * پس یہہ سمجھے کہ جو ہمارے ساتھ
لڑنے کو آئے وہ آپس مین لڑے ہین موآبی ہمت باندھکے لوٹنے کو
آئے اور اسرائیلیون نے اُٹھکے اُنھین تہ تیغ کیا بلکہ اُنکے ملک مین اُنکے
پیچھے دخل کیا اور اُنکو ہر طرح کا نقصان پہنچایا *

بدفعات الیسع ایسے معجزے کرتا رہا * تیل کے معجزے سے اُسنے
ایک بیوہ کی قرضداری سے رہائی کی * پھر شنمیت عورت سے اُسنے
بیٹے کا وعدہ کیا اور جب اُسکا بیٹا مرا تب وہین پہونچکر اُسنے اُسے پھر
زندہ کیا * پھر جلجال مین قحط سالی ہوئی کہ تونبڑیون مین جو زہر کی چیز ہی
آملی کے اُسنے اُسے کھانیکے لائق بنایا پھر اُسنے نعمان ارامی کو جو برص تھا
اچھا کیا اور جو اُسکا مرض تھا اُسے اپنے نوکر جیہازی کو دیا *

الیسع نے یہورام شاہ اسرائیل پر بن ہدد ثانی کی مشورت کو ظاہر
کر کے * بن ہدد نے دوتین مین لشکر بھیجا کہ نبی کو گرفتار کرکے لاوے
الیسع کا خادم جب اُسنے فوج کو دیکھا ڈر گیا اور کہنے لگا کہ ای میرے
صاحب ہم کیا کرینگے نبی نے جواب دیا کہ مت ڈر کہ ہمارے ساتھ والے

اُنکے ساتھہ والون سے بہت ہین * تب خداوند نے اُس جوان کی آنکھین کھولین اور اُسنے کیا دیکھا کہ الیسع کے گرداگرد کا پہاڑ آتشی گھوڑون اور گاڑیون سے بھرا ہوا ہی * بعد اُسکے نبی کی دعا کے مطابق جنگی مرد اندھے ہوگئے اور وہ اُسکے پیچھے سمرون کو چلے اور وہان اُنھین کھلا پلا کے اُسنے اُنکو رخصت کیا *

اِسکے چند عرصے بعد بن ہداد نے سمرون پر چڑھائی کر کے اُسے گھیر لیا اور شہر مین قحط سالی اسقدر ہوئی کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے کو مار ڈالکے اُسکا گوشت پکا کے کھایا * یہہ امر سنکر اور الیسع کو اپنی سلطنت کی ساری مصیبتون کا سبب سمجھکر شاہ اسرائیل نے قصد مصمم کیا کہ الیسع کا سر کاٹ ڈالونگا اور اِس غرض سے اپنے ایک قاصد کو بھیجا مگر فورًا اپنی بیہودگی سے واقف ہوکے وہ اپنے ارادے باز رہا * تب الیسع نے بادشاہ کو خبر دی کہ کل اِسی وقت کے قریب سمرون مین آٹا اور جو بہت ہی سستا ملیگا * جب بادشاہ کا ایک منصبدار اِس بات پر شک لایا تب نبی نے کہا کہ تو اپنی آنکھون سے دیکھیگا پر اُسمین سے نہ کھائیگا * اُسی رات شاہ ارام کا لشکر بڑا غل و شور سنکر نہایت حیران اور پریشان ہوا اور یہہ سمجھکے کہ مصر کی فوج ہمپر چڑھ آئی ہی وہ اپنا سب

کچھ چھوڑ کے بھاگا* چار کوڑھی یہہ خبر شہر مین لائے اور تب ہی سے سب
چیزون کی ارزانی ہوئی مگر منصب دار جو نبی کی اِس بات کے کلمہ پر اعتبار
نہ لایا لوگونکی کثرت سے پھاٹک مین دبکر مر گیا* اِسکے چند عرصے بعد
الیسع دمشق کو جاتا تھا کہ بن ہدد شاہ ارام کا ملازم حزائیل شاہ کا حکم
پاکے اُسکے استقبال کو آیا اور اُسنے بادشاہ کی بیماری کا حال دریافت کیا*
یہہ وہی حزائیل ہی جسکی نسبت الیاہ نے خدا سے آگاہی پائی کہ اُسے مسوح
کرکے بادشاہ کرے* الیسع نے اُسے کہا کہ بادشاہ کا مرض تو
موت کے لیئے نہین ہی تو بھی وہ مر جائیگا اور یہہ کہکے اور اُن مصیبتونپر
سوچکر جو حزائیل کے وسیلے سے اسرائیل پر آنیوالی تھین نبی رویا*
تب حزائیل نے بادشاہ کے پاس لوٹ کے اور اُسے نبی کی باتین سُناکر
دوسرے دن اُسکو قتل کیا*

خدا نے اِسلیئے نبیون کو برپا کیا کہ وہ لوگون کو نصیحت کرین چنانچہ
اُنھین چاہیئے تھا کہ دینی باتون کو بخوبی دریافت کرکے مسیح پر گواہی
دین اور اُسکے آنے کے لیئے راہ طیار کرین* اِسکے مطابق لکھا ہی
کہ سب نبی اُسپر (مسیح پر) گواہی دیتے ہین اور پھر جن باتونکی خدا نے
اپنے سب نبیون کی زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح دکھہ اُٹھائیگا

سو پوری کین * معلوم ہوتا ہی کہ مدرسہ مین جمع ہوکے نبی زادون کا ایک خاص کام یہہ تھا کہ کفارے کے کام کو بخوبی دریافت کرین چنانچہ لکھا ہی کہ اسی نجات کی بابت نبیون نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنھون نے اُس نعمت کی پیشین گوئی کی جو تمپر ظاہر ہونیکو تھی وغیرہ *

تیسوان باب

سلطنت یہوداہ کا بیان ۹۷۵ سے ۸۸۴ تک مسیح سے پیشتر

رحبعام سترہ برس یعنی مسیح سے پیشتر ۹۷۵ برس سے ۹۵۸ برس تک بادشاہ رہا * اِسکی سلطنت کا آغاز قابل الزام نتھا مگر جب وہ اپنے تخت پر قائم ہوا تو اُسنے بت پرستی سے چشمپوشی کی اور اسلیے کہ اُسکے باپ سلیمان کے ایام مین یہہ مکروہی بڑھتی چلی آئی اب اُسکی زیادہ ترقی ہوئی * انتقام الہی سے رحبعام کی یہہ سزا تجویز ہوئی کہ سیسق نامے مصر کے بادشاہ نے بارہ ہزار گاڑیان اور ساٹھہ ہزار سوار مع بہت سے پیادون کے لیکے یہوداہ پر چڑھائی کی اور اُس سلطنت کو اسقدر عاجز کیا کہ اُسکے کئی ایک محکم شہر لے لیے * آخر کو سیسق نے یروسلم تک پہونچکر خداوند کے گھر کے خزانے اور

بادشاہ کے گھر کے خزانے لیئے بلکہ وہ سونے کی ڈھالون کو بھی جو سلیمان نے بنائی تھین لیگیا* اغلب ہی کہ یربعام نے جب وہ مصر مین جلاوطن ہوا شاہ مصر کو رحبعام کے خلاف اُسکایا* چونکہ سلطنت اسرائیل سے لوگون نے اکثر نقل مکانی کی تھین اس وجہہ سے سلطنت یہوداہ بڑھ گئی تھی اور یربعام اُسے گھٹانے چاہتا تھا تاکہ وہ رحبعام سے محفوظ رہے*

ابیاہ (ابیام) نامے رحبعام کا بیٹا اُسکا جانشین ہوا* اُسنے تین برس سلطنت کی اور مسیح سے پیشتر ۹۵۵ برس اُسکی سلطنت ختم ہوئی* چونکہ یہہ بادشاہ خدا کے تحت حکومت تھا پس اُسنے یہہ ہمت پائی کہ یربعام سے لڑے اور باوجودیکہ اِسکی لشکر کے چار لاکھ اور یربعام کے آٹھ لاکھ مرد تھے تاہم ابیاہ فتحیاب ہوا اور اسرائیل مین پانچ لاکھ چُنے ہوئے مرد گر گئے*

ابیاہ کا بیٹا اسا نامے اُسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور وہ اکتالیس برس تک بادشاہت کر کے مسیح سے پیشتر ۹۱۴ برس مین انتقال کر گیا* وہ دو برس یربعام کے مرنے سے پیشتر تخت پر بیٹھا اور جبکہ وہ جوان تھا تو چند عرصے تک اُسکی ماں معکہ نامے سلطنت کا بندوبست کرتی تھی* ملکہ مذکورہ نے بت پرست ہو کر ایک گھنے باغ مین مورت بنائی لیکن اسانے جب تخت پر بیٹھا

اُسکو ملکہ ہونے کے منصب سے خارج کیا اور بت کو کاٹ ڈال کے وادیِ
قِدرون مین اُسے جلادیا* علاوہ اِسکے اسانے اپنی سلطنت کو بہر صورت
درست کیا اور اُسمین اسقدر بحالی اور خوشوقتی ہوئی کہ اُسکے لشکر مین پانچ لاکھ
اَسّی ہزار مرد تھے * اُسکی سلطنت کے گیارہوین سال زارہ کوشی نے دس لاکھ
جنگی مرد لا کے یہوداہ پر چڑھائی کی اور اسانے اُسپر حملہ کر کے اُسے شکست دی *
عزریاہ نبی نے اسا کو یاد دلایا کہ جو فتح اُسنے پائی تھی وہ اِس وجہ سے
ہوئی کہ بادشاہ خداشناس اور حکم الٰہی کا ماننے والا تھا * پس اسانے یہوداہ
اور بنیمین کے سب اطراف مین سے مکروہ مورتون کو نکال پھینکا اور سلطنت
کے سارے لوگون کو فراہم کر کے یہہ اقرار کرایا کہ وہ نیئے سر سے اِس عہد مین
شامل ہوئے کہ اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند اپنے
باپ دادون کے خدا کو ڈھونڈھینگے * باوجود اس سبب کے جب اسرائیل کا
بعشا بادشاہ اسا سے شہر رامہ لیکے اُسے مستحکم کرتا تھا تب اسانے ہیکل
اور شاہی خزانے کی دولت کے وسیلے سے شاہ دمشق کی دوستی حاصل کی تاکہ وہ اسرائیل
پر حملہ کرے * اس تدبیر سے اسانے رامہ کو پھر پایا لیکن اپنے خزانے خالی کیے
اور چونکہ اُسکے چال چلن سے ظاہر ہوا کہ وہ یہوواہ کے سوا اور کسی پر بھی بھروسا رکھتا تھا
پس عنانی نبی کی معرفت خدا نے اُسے تاکید کی * اِس تاکید کرنے کے

سبب سے اسا نے نبی کو قید کیا اور علاوہ اسکے جب مریض ہوا تو خداوند کا
نہین بلکہ طبیبون کا طالب ہوا +

یہوسفت ۱۲

یہوسفت نامے اسا کا بیٹا اُسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور اُسکی سلطنت پچیس
برس قائم رہی یعنی بغاوت کے چوراسی سال مسیح سے پیشتر آٹھہ سو اکانوے
برس تک * اس سبب سے کہ بادشاہ کا دل خدا کی طرف رجوع رہا اور اُسنے
ہر جگہہ سے بت پرستی کو مٹا دیا پس خداوند اُسکے ساتھہ تھا اور اُسکی سلطنت
مین ہر طرح کی آبادی اور خوشحالی تھی * اُسنے نہ صرف مورتون کو نکالا اور اونچے
مکان اور باغون کو لے لیا بلکہ چارون طرف کی بستیون مین لاویون اور
کاہنون کو بھیجا کہ وہ تعلیم دیکے لوگون کو خدا کی طرف متوجہ کرین * اسکے
سوا بادشاہ شہر شہر اور بستی بستی جایا کرتا تھا تاکہ وہ خود ملاحظہ کرے کہ انتظام و بندوبست
کیسا ہی * اُسکی اِن تدبیرون کا ایک نتیجہ یہہ تھا کہ لوگون کا شمار بہت بڑھ گیا اور لشکر
مین گیارہ لاکھہ ساٹھہ ہزار مرد تھے مگر قیاس غالب ہی کہ ان مین ادومی اور فلسطی
اور عربی جو سلطنت کے مطیع ہوئے شمار کیے گئے +

سلطنت کی ترقی پانا ۱۲

سمرون مین اخیاب سے ملاقات کرکے یہوسفت شاہ مذکور کے ساتھہ
ہوکر ارامیون سے لڑنے گیا اور چونکہ یہہ بندش خدا کو نامنظور تھی اسلیئے وہ
کامیاب نہوا * اس سبب سے گرد نواح کی قومین یہوداہ کے خلاف تدبیرین

[illegible]

سوچنے لگین اور عمونی اور موابی یہوداہ مین چڑھہ آئے مگر یہوسفت اُنپر غالب ہوا* اگر یہوسفت اسرائیل کے بادشاہ کے ساتھہ یہہ پیوندش نکرتا اور خصوصًا اگر وہ یہورام اپنے بیٹے کو اخیاب اور یزبل کی عتلیاہ بیٹی سے بیاہ نکراتا تو یہوداہ مین کہین زیادہ چین و آرام ہوتا*

مسیح سے پیشتر آٹھسو چورانوے برس یہورام اپنے باپ یہوسفت کا جانشین ہوا اور وہ آٹھہ برس تک سلطنت کرتا رہا* اُسکے عتلیاہ سے نکاح ہونیکا ثمرہ جلد پایا گیا کیونکہ بادشاہ نے اپنے بھائیون کو مار ڈالا اور اُسکے حکم کے مطابق بت پرستی پھر جاری ہوئی* یہورام کے ایام مین ادومیون نے بغاوت کی اور اگرچہ بادشاہ نے اُنکو شکست دی توبھی آخرکو وہ خودمختار ہوئے اور یہہ اضحاق کی پیشین گوئی کے مطابق ہوا* فلسطی اور عربی بھی بغاوت کرکے یہوداہ مین چڑھ آئے اور اُنھون نے سارے ملک کو یروسلم اور شاہی محل تک لوٹ لیا* علاوہ اِسکے وہ بادشاہ کے خزانے اور اُسکے بیٹون اور اُسکی جورؤون کو بھی لے گئے اور یہواخز کے سوا جسکو اخزیاہ بھی کہتے ہین جو سب سے چھوٹا تھا بادشاہ کا کوئی بیٹا باقی نرہا* ماسوا اِسکے شہر لبناہ جو کاہنونکی جاے سکونت تھی اُسکے ہاتھہ کے تلے سے نکلکر اِس سبب سے باغی ہوا کہ بادشاہ نے اپنے باپ دادون کے خداکو ترک کیا

تھا * آخر کو یہورام ایک لاعلاج مرض مین مریض ہوا اور وہ انتقال کر گیا *

اخذیاہ یہورام کا بیٹا صرف برس روز بادشاہ رہا * وہ اپنے باپ کے قدم بقدم چلتا رہا اور اُسکی ما عتلیاہ اُسکو بدکاری کی مشورت دیتی تھی * وہ شاہ اسرائیل کے بیٹے یہورام کے ساتھ شاہ آرام حزائیل سے لڑنیکو چڑھا اور یہورام زخمی ہوا * وہ شہر یزرائیل مین علاج کرنے آیا * اُسی شہر مین اخذیاہ اُس سے ملاقات کو آیا اور وہین یاہو نے دونون بادشاہون کو ایکہی دن مین قتل کیا یہہ امر مسیح سے ۸۸۴ برس پیشتر واقع ہوا *

بغاوت کے پچاسیوین سال تک سلطنت یہوداہ بحال رہی مگر بعد اسکے وہ زائل ہونے لگی اور آخر کو برباد ہوئی *

اکتیسوان باب

سلطنت اسرائیل کا بیان - ۸۸۴ سے ۷۵۹ تک مسیح سے پیشتر

گذشتہ باب مین بیان ہو چکا کہ یاہو اخیاب کے گھرانیکو غارت کر کے مسیح سے ۸۸۴ برس پیشتر اور بغاوت کے ۹۱ سال مین تخت نشین ہوا اور وہ اٹھائیس برس سلطنت کرتا رہا * اُسنے بت پرستی کو مٹا دیا اور بعال کے

نبیون اور کاہنون کو خدا کے باغی جان کے اُنھین قتل کیا اور بعال کے گھر کو پاخانہ بنایا* اسلیئے کہ یاہو اسقدر سرگرم تھا ایس اُس سے عہد کیا گیا کہ اُسکے بیٹے چوتھی پشت تک اسرائیل کے تخت پہ بیٹھینگے* ہرچند بادشاہ سچے مذہب کے رواج دینے مین سرگرم تھا لیکن جو بت پرستی اخیاب اور ایزبل نے جاری کی تھی وہ دور نہ ہوئی مگر ہان وہ بادشاہ کی اجازت سے نہ تھی* بت پرستی کے سبب سے اسرائیل کے جو اطراف یردن دریا کی پورب جانب تھے وہ ارامیون کے تحت مین آئے* چنانچہ لکھا ہے کہ اُن دنون مین خداوند نے اسرائیل کو گھٹانا شروع کیا کہ حزائیل نے انھین اسرائیل کی سب سرحدون مین مارا*

یاہو کا بیٹا یہواخذ اُسکا جانشین ہوا اور وہ سترہ برس تک بادشاہ رہا اور مسیح سے ۸۴۰ برس پیشتر اُسکی سلطنت ختم ہوئی* چونکہ وہ بدراہی مین چلتا تھا لہذا خداوند کا غصہ اسپر بھڑکا اور اُسنے سلطنت اسرائیل کو ارامیون کے قابو مین کر دیا* رفتہ رفتہ اسرائیل کی فوج اسقدر کم ہوئی کہ فقط پچاس سوار اور دس گاڑیان اور دس ہزار پیادے رہ گئے* اپنے انتقال سے پیشتر یہواخذ عاجز ہو کے خداوند کی طرف متوجہ ہوا اور اس وجہ سے اُسنے ارامیون کے ہاتھ سے رہائی پائی* اُسکا بیٹا یوآس اُسکی جگہ بادشاہ ہوا اور وہ بھی سترہ برس

یاہو سے سلطنت کا وعدہ ہونا
اسرائیل میں ارامیون کا ہاتھ
یہواخذ
یوآس

تخت پر بیٹھا * اُسکے عہد سلطنت مین خدا نے عین مہربانی کی نظر کی کیونکہ اگرچہ بادشاہ نے اَوروں کے مانند بدی کی تو بھی وہ ارامیون پر غالب ہوا اور الیسع کی پیشین گوئی کے مطابق اُنپر تین فتح پائین اور اسرائیلیون کے شہر پھیر لیے

یربعام ثانی یوآس کا بیٹا اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اکتالیس برس سلطنت کی اور مسیح سے پیشتر ۷۸۴ برس اُسکی بادشاہت ختم ہوئی * جیسا یوآس کے ایام مین ویساہی یربعام کے سلطنت کرتےہی خدا کی رحمت اسرائیل پر ظاہر ہوئی * چنانچہ لکھا ہی کہ خداوند نے دیکھا کہ اسرائیل پر بڑا رنج ہی کہ اُن مین سے کوئی بند کیا ہوا نہین اور نہ کوئی باقی چھوڑا گیا اور نہ کوئی اسرائیل کا مددگار تھا * چنانچہ یربعام نے بنی اسرائیل کی ساری حدون پر پھر قبضہ کیا جیسا یونہ نبی نے فرمایا تھا *

جب اسرائیل نے ارامیون سے رہائی پائی تھی تب سلطنت کے اندر جھگڑا اور فساد برپا ہونے لگا اور اُسکی تباہی ہوا چاہتی تھی * یربعام ثانی کے مرنے پر اُسکا بیٹا ذکریاہ اُسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور بارہ برس تک فتنہ و فساد ہوتا رہا * اس زمانے مین ہوشیع نبی نے پیشین گوئی کی اور اُسکے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ جلد جلد تخت نشین ہوئے اور پھر بادشاہت اُنسے جلد لے لیگئی * اسلیے کہ ذکریاہ کی حکومت لوگون کو نامنظور ہوئی پس وہ

فقط چھہ مہینے سلطنت کر کے سلوم کے ہاتھہ سے قتل کیا گیا * یہہ امر بغاوت کے ۲۰۲ سال مین مسیح سے ۷۷۲ برس پیشتر واقع ہوا اور اِس طرح پیشین گوئی مذکور پوری ہوئی کہ یاہو کے بیٹے چوتھی پشت تک تخت پر بیٹھینگے *

بادشاہ کا قاتل سلوم تخت پر بیٹھا اور باوجودیکہ اُسکی سلطنت مین بہت ابتری ہو رہی تھی تو بھی سلوم نے لشکر جمع کر کے شہر تفسح کو لیا اور بیرحم ہو کر اُسکے باشندونکو تہ تیغ کیا * جب سلوم نے مہینہ بھر سلطنت کی تھی تب مناہم نامے اُسکے سپہ سالار نے اُسے قتل کیا اور اُسکی جگہہ بادشاہ ہوا * مناہم دس برس سلطنت کرتا رہا * اُسکے ایام مین پول نامے اسور کا بادشاہ اسرائیل پر چڑھ آیا اور بادشاہ مجبور ہوا کہ ہزار قنطار چاندی اُسکو دے تاکہ وہ اُسکی دستگیری کرے اور مملکت کو اُسکے قبضے مین قائم رکھے *

مناہم کے بعد اُسکا بیٹا فقحیاہ بادشاہ ہوا اور دو برس سلطنت کر کے وہ فقاح کے ہاتھہ سے مارا گیا * یہہ امر بغاوت کے ۲۱۹۱ سال مین مسیح سے ۷۵۹ برس پیشتر واقع ہوا *

عرصہ مذکور کے پہلے پچاس برس مین اسرائیل کی سلطنت رفتہ رفتہ خوار و خراب ہو گئی اور پھر پچاس برس بعد بحال ہوئی لیکن اسکے بعد پچاس برس تک پھر زائل ہونے لگی *

تیئسوان باب

سلطنت یہوداہ کا بیان ۸۸۴ سے ۵۹ مسیح سے پیشتر

عتلیاہ نے جب یہہ سُنا کہ اخذیاہ یاہو کے حکم سے مارا گیا تب وہ تخت پر بیٹھی اور یوآس بن اخذیاہ کے سوا شاہی گھرانے کے سب مردون کو قتل کروایا * یہوسبع اخذیاہ کی بہن نے یوآس کو جو شیرخوار تھا خدا کے گھر کی ایک کوٹھری مین چھپا رکھا * عتلیاہ جو بڑی شریر اور بت پرست تھی چھہ برس سے زیادہ سلطنت کرتی رہی اور بغاوت کے اٹھانوے سال مین مسیح سے آٹھ سو ستہتر برس پیشتر اُسکی سلطنت ختم ہوئی * سال مذکور مین یہویدع نامے سردار کاہن نے یہہ انتظام کیا کہ یوآس ہیکل مین بادشاہ مقرر ہو اور اُسوقت جب عتلیاہ نے لوگون کا غل سُنا تب فتنہ فتنہ کہکے وہ ہیکل مین داخل ہوئی اور کاہنون نے یہہ حکم دیے کہ وہ ہیکل کے اندر ماری نجاے اُسے باہر کر دیا اور وہ باہر نکل کے ماری گئی * بعد اُسکے جو عہد یہوواہ اور اُسکے لوگون کے درمیان کیا گیا وہ پھر تازہ کیا گیا اور بعل کا گھر گرا دیا گیا اور اُسکی مورتین اور مذبح چکنا چور کی گئین اور مملکت کے سب لوگ خوش وخرم ہوئے اور شہر مین امن وچین رہا * جب یوآس تخت پر بیٹھا اُسکی عمر سات برس کی تھی *

یوآس جسے یہوآز بھی کہتے ہین چالیس برس سلطنت کرتا رہا اور بغاوت
کے ایک سو سینتیسوین سال مین مسیح سے پیشتر آٹھہ سو اڑتیس برس اُسکی
سلطنت کا انجام ہوا * یہویدع کاہن کے عہد حیات مین حکومت مرضی الہی
کے مطابق ہوا کرتی تھی * جو بت پرستی عتلیاہ نے جاری کی تھی وہ مٹ
گئی اور بغاوت کے ایک سو بیسوین سال کے قریب ہیکل بحال کی گئی اور خود
اُن لوگون نے اُسکی مرمت کی اُجرت دی * جب یہویدع ایک سو تیس برس
کا تھا اُسکا انتقال ہوا اور چونکہ اُسنے خدا کے گھر مین اور اُسکی نسبت نیکوکاری
کی تھی پس وہ داؤد کے شہر مین بادشاہون کے درمیان مین دفن ہوا *
بعد اُسکے جو بت پرستی چودہ برس تک یہورام اور اخزیاہ اور عتلیاہ کے
عہد مین جاری رہی تھی وہ پھر اسقدر ظاہر ہوئی کہ اسرائیل کے امیرون نے
بھی بادشاہ کے پاس آکے مورت پوجنے کی اجازت مانگی * اِس خطا سے
ذکریاہ نبی نے اُنھین تہدید کی اور اُنکے خلاف پیشین گوئی کی * باوجودیکہ
نبی ممدوح بادشاہ کا محسن ہوا تھا اور اُسے اُسکی زندگی اور تخت دیا تھا
تو بھی یوآس اسقدر ناسپاس ہوا کہ جب ذکریاہ قتل کیا گیا تو وہ اُسکے
قاتلونکا اِس طرح مددگار ہوا کہ تہدید نہ کی * لیکن یہہ ناشکری اور بیرحمی اِس
قابل نتھی کہ پیشین گوئی کے پوری ہونے کو روک سکے * چنانچہ شاہ دمشق

سنے جسکے تحت مین سارا جلعاد آیا تھا یروسلم پر حملہ کرکے اُن امیرونکو قتل کیا جو بت پرستی مین مستعد تھے اور بہت لوٹ مار کرکے وہ دمشق کو لوٹا اِسکے تھوڑے عرصے بعد یوآس جو زخمی ہوا اپنے ملازمون کے ہاتھ سے مارا گیا مگر اُسنے شاہی مدفن نپایا*

عمسیاہ ۸۱۱

یوآس کا بیٹا عمسیاہ اُسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور اُسنے اُنتیس برس سلطنت کی اور بغاوت کے ایک سو چونسٹھوین سال مین مسیح سے آٹھ سو گیارہ برس پیشتر اُسکی سلطنت ہو چکی* مثل اپنے باپ کے اُسنے بھی شروع مین سلطنت اچھی کی* مثلاً جب اپنے والد کے قاتل پر قتل کا حکم دیا تب اُسنے اُس شرع کو مانا کہ باپ دادون کے بدلے اولاد نہ قتل کیجاوے* پھر اُسنے جب اسرائیل مین سے ایک لاکھ جنگی مردون کو نوکر رکھا کہ اُنکے ساتھ ادومیون پر چڑھ آوے اور نبی نے اِسکو سمجھایا تب روپیہ دیکر اُنکو لوٹا دیا* بعد اُسکے جیسا نبی نے پیشین گوئی کی تھی وہ وادی شور مین اپنے دشمنون پر غالب ہوا لیکن جب وہ اُن معبودون کو سجدہ کرنے لگا جو اُسنے ادومیون سے لیگیا اور اُنھین یروسلم مین نصب کرکے نبی کی آواز اپنی بدکاری کے خلاف نہ سُنی تب خدا کا قہر اُسپر نازل ہوا اور وہ پھر فتحیاب نہوا* اُن جنگی مردونکے لوٹنے کے سبب سے جنھین اُسنے لوٹا دیا تھا اور جنھون نے

عمسیاہ ۸۱۰
[illegible] سلاطین ۱۴ باب

۲ سلاطین ۱۴ باب ۱
۲ تواریخ ۲۵ باب ۱

لوٹ کے تین ہزار یہودیون کو قتل کیا وہ اسرائیل کے بادشاہ یوآس سے
بیت شمس مین لڑا اور شکست پا کر گرفتار ہوا * اگرچہ یوآس نے عمسیاہ کو تخت
یہوداہ پر پھر بٹھلایا تو بھی اُسنے یروسلم کو لوٹا اور چار سو ہاتھ کی دیوار گرا کے
خدا کے گھر کا سونا روپا اور بہت سے برتن لے لیئے اور بہتیرے لوگون کو
ضامن لیکے وہ سمرون کو پھرا * آخرش لوگون نے بندش باندھ کے
عمسیاہ کو جو لکیس مین بھاگا تھا قتل کیا اور اُسکی لاش کو یروسلم مین لا کر دفن کیا *

عزیاہ

اپنے باپ کے قتل کرنیکے بعد عزیاہ جسے ازریاہ بھی کہتے ہین سولہ
برس کا ہو کے تخت پر بیٹھا اور وہ باون برس سلطنت کرتا رہا اور بغاوت
کے دو سو سولھوین سال مین مسیح سے ۸۰۹ برس پیشتر تخت سے اُترا *
اُسکی فوج مین تین لاکھ سات ہزار پانچ سو مرد تھے اور وہ لڑنے مین بہت
مستعد تھا * وہ شہر ایلوت اور جات اور ابناہ اور اشدود کو اپنے تحت
مین لایا اور عربیون پر جو جور بعال مین رہتے تھے اور معونیون اور عمونیون
پر غالب ہوا * یہہ بادشاہ نہ فقط جنگ کرنے مین مشغول رہا بلکہ اُسنے علم
و ہنر کو بھی ترقی دی اور کشتکاری اور گلہ بانی کی فکر کی * جو خطائین اُسنے
کین وہ خاص کر یہہ تھین کہ ناجائز مذبحون کو نہین گرایا اور ایک دفعہ کہانت
کی خدمت مین بیجا طور سے شریک ہوا چاہتا تھا * اِسی بدی کے سبب سے

وہ مبروص ہوا اور بعد اُسکے اکیلا ایک گھر مین رہتا تھا* اتنے مین
اُسکا بیٹا یوتام نامے سلطنت کا بندوبست کرتا رہا+

تینتیسوان باب

سلطنت اسرائیل کا بیان ۷۵۹ سے ۷۲۲ تک مسیح سے پیشتر

مسیح سے ۷۵۹ برس پیشتر جس سال مین یہوداہ کے بادشاہ عزیاہ نے
وفات پائی اُسی سال فقح جس نے فقحیاہ بادشاہ کو قتل کرایا تخت پر بیٹھا
اور اُسنے اسرائیل کے اوپر بیس برس سلطنت کی* اس غرض سے کہ وہ
یہوداہ سے لڑنے اور داؤد کے گھرانے والون کو نکال دینے چاہتا
تھا پس وہ شاہِ آرام رزین کا شریک ہوا اور اُنکا یہہ بھی مطلب رہا ہوگا کہ
وہ اسوریون کو ہٹائین کیونکہ اسوری بڑے جنگی تھے اور گرد نواح کی
ساری قومین اُنکے خوف مین رہین* جب شاہ اسرائیل اور شاہ ارام
کچھہ غالب ہوئے تب بغاوت کے دو سو تیسوین سال مین مسیح سے ۷۴۰
برس پیشتر تگلت پلاسر نامے اسور کا بادشاہ آکے ملکِ ارام اور سلطنت
گلیل اور سارے اطراف جو یردن کے مشرق کی سمت تھے اپنے قابو مین

لایا * ارامی اسیری مین گئے اور کلیل کے رئیس لوگون مین سے اکثر لوگ
اسور مین پہنچائے گئے * اور باوجودیکہ سلطنتِ اسرائیل کم ہوئی اور دولو
ن
طرف اسوری فتحیاب تھے تو بھی سلطنت کے اندر فتنہ و فساد برپا ہوا اور
کہین امن و چین نرہا * ہوشیع نے فقہ کے خلاف بندش باندھ کے
اُسے قتل کیا مگر مسیح سے ۷۳۰ برس پیشتر نو برس تک وہ تخت پر نہین بیٹھا *
ہوشیع اپنے متقدمین بادشاہون سے بہتر تھا مگر اُسکی سلطنت
پھر بھی ایسی نتھی کہ وہ اسوریون سے لڑے * چنانچہ جب سلمنذر نامے
شاہ اسور اُسپر چڑھ آیا تب وہ اُسکا خادم ہونے سے مجبور ہوا * بعد اُسکے
ہوشیع مصر کے بادشاہ سو کے ساتھ شریک ہوا اور جو اسوری عہدہ دار
خراج لینے کو سمرون مین بھیجا گیا اُنھون نے اُسے قید کیا * یہہ امر سنتے
ہی سلمنذر نے سمرون پر چڑھائی کی اور تین برس تک اُسے گھیرے
رہا * اتنے مین مصر کے بادشاہ نے اسرائیل کی کچھہ بھی مدد نہ کی اور اُسکا
یہہ سلوک یسعیاہ نبی کے کلام کے مطابق تھا کہ اُسنے اس بندش کے
خلاف کہا تھا * ہوشیع کی سلطنت کے نوتے برس مین سلمنذر نے سمرون پر
قبضہ کیا اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور اُنھین خلح اور
خبار مین اور مادی کی بستیون مین بسایا * اُسی زمانے مین شاہ اسور نے

بابل اور کوتہ اور آوا اور حمات اور سفروایم کے لوگون مین سے کچھ علیا کو لیکے اُنھین سمرون کی بستیون مین بنی اسرائیل کی جگہہ بسایا* یہہ لوگ باقی اسرائیلیون مین سے جو سمرون مین رہے ملائے گئے اور مل جلکے سامری کہلائے* پہلے سب بت پرست تھے اور جب اسی بت پرستی کے سبب سے خدا نے شیرون کو بھیجا جنھون نے بعضون کو مارا تو بنی اسرائیل نے اسور کے بادشاہ کے پاس ایلچی بھیجکے یہہ حال پیش کیا اور اُنکی خواہش کے مطابق اُنکے پاس ایک کاہن بھیجا گیا جو اسیر ہوکے اسور مین آیا تھا* اُسنے بیت ایل مین قیام کرکے لوگونکو خدا کے طریقے سکھلائے اور اسکا پھل یہہ ہوا کہ یہہ لوگ خداوند کی اور اپنے معبودون کی بھی پیروی کرتے تھے*

چونتیسوان باب

سلطنت یہوداہ کا بیان ۷۵۹ سے ۶۹۹ تک مسیح سے پیشتر

عُزّیاہ کے برص ہونیکے سبب سے اُسکی حیات مین اسکا بیٹا یوتام سلطنت کرنے لگا* عُزّیاہ کی وفات کے بعد یوتام نے سولہ[16] برس سلطنت

سامری کہلائے
سلطنت ۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۶
۲ سلاطین ۱۵ باب ۵
۲ تواریخ ۲۶ باب ۲۱

کی اور بغاوت کے ۲۳۴ سال مین اور مسیح سے ۷۴۳ برس پیشتر اُسکی سلطنت تمام ہوئی * اُسنے نیکوکاری کی اور اپنے باپ کے قدم بقدم چلا * جو بندش فقہ شاہ اسرائیل اور رزین شاہ ارام کے درمیان باندھی گئی وہ اُسکی سلطنت کے آخر سال مین ہوئی اور اُسکے مرنے سے پیشتر موثر نہوئی *

آخز اُن سب بادشاہون مین سے جو سلطنت یہوداہ کے تخت پر بیٹھے کوئی یوتام کے بیٹے اور جانشین آخز کے برابر بُرا نہ تھا * وہ سولہ برس سلطنت کرتا رہا اور بغاوت کے ۲۴۷ سال مین مسیح سے ۷۴۰ برس پیشتر وہ مارا گیا * اُسنے نہ یہوواہ نہ شریعت نہ نبیون کے کلام کو مانا بلکہ برعکس اُسکے سارے عقائد کو توڑ کے اُسنے اپنی مرضی کے مطابق اپنی زندگی کو بسر کیا * اُسنے ارامیون کے بت پرست مذہب کو یروسلم مین رواج دیا اور ارامی معبودون کے لیئے مذبح بنائے اور ہیکل کو ارامی نقشہ کے مطابق بدل دیا اور آخر کو ہیکل کو بھی بند کیا * علاوہ اِسکے اُن قومون کے نفرتی دستورون کے مطابق جنھین خداوند نے بنی اسرائیل کے سامنے سے خارج کیا تھا اُسنے اپنے ہی بیٹون کو آگ مین جھونکا * اس تدبیر سے غرض یہہ تھی کہ نا پاک انسانیت جلکر الٰہی طبیعت آزادی پائے * یہہ بیہودگی موسیٰ کی شرع سے منع کی گئی *

۲ سلاطین ۱۶ باب ۲ آیت ۲ تواریخ ۲۸ باب ۱ آیت

۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ آیت احبار ۱۸ باب ۲۱ آیت

۲ تواریخ ۲۷ باب ۸ آیت

آخذ نہ صرف وسواسی بلکہ بزدل بھی تھا چنانچہ جب فقہ اور رزین اُسپر دو ایک دفعہ غالب ہوئے اور ادومی باغی ہوئے اور فلسطیون نے اُسکے ملک پر چڑھائی کی تب ہر چند کہ اُسنے خدا سے رہائی کا وعدہ پایا تھا تاہم وہ شاہ اسوریئل نامے کی مدد طلب کرتا تھا* وہ اِس شرط پر کہ ارام اور اسرائیل کے بادشاہوں سے محفوظ رکھا جاے شاہ مذکور کا خراجگزار رہوا اور اس سبب سے پُل کے جانشین تگلت پلاسر کو موقع ملا کہ ارام اور گلیل پر فتحیاب ہو* اگرچہ آخذ نے شاہ اسور سے یہہ بندوبست کیا تھا تو بھی اُسنے مدد نہ پائی بلکہ برعکس اسکے وہ مجبور رہوا کہ ہیکل کے خزانے اور اموریون کے اور اپنے خزانے بھی صرف کرے تا کہ اپنے اِس حافظ سے جسنے ظلم شروع کیا تھا بچ جاے*

حزقیاہ آخذ کا بیٹا اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اُنتیس برس سلطنت کی اور بغاوت کے دوسو چھترویں سال مین مسیح سے ۷۲۶ برس پیشتر تارک سلطنت ہوا* وہ اپنے والد کے طریقے پر نہ چلا بلکہ داؤد کے طریقے کو اختیار رکھتا تھا* تخت پر بیٹھتے ہی اُسنے ہیکل کو کھولدیا اور بت پرستی کو مٹا کے خدا کی عبادت کو پھر جاری کیا* اکثر بنی اسرائیل اُس پیتل کے سانپ کو جسے موسی نے بنایا اِسوقت تک سجدہ کرتے رہے لیکن حزقیاہ نے

اُسے ضائع و برباد کرڈالا اور جو مذبح ناجائز طور پر یہوداہ کی عبادت کے لیئے بنے تھے اُسنے اُنھین ڈھا دیا اور یہہ حکم دیا کہ معمولی طور سے عید فسح مانی جائین * اس عید کے ماننے کو بادشاہ نے نہ صرف یہوداہ کو بلکہ اِسرائیل کے کاہن بھی بلائے یعنے اُنھین جو سلطنت اسرائیل کے مغلوب ہونے کے وقت اسیری مین گئے تھے * علاوہ اِسکے مثل داؤد کے حذقیاہ نے اپنے لوگون کی تربیت و تعلیم کے واسطے ہیکل مین زبور گوائے اور سلیمان کے امثال کی نقل کرائی اور ملکی بند و بست مین مشغول ہوکے اُسنے قلعے بنلیئے اور نہر بنا کے یروسلم مین پانی لایا* جبکہ اِسکے باپ کے عہد مین فلسطی یہوداہ کے دکھن اطراف مین آگئے تب حذقیاہ نے اُنھین شکست دی اور اسوریون کے جوئے سے بھی جسے آخذ نے اختیار کیا رہائی پائی* غرض اِس نیکوکار اور راست بادشاہ کے حق مین کلام اللہ کی یہہ گواہی ہی کہ جو جو کام اُسنے شروع کیا تاکہ خدا کے گھر کی اور شریعت کی خدمتگزاری کرے اور اپنے خدا کا طالب ہوکے جو جو حکم اُسنے کیا سو اپنے سارے دل سے کیا اور کامیاب ہوا*

امثال ۲۵ باب ۱ آیت

۲ تواریخ ۳۱ باب ۲۰ و ۲۱ آیت

جب حذقیاہ نے چودہ برس سلطنت کی تھی تب سنہیرب نامے شاہ اسور بڑی فوج لیکے یہوداہ کو مطیع کرنے اور مصر کو شکست دینے کے لیئے

چڑھ آیا اور حزقیاہ اُسسے تین سو قنطار روپا اور تیس ۳۰ قنطار سونا دینے سے
مجبور ہوا * چونکہ یہہ نہایت بڑا خراج تھا پس اُسکے حاصل کرنے کے لیئے
نہ صرف سارا روپا جو خداوند کے گھر اور شاہ کے قصر کے خزانے مین تھا صرف
کیا گیا بلکہ بادشاہ نے خداوند کی ہیکل کے دروازون کا اور ستونون پر کا سونا
چھیلا اور اسور کے بادشاہ کو دیا +

جب سنحیرب اشدود کو اپنے تحت مین لایا تھا اور وہان سے مصر
پر چڑھا چاہتا تھا تو یہہ جانکر کہ یہوداہ ایک دفعہ خود مختار ہوا اور یہہ بھی
سنجھکے کہ اُسکا شکست دینا آسان ہوگا اُسنے اُس سلطنت کے مغلوب
کرنیکا قصد مصمم کیا * لبنان اور لکیس اور یروسلم کو چھوڑکے اُسنے جلدی
باقی شہرون کو اپنے قابو مین کر لیا * لبنان اور لکیس کو گھیر کے اُسنے ربساقی
نامے اپنے لشکر کے سردار کے ہاتھہ سے حزقیاہ کے پاس فرمان بھیجا کہ وہ
اپنی سلطنت سنحیرب کے سپرد کرے * ہرچند بادشاہ یہہ سُنکر حیران ہوا
لیکن تو بھی اُسنے یسعیاہ نبی کے کلام سے تسکین و تربیت پائی کہ نبی خدا کو
نے یہہ کہا تھا کہ تو اُن باتون سے جو تونے سنین جنھین شاہ اسور کے
ملازمون نے کہکے میری تحقیر کی ہراسان مت ہو * دیکھہ کہ مین اُسپر ایک چھینکا
بھیجونگا اور وہ افواہ سُنکے اپنی مملکت کو پھر جائیگا اور مین اُسے اُسی

سرزمین مین تلوار سے مار ڈالونگا * نبی کی یہہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ سنہیرب کو یہہ خبر پہنچی کہ ترہاقہ نامے حبش کا بڑا بادشاہ جسکی شہرت اور ناموری ہر اطراف مین مشہور تھی اُسپر حملہ کرنے کو آتا تھا اور اِسکے تھوڑے عرصے بعد ایک رات مین اُسکی فوج مین وبا کے سبب سے ایک لاکھہ پچاسی ہزار آدمی مرے * تب سنہیرب کوچ کرکے نینوے مین آ رہا اور ایسا ہوا کہ ایک روز جب وہ اپنے معبود نسروک کے گھر مین پوجا کرتا تھا اُسکے بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا *

اِسکے چند عرصے بعد حذقیاہ وبا مین مبتلا ہوا اور بعضے سمجھتے ہین کہ جو وبا سنہیرب کے لشکر پر آئی وہی حذقیاہ پر * اگرچہ مرض نہایت سخت تھا لیکن یسعیاہ نبی نے بادشاہ سے اُسکی صحت پانیکا وعدہ کیا اور علاوہ اِسکے اُس سے یہہ کہا کہ اُسکی عمر پندرہ برس بڑھ جائیگی * جب بادشاہ نے اِسکی علامت مانگی تب نبی نے یہہ نشان دیا کہ مقیاس کا سایہ دس درجے پیچھے کو پھر گیا * یہہ معجزہ اور سنہیرب سے سلطنت کا رہائی پانا وسیلے ٹھہرے جن سے یہودی بت پرستی سے پھر گئے اور اِن معجزون کے سبب سے قرب و جوار کے لوگ تعجب کرکے حذقیاہ کو تہنیت نامے بھیجے * اُس وقت یسعیاہ نبی کی معرفت حذقیاہ کو یہوداہ کی اسیری

کی خبر پیش کی گئی * امر مذکور مسیح سے ۷۱۲ برس پیشتر واقع ہوا *

پینتسوان باب

سلطنت یہوداہ کا بیان ۶۹۹ سے ۶۱۱ تک مسیح سے پیشتر

اپنے باپ حذقیاہ کے طریقے کی بہ نسبت منسّی کا طریقہ اور طرح کا تھا
اور اپنی سلطنت مین جو پچپن برس کی تھی اور بغاوت کے تین سو اکتیس
سال مین مسیح سے ۶۴۴ برس پیشتر ختم ہوئی اُسنے اپنے باپ کی نیکیونکو
بدی سے بدلا * اپنے شاہی اختیار سے اُسنے بت پرستی کو ترقی دی
اور خود ہیکل مین جھوٹھے معبودون کے لیئے مذبح بنائے اور ایک مورت
بنا کے ناپاک طریقون سے اُسکی پرستش کی اور اپنے بیٹے کو بھی آگ مین
گذرانا * اُسکے برابر یہوداہ کے کسی بادشاہ نے یہواہ کی بغاوت نہ کی
تھی اور اُسنے اپنی بدی کا پھل پایا * چنانچہ شاہ اسور کے سپہسالارون نے
اُسپر چڑھائی کی اور اُسے مغلوب کر کے اور بیڑیون سے جکڑ کے اُسے اور
اُسکے لوگون کو بابل مین اسیر کیا * اسی طرح یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی
شروع ہوئی اور وہ کسدیون کے ذریعے سے انجام کو پونہچی * قیدی ہو کے

منسّی اپنی نافرمانبرداری اور گستاخی پر سوچنے لگا اور خاکساری سے
اُسنے خدا سے دعا مانگی اور خدا اُسے اُسکی مملکت مین پھر لایا* تب منسّی
اپنی سلطنت کا انتظام کرنے لگا* اُسنے داؤد کے شہر کو مستحکم کیا اور
اجنبی معبودون کو اور اُس بت کو جو خداوند کے گھر مین تھا دفع کیا* علاوہ
اِسکے اُسنے خداوند کے مذبح کی مرمت کی اور سلامتی کے اور شکر کے
ذبیحون کو چڑھایا اور یہودیون کو فرمایا کہ خدا کی بندگی کرنا چاہیئے*

جب منسّی نے وفات پائی تب اُسکا بیٹا امون اُسکا جانشین
ہوکے تخت پر بیٹھا* اُسنے بت پرستی کو پھر جاری کیا اور ممنوع شرع کو
اختیار کیا بلکہ گناہ پر گناہ کیا* جب وہ دو برس تک سلطنت کرتا رہا تب اُسکے
عملے نے آپس مین اُسکے قتل کرنے پر اتفاق کیا اور مسیح سے ۶۴۲ برس
پیشتر اُسے قتل کیا* بادشاہ کی رعیتون نے قاتلون کو مارڈالکر یوسیاہ نامے
امون کا بیٹا جو آٹھ برس کا تھا تخت پر بیٹھایا*

یوسیاہ نے اکتیس برس سلطنت کی اور بغاوت کے تین سو چونسٹھویں
سال مین مسیح سے ۶۱۱ برس پیشتر اُسکی سلطنت تمام ہوئی* جبتک وہ
طفولیت مین رہا اور سلطنت کا انتظام نائب کے ذریعے سے کیا گیا
تو بت پرستی مٹائی نہ گئی* جب یوسیاہ سولہ برس کا ہوا اُسنے خود سلطنت

منسّی کی بحالی ۲ تواریخ ۳۳ باب

امون ۲ سلاطین ۲۱ باب

۲ سلاطین ۲۲ باب ۲ تواریخ ۳۴ باب

یوسیاہ ۲ سلاطین ۲۲

کرنا شروع کیا اور فوراً بت پرستی کو دفع کیا اور جو ناجائز مذبح یہوواہ کی عبادت کے لیئے بنلائے گئے تھے اُنکو ڈہا دیا * جب بادشاہ اٹھارہ برس کا ہوا تب توریت کی کتاب جو موسیٰ کے ہاتھ سے درست ہوئی خدا کے گھر مین پائی گئی اور جب اُسکے مضمون بادشاہ کو سُنائے گئے تو نئے سر سے آگاہ ہوکے اُسنے حتی المقدور محنت و مشقت کی کہ بت پرستی کو دور و دفع کرے اور نہ صرف اپنی سلطنت مین بلکہ سلطنت اسرائیل مین بھی شمعون اور افرائیم اور نفتالی فرقون مین سے جھوٹھے معبودونکی پرستش کو مٹا دیا *

مسیح سے ۶۲۳ برس پیشتر نبوپلسّر نے اسور کی سلطنت کو برباد کرکے سلطنت کسدی بابل کو قائم کیا * اِس آخر سلطنت کو بھی کبھی کبھی سلطنت اسور کہتے ہین اور اس کتاب مین اُسے اسور کی سلطنت کہا کرینگے کیونکہ ہرچند کہ نینوہ کے عوض مین بابل دارالسلطنت ہوا تاہم حکومت وہی رہی * مسیح ۶۱۱ گیارہ برس پیشتر نبوپلسّر اسقدر زور آور ہوا کہ فرعون نکوہ نامے مصر کا ایک نامور بادشاہ اُسے روک لیا چاہتا تھا * نبوپلسّر پر حملہ کرنیکے لیئے نکوہ فلسطی اور جلعاد مین گذرنا چاہتا تھا لیکن اس سبب سے کہ شاہ اسور اور شاہ یہوداہ کے درمیان محبت اور اتحاد تھا پس یوسیاہ

اُسے گذرانے نہ دیتا تھا * چنانچہ وادی عزرائیل کے مجدّو میدان پر نکوہ اور یوسیاہ کی فوجونکے درمیان مین لڑائی ہوئی اور یوسیاہ اپنا بھیس بدلکے لڑائی مین گیا اور جان سے زخمی ہوکے انتقال کرگیا اور نکوہ غالب آیا *

چھتیسوان باب

یہوداہ کی سلطنت کا بیان ۶۱۱ سے ۵۸۸ تک مسیح سے پیشتر

یوسیاہ کے انتقال ہونیکے بعد سلطنت یہوداہ جلد برباد ہونے لگی * ارکان سلطنت نے یہواخذ نامے یوسیاہ کے چھوٹے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور تین مہینے کے بعد جب نکوہ فینیکی کو مغلوب کرکے لوٹا اُسنے یہواخذ کو تخت سلطنت سے معزول کرکے اُسکے بڑے بھائی الیاقیم کو تخت نشین کیا اور اُسکا نام یہویقیم رکھا * علاوہ اِسکے خراج حاصل کرکے وہ یہواخذ کو مصر مین لیگیا * یہویقیم بڑا نالائق بادشاہ تھا * وہ گیارہ برس تک سلطنت کرتا رہا اور بغاوت کے تین سو چھترویں سال مین مسیح سے ۶۰۰ برس پیشتر مرگیا * مجدّو کی لڑائی کے تین برس بعد نکوہ نے نبوپلسّر پر پھر حملہ کیا * چونکہ شاہ مذکور سن رسیدہ ہوا ایس اُسنے اپنی فوج اپنے بیٹے نبوکدنضر کے

یہواخذ
یہویقیم
نبوکدنضر

سپردکی اور اُسنے فرات کے دریا کے پاس فرعون نکوہ کو شکست دیکے اُسے
ایشیا سے نکال دیا * یہہ فتح پاکے نبوکدنضر نے فوراً یروسلم پر جو اُس عصر مین مصر
کے تحت مین تھا چڑھائی کی اور تھوڑے ہی محاصرہ کرنے مین تمام شہر پر
اُسکا قبضہ ہوگیا * اُسنے یہویقیم کو تخت یہوداہ پر پھر بٹھایا اور تب خدا کے
گھر کے اسباب کو لوٹ کر وہ بابل کو گیا * اُسنے اپنے ساتھہ یہودی امیرونکے
بیٹے لیئے اور اُن مین دانیئل نبی اور اُسکے تین رفیق تھے * پادشاہ اِس لیے
اُنھین لیگیا کہ شاہ کے دربار مین خدمت کرین اور یہودیہ ملک کے انتظام
کے ضامن بھی ہون * اِسیطرح جو پیشین گوئی اس سے سو برس پیشتر یسعیاہ
نبی نے خزقیاہ کے سامنے کی تھی اُور طرح پر بھی پوری ہوئی * اِسی سال مین
جو بغاوت کے تین سو اٹھوین سال مسیح سے ۶۰۶ برس پیشتر تھا سلطنت
یہوداہ بابل کے قابو مین ہوئی اور یرمیاہ نبی کی پیشین گوئی کے مطابق بابل کی
حکومت یہوداہ کے اوپر ستر برس تک رہی * اِسکے تین برس بعد یہویقیم نے
بابل سے بغاوت کی اور غالب ہے کہ وہ مصر کی مدد کی انتظاری مین تھا * یرمیاہ
کی پیشین گوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ مذکور نے اپنے آخری دنون مین
اپنی شرارت کا پھل پایا * اُس بیان مین جو دوسرے سلاطین کے ۲۴ باب
اور ۲ تواریخ کے ۳۶ بابونمین مندرج ہے تھوڑی ناموافقت پائی جاتی ہے *

یہویقیم کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا یہویقین جسے یکونیاہ بھی کہتے ہین تخت پر بیٹھا مگر اُسنے صرف تین مہینے تک سلطنت کی * اُسکے عہد مین کسدی لوگ یروسلم کو محاصرہ کرتے تھے اور اگرچہ یہویقین نے آپ کو اُنکے سپرد کیا تو بھی وہ بابل پونہچایا گیا مع خداوند کے گھر کے عمدہ برتنون کے جو سلیمان نے طیار کرائے تھے * علاوہ اِسکے بادشاہ کا سارا دربار اور سات ہزار پیادے اور ایک ہزار کاریگر اور دہ ہزار امیر مع اُنکی جوروؤن اور لڑکون بالون کے بلکہ کل شمار چالیس ہزار لوگون کا اسیری مین کیا اور دریاے کیبار کے پاس مسوپتامیہ مین مقیم ہوا * اسیرون مین حزقیئیل نبی ایک تھا * نبوکدنضر نے یہویقین کے بھائی متنیاہ کو تخت نشین کیا اور اُسکا نام صدقیاہ رکھا *

جتنے عبرانی لوگ سلطنت یہوداہ مین رہے وہ یہہ انتظار کرتے تھے کہ جلد کسدیون سے رہائی پاوینگے اور جو اسیر ہوئے وہ بھی اپنے ملک کو لوٹنے کے منتظر تھے * پہلون کو یرمیاہ نے اور دوسرون کو حزقیئیل نے بتایا کہ کہ ایسی امید باطل ہی * اپنی سلطنت کے نوے سال مین صدقیاہ نے کسدی بادشاہ سے بغاوت کرکے شاہ مصر فرعون حافرہ سے میل رکھا اور اس سبب سے بابل کی فوج نے یروسلم کو پھر محاصرہ کیا * فرعون حافرہ یہودیون کی مدد کرنے کو آیا لیکن جب نبوکدنضر نے مصریون پر حملہ کیا وہ

بھاگے * صدقیاہ کی سلطنت کے گیارہوین برس مین یروسلم ضبط کیا گیا * یہہ امر مسیح سے ۵۸۸ برس
پیشتر واقع ہوا * رات کو صدقیاہ بھاگا لیکن وہ پکڑا گیا اور ربلہ مین نبوکدنضر کے پاس حاضر کیا گیا
شاہ مذکور نے حکم دیا کہ صدقیاہ کے روبرو اُسکے بیٹے قتل کیے جائین اور صدقیاہ کی آنکھین نکلوا کر
اور پیتل کی بیڑیان پہنا کر نبوکدنضر اُسے بابل کو لیگیا * یون نہین حزقییل کی
پیشین گوئی پوری ہوئی کہ بادشاہ بابل کے بیچ آئیگا لیکن وہ اُسے نہ دیکھیگا *

اِسکے تھوڑے عرصے بعد شاہ بابل کا خادم نبوزرادان نام یروسلم مین
آیا اور خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروسلم کے سارے گھر جلا دیے
اور دیوارون کو جو یروسلم کے گرداگرد تھین گرا دیا اور باقی لوگون کو جو شہر
مین چھوٹ گئے تھے پکڑ لیگیا صرف مفلس اور غریبون کو چھوڑا کہ تاکستانون
کی خبر لین اور کھیتی کرین * علاوہ اِسکے وہ خداوند کے گھر کا سب لوازمہ
لیگیا اور جو امیر تھے وہ ربلہ مین قتل کیے گئے *

جو لوگ یہودیہ مین چھوٹ گئے تھے اُنکے اوپر شاہ بابل نے جدلیاہ
کو بادشاہ مقرر کیا * اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ کسدیون کے
مطیع رہین تو صحیح و سلامت رہین تو بھی اسمعیل نامے ایک شخص نے جو
شاہ کے گھرانے کا تھا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کر کے اُسے مار ڈالا *
بعد اُسکے اسمعیل مصر مین بھاگا اور یرمیاہ نبی کو جسنے خدا کی طرف سے یہودیہ

مین رہنے کی صلاح دی اپنے ساتھہ لیا * اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تھے اور جنکا شمار صرف سات سو پینتالیس تھا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا * اُس ملک مین کسی نے نوآبادی نہ کی اور اگرچہ ہان سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکھن طرف مین ادومی لوگ آبسے لیکن تو بھی تھوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹ کے اُس مین پھر داخل نہین ہوئے *

سلطنت یہوداہ کے آخر مین تینتیس برس تک بت پرستی کی نسبت بیبل کی تاریخی کتابون مین تھوڑا ذکر ہی مگر یرمیاہ اور حزقییل کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ پیشتر کی بہ نسبت اُس زمانے مین لوگ بت پرستی کی طرف زیادہ متوجہہ ہوئے *

سینتیسوان باب

نبوت کی کیفیت

اکثر لوگ سمجھتے ہین کہ جو نبی تھے انکا صرف یہہ کام تھا کہ آیندہ باتون کے حق مین پیشین گوئی کرین لیکن یہہ سمجھنا غلطی ہی * سموئیل کے زمانے

سے مسیح سے پیشتر آٹھ سو برس تک جتنے نبی تھے وہ حال کی باتونکی نسبت
لوگون کو سکھلاتے اور سمجھلاتے تھے اور اُنھون نے آیندہ باتون کا تھوڑا
ذکر کیا * سموئیل کی محنتون کے وسیلے سے بنی اسرائیل خدا کی عبادت کی
طرف رجوع ہوئے اور یہہ حالت دینداری و وفاداری اُس زمانہ کی طرف اشارہ
کرتی تھی یعنی جب مسیح آکر اپنی بادشاہت کو قائم کریگا اور سب چیزین بحال
اور خوشحال ہونگی * لیکن جب بنی اسرائیل خدا کی حکومت کے منکر ہوکے غیر
قومون کی مانند بادشاہ مانگتے تھے تب اِس امر ناحق سے وہ بدی و بُرائی
صادر ہوئی جسنے بڑھتے بڑھتے اس امید کو باطل کیا کہ یہہ لوگ خدا کے
زیر حکومت پھر ہونگے * چنانچہ اپنے وقت کی باتون کو چھوڑکر نبیون نے
اُن سزاؤن اور وباؤن کو پیش کیا جو بنی اسرائیل کے گناہونکے سبب سے
اُنپر ہونیوالی تھین * اُنپر یہہ بات ظاہر کی گئی کہ سزائین تو ہونگی مگر اِسوجہہ سے
کہ خدا کا عہد جو اُسنے باپ دادون سے کیا تھا جاری ہے پس یہہ سزائین
صرف تنبیہ کے طور سے کچھہ ہلاکت کے طور سے نہونگی * اِس سے
یہہ مراد تھی کہ غیر قومین خدا کی دشمن ہوکے نیست و نابود ہونگی لیکن بنی اسرائیل
کو برگشتگی کے بعد پھر بھلائی ہوگی بلکہ ایک داؤد یعنی مسیح اُٹھیگا جو اگلے
داؤد کے مقابلہ مین کہین اعلیٰ تر اور بزرگ تر ہوگا اور وہ خدا کی بادشاہت کو

قائم کریگا* اِسکے مطابق مسیح کے آنیکا ذکر جو داؤد کے بعد سیکڑون برس تک
کم رہا سپر گیا گیا اور بنی اسرائیل سکھلائے گئے کہ باوجودیکہ برگشتگی کے سبب سے
وہ اسیری مین جائینگے اور ہر صورت کی مصیبتین پائینگے لیکن جب مسیح آئیگا
تو وہ سچے اسرائیل کا بادشاہ ہوکے اپنی سلطنت کو قائم کریگا*

جو نبی یہودیون کے بابل مین اسیر ہونے سے پیشتر تھے اُنکے نام یہہ ہین ہوشیع
یوئیل اموس نحوم یونہ میکا اور یسعیاہ* جو اسیری مین یا قریب اُس وقت کے تھے وہ یہہ
ہین ابدیاہ حبقوق صفنیاہ یرمیاہ حزقیئیل اور دانیئل* جو اسیری کے
بعد تھے وہ یہہ ہین حجی ذکریاہ اور ملاخی* سلسلہ وار اُنکا احوال کچھہ
بیان کیا جائیگا* اِس مقام مین ہم اُن نبیون کے احوال کا بیان کرینگے
جو اسیری سے پیشتر نبوت کرتے تھے*

ہوشیع یربعام ثانی یا عُزیاہ کے عصر مین سلطنت اسرائیل مین تھا اور
اُسکی پیشین گوئیان خاصکر سلطنت مذکور سے علاقہ رکھتی تھین* اُسنے
لوگون کو برگشتگی کی تاکید کی اور آنیوالی سزاؤن کا ذکر کیا اور یہہ بھی بیان کیا کہ
اُنکی توبہ کرنیکے بعد خدا کا چہرہ اُنپر جلوہ گر ہوگا* ہوشیع کی کتاب مین یہہ
پیشین گوئی مندرج ہی کہ بنی اسرائیل بہت دن تک بغیر بادشاہ اور بغیر حاکم
اور بغیر قربانی اور بغیر بت اور بغیر افود اور بغیر ترافیم کے رہینگے اور بعد اُسکے

بنی اسرائیل پھر ینگے اور خداوند اپنے خدا کو اور داؤد اپنے بادشاہ کو ڈھونڈھینگے
اور آخری دنون مین وہ ڈرتے ہوئے خداوند کی اور اُسکی مہربانی کی پناہ
لینگے * اِس پیشین گوئی کا کچھ حصہ پورا ہوتا جاتا ہی اور کیا اُسکے باقی حصے
پورے نہونگے *

قیاس غالب ہی کہ یوئیل سلطنت یہوداہ مین رہتا تھا * ٹڈیونکی تشبیہ سے
وہ خدا کے فتوی کی طرف اشارہ کرتا ہی اور لوگون سے منت کرتا ہی کہ وہ توبہ
کرین * اِسکے موافق خدا نے یہہ کہا کہ مین اپنی روح کو سارے بشر پر ڈھالونگا
اور تمھارے بیٹے بیٹیان نبوت کرینگے اور تمھارے بوڑھے خواب دیکھینگے
اور تمھاری جوروان دیکھتین بلکہ مین اُنھین دنون مین اپنی روح کو غلامون
اور لونڈیون پر ڈھالونگا اور مین آسمانون اور سرزمین پر عجائب قدرتین ظاہر
کرونگا پیشتر اُس سے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہنچے * اور ایسا
ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا سو نجات پائیگا *

اموس سلطنت یہوداہ کے تقوہ کا ایک چرواہا تھا * گلے کے پیچھے
جاکر اُسنے خداوند سے حکم پایا کہ جا اور میری گروہ اسرائیل سے نبوت کر *
اُسنے گرد نواح کی قومون پر خدا کے فتوون کو ظاہر کیا اور یہہ بھی بیان کیا کہ
اسرائیلیون پر سزائین آئینگی مگر وہ ہلاکت سے بچینگے * اُسکی صفت

خدانے یون فرمایا کہ مین اُسی دن مین داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو کھڑا کرونگا اور اُسکے رخنون کو بند کرونگا اور مین اُسکے ٹوٹے پھوٹے مکان کی مرمت کرونگا اور اُسے جیسا اگلے دنون مین تھا ویسا تعمیر کرونگا ✝

یونہ ین امتّے سلطنت اسرائیل مین رہتا تھا * اُسنے یرو بعام ثانی سے کہا تھا کہ وہ ارامیون پر غالب ہوگا * بعد اُسکے خدا نے اُسے حکم دیا کہ وہ شہر نینوے مین خدا کا کلام سُنائے تا کہ نینوے کے باشندونکا کلام کو قبول کرنا اسرائیل کے خلاف گواہی ٹھہرے * خدا کا حکم نہ مانکر یونہ شہر یافا جاکے ترسیس والے جہاز مین سوار ہوا * طوفان کے ہوتے ہی ملاحون نے اُسے سمندر مین ڈال دیا اور ایک بڑی مچھلی اُسے نگل گئی * تیسرے روز بعد رہائی پاکے وہ نینوے کو گیا اور وہان کے باشندونکو خبر دی کہ چالیس دن کے بعد شہر برباد ہو جائیگا مگر چونکہ لوگون نے توبہ کی پس خدا نے اُنھین بچایا * اِسپر یونہ ناخوش ہوا اور رینڈے کے درخت کو اُگانے اور پژمردہ کرنے سے خدا نے اُسے اُسکی خطا کی بابت قائل کیا ✝

یونہ مسیح کی علامت ہی مگر یہہ فرق بڑا کہ نبی بیدلی سے اور عیسیٰ کامل خوشی سے نجات کے کام مین مشغول رہا * غیر قومون مین منادی کرتے

بیشتر یونہ تین روز تک مچھلی کے پیٹ مین پڑا رہا اور مسیح بھی تین روز قبر مین لیٹا*
وہ موا اور پھر جی اُٹھا اور اِن دونون باتون پر کفارے کا سب کام موقوف ہی†

یسعیاه ۱ : ۱

یسعیاه نے عزّیاه کے عہد سلطنت کے آخر مین نبوّت شروع کی* اُسکے
نوشتے دو حصّون مین منقسم ہین* پہلے حصّے مین ۱-۳۹ باب تک مسیح جیسا
عمانوئیل یعنی خدا ہمارے ساتھہ ہمپر ظاہر ہوتا ہی* علاوہ اِسکے نبی نے
بنی اسرائیل کو اُنکی ناشکری سے تنبیہ کی اور اُن سے توبہ کرنے کی منّت
کی اور غیر قومونکی طلبی خدا کی جانب سے بیان کی اور انگورستان کی
تشبیہ سے جس مین جنگلی انگور اُگے تھے خدا کی نگہبانی اور اسرائیلیونکی
بے ایمانی ظاہر کی* وہ مسیح کا مجسم ہونا اور اُسکی بادشاہت کی بحالی یون
بیان کرتا ہی کہ اُس دن خداوند کی شاخ شوکت اور حشمت ہوگی اور زمین
کا پھل اُنکے لیے جو بنی اسرائیل مین سے بچ نکلے لذیذ اور خوشنما ہوگا*
دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام عمانوئیل رکھیگی* ہمارے
لیے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے
پر ہوگی اور وہ اِس نام سے کہلاتا ہی عجیب مشیر خدای قادر ابدیت کا باپ
سلامتی کا شاہزادہ* یسّی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگی اور اُسکی جڑون سے
ایک پھلدار شاخ پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اُسپر ٹھہریگی حکمت اور خرد کی روح

یسعیاه ۴ : ۲ باب ۷ : ۱۴ باب ۹ : ۶ یسعیاه ۱۱ باب ۱ : ۲

مصلحت اور قدرت کی روح معرفت اور خداوند کے خوف کی روح * جب
اِسکی سلطنت زمین پر قائم کیجائیگی تب بھیڑیا برہ کے ساتھہ رہیگا اور چیتا
حلوان کے ساتھہ بیٹھیگا اور بچھیا اور شیر بچہ اور پالا ہوا بیل ملے جُلے رہینگے
اور ننہا بچہ اُنکی پیشروی کریگا * گاے اور ریچھنی ملکے چرینگی اُنکے بچے ملے
جُلے بیٹھینگے اور شیر ببر بیل کیطرح پوال کھائیگا * اور دودھ پیتا بچہ سانپ
کے بل پاس کھیلیگا اور وہ لڑکا جسکا دودھ چھوڑایا گیا ہوگا کالے کی بانبی
مین ہاتھہ ڈالیگا * وہ میرے مقدّس کوہ کی سب اطراف مین کسی کو دُکھہ
نہ دینگے اور توڑ نڈالینگے کیونکہ جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہی اُسیطرح زمین
خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی * یسعیاہ کے نوشتون کے دوسرے
حصے مین مسیح مثل یہواہ کے خادم کے ہمپر ظاہر ہوتا ہی اور جو دُکھہ اُسنے
اَورون کے لیئے اُٹھایا وہ صاف صریح بیان کیا جاتا ہی * مسیح مثل کفارے
کے ہمپر ظاہر ہوتا ہی وہ اپنے لوگون کے گناہ لیجاتا ہی وہ حقیر گنا جاتا ہی
وہ فروتن اور پھر سرفراز ہوتا ہی * ترپنوین باب مین ان باتون کا ایسا
صاف صریح بیان ہی کہ گویا نبی خود دیکھنے والا ہی * یقیناً اُسنے ہماری
مشقتین اُٹھالین اور ہمارے غمون کا بوجھہ اپنے اوپر چڑھایا پر ہمنے
اُسکا یہہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہی * پر وہ ہمارے گناہون

یسعیاہ ۱۱ باب ۶ سے ۹ تک

یسعیاہ ۵۳ باب ۳ سے ۵ تک

سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیئے اُسپر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں * میکاہ نے سلطنت یہوداہ مین رہکے اور یسعیاہ کے زمانے مین ہو کے یوتام آخذ اور حذقیاہ کے عہد سلطنت مین پیشینگوئی کی اور سزا اور رہائی کی بابت خبر دی * مسیح کی نسبت وہ یہ بات پیش کرتا ہی کہ اے بیت لحم افراتہ ہر چند کہ تو یہوداہ کے ہزارون مین شامل ہونیکے لیئے چھوٹا ہی تو بھی تجھہ مین سے وہ شخص نکلکے مجھہ پاس آئیگا جو اسرائیل مین حاکم ہوگا اور اُسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہی *

اڑتیسوان باب

اُس عرصے کی واقعات کی نظر ثانی جو داؤد کے عہد سے بابل کی اسیری تک ہی

اس درمیان مین جو پہلی بات فعل خداکاری سے تعلق رکھتی ہی وہ یہہ ہی کہ خدا نے ایک شخص کو جو مسیح کے باپ دادون مین تھا اپنے لوگون کے اوپر بادشاہ کیا * گذشتہ زمانے کے جو امور مسیح سے نسبت رکھتے تھے وہ اُن لوگون سے متعلق تھے جن سے مسیح پیدا ہونیوالا تھا لیکن اب خدا کا

جو انتظام ہم دریافت کرتے ہین وہ ایک شخص خاص یعنی داؤد سے متعلق ہی اور اِسیطرح مسیح کی کیفیت زیادہ صاف و صریح ظاہر ہوتی ہی * خدا نے یہہ پسند کیا کہ بنی اسرائیل کی امت مین داؤد کو انتخاب کرے اور اُسے اپنے لوگون کا بادشاہ کرکے سرفراز کرے * جب ساؤل اسرائیل کا بادشاہ کیا گیا تو اُسکا مخصوص ہونا خود اُسیکی ذات پر ختم ہوا لیکن جب داؤد ممسوح ہوا تب خدا کا یہہ مقصد اور منشا تھا کہ جب تک اسرائیلی سلطنت رہے تب تک داؤد کے گھرانے مین تاج سلطنت رہا کرے اور اِس سے برتر قادر مطلق کی یہہ غرض تھی کہ دنیا کے آخر بلکہ ابدالآباد تک داؤد کی نسل مین کلیسیا قائم کیجاے *

داؤد نہ صرف مسیح کا باپ دادا تھا بلکہ مسیح کی جو علامتین پولس نے عہد نامہ مین پیش کی گئین اُن سبھون مین بڑی علامت وہی ہی * مسیح کی تین قسم کی علامتین تھین یعنی جو مقرر کی ہوئی تھین اور جو انتظامی تھین اور جو شخصی تھین * علامت مقررہ مین قربانی گذراننا اور علامت انتظامی مین بنی اسرائیل کا مصر سے رہائی پانا اور علامت شخصی مین داؤد اعلیٰ تر علامت تھا * اِسکے مطابق پاک نوشتون مین مسیح کو اکثر داؤد کہتے ہین * چونکہ داؤد مسیح کا باپ دادا اور علامت بھی تھا بس اُسکا مخصوص ہونا تا کہ خدا کے لوگونکا

بادشاہ ہوا اور اُسکے گھرانے مین کلیسیا قائم رہے) ایسا ہوا کہ جیسا اُس وقت
خود مسیح مخصوص ہوتا* گویا داؤد ہی مین مسیح مخصوص اور ممسوح کیا گیا* چنانچہ
پاک نوشتون مین دونون کے ممسوح ہونیکا ایسا ذکر ہی کہ گویا وہ ایک ہی ہین*
اِسی طرح معلوم ہوتا ہی کہ جب خدا نے داؤد کے گھرانے مین اپنی کلیسیا
شروع کی تب یہہ گویا مسیح کی بادشاہت کا سرنو شروع ہونا تھا* اُسوقت
وہ جڑ قائم کی گیئ جس سے راستبازی کی شاخ نکلی چنانچہ لکھا ہی کہ یسی کے
تنے سے ایک کونپل نکلیگی اور اُسکی جڑون سے ایک پھلدار شاخ پیدا ہوگی*
پھر لکھا ہی کہ دیکھہ وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ مین داؤد کے لیے صداقت
کی ایک شاخ نکالونگا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا وغیرہ*
پھر اُن دنون مین اور اُسوقت مین مین داؤد کے لیئے صداقت کی شاخ جماؤنگا
اور وہ سرزمین مین عدالت و صداقت سے عمل کریگی* اِسکے مطابق نئے
عہدنامہ مین مسیح داؤد کی جڑ اور نسل دونون کہلاتا ہی یعنی روحانی طور سے
جڑ اور جسمانی طور پر نسل وہی ہی*

اُس زمانے مین فعل فداکاری نے اِسطرح سے بھی ترقی پائی کہ خدا نے
داؤد کو تربیت دی کہ الہی گیتونکی معرفت وہ مسیح اور اُسکے کفارے کو ظاہر
کرے* داؤد کو نبوت کی روح بخشی گئی چنانچہ لکھا ہی کہ مجھے قوم کے

زبور ۸۹
لوقا ۱ باب
اعمال ۱۳ باب
یسعیاہ ۱۱ باب ۱ آیت
یرمیاہ ۲۳ باب ۵ آیت
یرمیاہ ۳۳ باب ۱۵ آیت
مکاشفات ۲۲ باب ۱۶ آیت
خدا کا داؤد کو تربیت دینا
اعمال ۲ باب ۳۰ آیت

رئیس داؤد کے حق مین بیدھڑک کہنے دو کہ وہ موا اور گاڑا بھی گیا اور
آج تک اُسکی قبر ہمارے درمیان موجود ہی * سوا اِس سبب سے کہ نبی تھا وغیرہ *
جو تیل داؤد کے ممسوح کرنے کے لیے مستعمل تھا وہ خدا کی روح کی علامت
تھی پس علامت اور حقیقت ایک ہی وقت پائی گئی * روح القدس کی (۱ سموئیل ۱۶ باب ۱۳ آیت)
معرفت داؤد نے زبورون اور گیتون مین مسیح کو پیش کیا اور وہ اسرائیل کا
اچھا گانیوالا کہلاتا ہی * جملہ زبورون مین مسیح کے بہیترے تذکرے (زبورون مین مسیح کا مذکور ہونا)
پائے جاتے ہین اور اُن مین اُسکا مجسم ہونا اور اس دنیا مین زندہ رہنا
اور مارا جانا اور جی اُٹھنا اور آسمان پر چڑھ جانا اور باپ کے حضور اُسکا شفاعت
کرنا اور نبوّت اور سلطنت اور کہانت کا عہدہ رکھنا اور حال اور استقبال
کے جو فائدہ اُسکی نجات سے صادر ہوتے ہین اور ہونگے اور کلیسیا کا
اُس سے پیوستہ ہونا اور غیر قومون کا بلایا جانا اور مسیح کا دوسری مرتبہ
دنیا مین آنا یہہ سب باتین اور اِن سے زیادہ بھی جو مسیح اور اُسکے کفارے
سے تعلق رکھتی ہین زبورون مین پیش کیجاتی ہین *

اسکے سوا خدا نے ایک شہر اختیار کیا جسے اپنے نام سے خاص کرے * (یروشلم کا خدا کا شہر ہونا)
خیمہ یعنی مسکن کے قائم رہنے کے لیئے کوئی مقام نتھا لیکن خدا نے یروشلم
کو جو اُن دنون سے پیشتر یبوس کہلایا گیا پسند خاص کیا * داؤد کے اُسپر (یسعیاہ ۵۵ باب ۳ آیت)

قابض ہونیکا بیان دوسرے سموئیل کے پانچ باب مین مندرج ہی * یروسلم مقدس
شہر کہلاتا ہی اور وہ مسیح کی کلیسیا کی بر معنی علامت بھی ہی *

فضل کے عہد کا تازہ کیا جانا ۱۲

پھر جاے لحاظ یہہ ہی کہ خدا نے داؤد کے ساتھہ فضل کا عہد تازہ کیا اور
اُس سے وعدہ بھی کیا کہ اُسکی نسل مین سے مسیح پیدا ہوگا * پاک نوشتون سے
معلوم ہوتا ہی کہ جو عہد خدا نے داؤد کے ساتھہ باندھا وہ فضل کا عہد تھا *
یسعیاہ ۵۵ باب ۱ سے ۳ مین اس عہد کا ذکر ہی اور خدا کہتا ہی کہ کان
جھکاؤ اور مجھہ پاس آؤ سنو تا کہ تمھاری جان زندہ رہے مین تمسے ابدی عہد
باندھونگا اور داؤد کی سچی نعمتین تمھین دونگا * اُس مقام مین مسیح گنہگارون سے
وعدہ کرتا ہی کہ اس شرط پر کہ وہ اُسکے پاس آئین تو وہ اُنھین اُسی عہد مین شریک
کریگا جو داؤد کے ساتھہ کیا گیا * یہہ پانچ مرتبہ ہوا کہ برگشتگی کے بعد فضل کا
عہد ظاہر کیا گیا تھا * وہ تو برابر ظہور مین آیا مگر وقت بوقت خدا نے ایک
خاص طور سے اُسے تازہ کیا * پہلے وہ آدم کے ساتھہ کیا گیا پھر نوح سے
پھر ابرہام اضحاق اور یعقوب کے ساتھہ پھر بیابان مین بنی اسرائیل سے اور
اب داؤد سے * اُسکا یون تازہ کرنا داؤد کے نزدیک بہت پسندیدہ بات
تھی * چنانچہ جب ناتن نبی نے اُس سے اِس امر کا ذکر کیا تب وہ نہایت
خوش ہوا اور اپنی آخری زندگی مین اُسنے کہا کہ اُسنے ایک ابدی عہد جو

۲ سموئیل ۲۳ باب ۵ آیت ۱۲

سب چیزون مین آراستہ اور پایدار ہی میرے ساتھہ کیا ہی کہ میری ساری سلامتی
اور میرا سارا شوق یہی ہی *

علاوہ اسکے خدا نے عجب طور سے اپنے لوگونکی سلطنت کو مسیح کے باپ
داودون مین سلسلہ وار رکھا * جب داؤد سن رسیدہ ہونیکے سبب سے سلطنت
کے انتظام کرنے سے ہاتھہ اُٹھایا چاہتا تھا تب ادونیاہ اُسکے بیٹے نے
بادشاہ ہونے کا دعوی کیا * چند روز تک ایسا معلوم ہوا کہ وہ تخت پر قائم
رہیگا لیکن اس سبب سے کہ وہ مسیح کے حقیقی باپ داودون مین سے
نہ تھا اِسکی سلطنت جاتی رہی اور سلیمان جو مسیح کے باپ داودون مین
تھا بادشاہ ہوا *

پھر سلیمان کی وفات کے بعد جب یربعام نے داؤد کے گھرانے
کے خلاف بغاوت کی اور رحبعام کی یہہ روش ہوئی کہ اگر کُل اسرائیل اُسے
ترک کرتا تو تعجب کا باعث نہوتا تب ہی اگرچہ دس فرقے باغی ہوئے تو بھی
رحبعام کی سلطنت مین دو فرقے رہے اور اِسیطرح سچا مذہب قائم و جاری
رہتا تھا * پھر اگرچہ ابعام رحبعام کے بیٹے نے بُرا کیا تو بھی خدا نے
اُسکے گھرانے مین سلطنت کا تخت رکھا اور اُسے آسا کو دیا * بعد اُسکے
کئی ایک بادشاہ مثلاً اخزیاہ اور منسی اور امون بدی پر بدی کرتے رہے

۲ سموئیل ۲۳ باب ۵ آیت

مسیح کے باپ دادون مین یہودی سلطنت کا سلسلہ ۱ سلاطین ۱ باب ۵ آیت

یربعام کا فساد بغاوت مین

سلطنت یہوداہ کی تفصیل

تاہم خدا نے اِس سبب سے کہ وہ بادشاہ مسیح کے باپ دادے تھے اُنکے بیٹون کو تخت پر بٹھایا * اِسکے مطابق ابیعام کی بدی کا ذکر کرکے ایک راقم بیان کرتا ہی کہ باوجود اُسکے خداوند اُسکے خدا نے داؤد کی خاطر سے یروسلم مین اُسے ایک چراغ دیا تاکہ اُسکے بیٹے کو اُسکے بعد قائم مقام کرے اور یروسلم کو برقرار رکھے * پھر یہورام کی بُرائی کا بیان کرکے راقم کہتا ہی کہ لیکن خداوند نے نچاہا کہ داؤد کے خاندان کو ہلاک کرے اُس عہد کے سبب سے جو اُسنے داؤد سے باندھا تھا کیونکہ اُسنے وعدہ کیا تھا کہ مین تجھے اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیئے چراغ دونگا * گذشتہ بابون مین بیان ہوچکا ہی کہ سلطنت اسرائیل مین جسمین دس فرقے شامل تھے ایسا حال نتھا بلکہ برعکس اسکے متفرق گھرانون سے تخت نشین چن لیئے گئے * مثلاً پہلے یربعام بادشاہ ہوا اور اُسکا جانشین ناداب ہوا * بعد ناداب کے بعشا جو دوسرے خاندان کا تھا بادشاہ ہوا * پھر زمری تخت پر بیٹھا جو ناداب کا نوکر تھا * بعد اُسکے امری بادشاہ ہوا جو دوسرے گھرانے کا تھا اور جب اُسکی نسل مین سے تین بادشاہ ہوئے تب یاہو تخت پر بیٹھا * چوتھی پشت تک سلطنت یاہو کے خاندان مین رہی اور بعد اُسکے سلوم بادشاہ ہوا * اِسی طرح

اسرائیل کا تخت کسی ایک گھرانے مین نہین بلکہ کئی ایک گھرانون مین منتقل ہوتا چلا آیا لیکن یہودا کا تخت داؤد کے گھرانے مین قائم رہا* اسکی یہہ وجہہ نہین تھی کہ یہوداہ کے بادشاہ اسرائیل کے بادشاہون سے بہتر تھے بلکہ سبب یہہ تھا کہ یہوداہ کی سلطنت مین وہ لوگ بادشاہ ہوئے جو مسیح کے باپ داودے تھے اور اُنکے ساتھہ خدا کی برکت رہی*

ہیکل کا تعمیر کیا جانا خداکاری کے کام سے علاقہ رکھتا تھا اسلیئے کہ ہیکل تین چیزونکی علامت تھی یعنی مسیح کی انسانیت کی اور کلیسیا کی اور آسمان کی* وہ اُس قطعہ اور نمونے کے مطابق تعمیر کی گئی جو خدا کی بروح نے داؤد کو موریاہ کے پہاڑ پر دکھایا اُس مقام پر جہان ارنان یبوسی کا کھلیان تھا اور اغلب ہی کہ اُسی جگہہ ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربان گذرانا*

جبتک کہ مسیح مجسم نہوا وہ مسکن اور ہیکل مین اپنے جلال کو ظاہر کرتا تھا اور وہی مقام اُسکی گویا جائے سکونت تھا* ہیکل اُسکے بدن کی علامت تھی چنانچہ اُسنے خود کہا کہ اس ہیکل کو ڈھا دو اور مین اُسے تین دن مین کھڑا کرونگا پر اُسنے اپنے بدن کی ہیکل کی بابت کہا تھا* جبتک مسیح دنیا مین نہین آیا ہیکل خدا کا گھر تھا جہان سب قربانیان گذرانی گئین

ہیکل کی کیفیت
عبرانیین ۹ باب
۲ تواریخ ۳ باب
پیدایش ۲۲ باب
۱ سلاطین ۸ باب
یوحنا ۲ باب

جبتک کہ حقیقی قربانی جو خود مسیح ہی گذرانی نہ گئی* خداوند ہیکل مین آکے
تعلیم دیتا اور معجزے دکھلاتا رہا اور اُسمین روح القدس کے نازل ہونے
کے بعد مسیح کے شاگرد بھی اکٹھے ہوا کرتے تھے *

یہہ بھی لائق لحاظ ہی کہ سلیمان کے عہد سلطنت مین ہیکل کے تعمیر
کرنیکے بعد یہودی کلیسیا کی سب سے بڑی سرفرازی ہوئی اور اُس
زمانے سے اُسکا زوال ہوا چاہتا تھا* سلیمان کے آخری دنون مین
اِس سبب سے کہ اُسنے بت پرستی سے اپنے کو بگاڑا تھا اُسکی بزرگی اور
جلال مین نقص شروع ہوا اور سلطنت مین فتنہ و فساد برپا ہوا* آخرش جیسا
بیان ہو چکا ہی دس فرقون نے بغاوت کی اور سلطنت یہوداہ بہت بگڑ گئی*
اخیاب کے عہد مین نہ صرف سُنہلے بچھڑے کی بلکہ بعال کی پرستش بھی
جاری ہوئی* اِن مین یہہ فرق تھا کہ جو سُنہلے بچھڑے کو سجدہ کرتے
تھے وہ کہتے تھے کہ اِسطرح پر خدا کی عبادت و پرستش کرتے ہین لیکن
جو بعال کو مانتے تھے وہ گویا خدا کی جگہہ اُس غیر معبود کو مقرر کرکے اُسکی
پرستش مین مشغول رہے* اِسکے چند عرصے بعد یعنی جب یہورام نے
اخیاب کی بیٹی عتالیاہ سے بیاہ کیا تب بعال کی پرستش سلطنت یہوداہ
مین بھی جاری ہوئی*

اگرچہ دونون سلطنتون مین بدی اور برائی بڑھتی گئی جبتک کہ دونون
برباد نہوئین توبھی اُس کل عرصے مین خدانے اپنی کلیسیا کی خبرلی بلکہ اُسکی
ایسی حفاظت کی اور اُسے اسقدر تربیت دی کہ فعل فداکاری ترقی پاتا
رہا * اُن دنون مین خدانے عجب صورت سے شریعت کی کتاب کی حفاظت
کی تاکہ جسوقت سب چیزین تباہ ہون وہ ضائع اور گم نہو * خاصکر منسّی
اور اُسکے بیٹے امون کے عہد مین جو ستاون برس تک بادشاہ رہے
شرع کی کتاب کی بنسبت لوگ اسقدر غافل ہوئے اور ہیکل کے بندوبست
مین ایسی بے ترتیبی ہوئی کہ کتاب مذکور جو پاک ترین مین عہد کے
صندوق کے پاس رکھی رہا کرتی تھی کئی برس تک کھوئی رہی اور کوئی
نجانتا کہ وہ کہان ہے * یوسیاہ کے عہد مین جب ہیکل کی مرمت کرتے
تھے کتاب کوڑے کرکٹ مین پائی گئی *

عزیاہ کے عہد مین خدانے نبیون کو مبعوث کیا جنپر یہہ فرض تھا کہ
اپنی نبوتون کو لکھکے کلیسیا کے سپرد کرین * اوپر ذکر ہوچکا ہے کہ سموئیل
کے عہد سے خدانے نبیون کو سلسلہ وار اُٹھایا اور اُن مین سے بعضون
نے خدا سے الہام پاکے کچھہ نکچھہ لکھا مگر عزیاہ کے عصر تک کسی نبی نے
پیشین گوئی کی کتاب نہ لکھی تھی * اُسکے عہد سے نبیون نے سلسلہ وار

کتابین لکھین مثلاً ہوشیع یسعیاہ عموس یوناہ میکاہ نخوم وغیرہ ان سبھون نے مسیح کے حق مین پیشین گوئی کی اور خاصکر اسی لیے نبوت کی روح انکو دی گئی کیونکہ گواہی جو عیسی پر ہی نبوت کی روح ہی * جنھون نے مسیح پر گواہی دی اُن مین سے یسعیاہ صاف وصریح اُسکا بیان کرتا ہی * معلوم ہوتا ہی کہ خداوند عیسی نے ایک مرتبہ آپ کو نبی مذکور پر ظاہر کیا *

غور کے لائق ہی کہ جس قدر ہم مسیح کی آمد کے وقت تک تاریخ پر غور کرتے ہین اُسی قدر گواہی اُسکی نسبت زیادہ صاف اور آشکار ہوتی جاتی ہی * آدم سے نوح تک اُسکا تذکرہ تو ہی مگر کم * نوح سے ابرہام تک تذکرے بڑھتے ہین اور پھر موسی یشوع اور قاضیون کے عہد مین اور بھی تذکرے پائے جاتے ہین لیکن سموئیل سے لیکے بابل کی اسیری تک مسیح کے زیادہ تذکرے ملتے ہین اور اوس دن کا پو پھٹنا ہوا چاہتا ہی جسکا آفتاب خود مسیح ہی *

اُنتالیسواں باب

سلطنت ارام اسور وغیرہ کی کیفیت

اُن قوموں مین جنھین خدا نے مقرر کیا کہ اُنکے وسیلے سے سلطنت یہوداہ اور اسرائیل پر سزا پونہچائے پہلی قوم ارام تھی جسکا دار السلطنۃ دمشق تھا* شہر دمشق نہایت قدیم ہی بلکہ شاید اُن شہرون مین جو اب تک آباد ہین اس سے قدیم تر کوئی نہین ہی* وہ یروسلم سے قریب اُسّی کوس کے فاصلے پر اُتّر پورب کی طرف واقع ہی* اُسکا تذکرہ موسیٰ کی پہلی کتاب یعنی ابرام کے عصر مین ملتا ہی* اُسکی کیفیت کا تھوڑا ذکر ہوتا ہی* داؤد نے اُسے ارامیون سے لیکے مستحکم کیا مگر سلیمان کے عہد مین رزین ارامی نے اپنی سلطنت کو پھر قائم کیا* رزین کی اولاد مین بن ہدد اول نے آسا سے انعام پاکے سلطنت اسرائیل کے بعشا نامے بادشاہ پر حملہ کیا اور اُسکو طرح طرح کا نقصان پونہچایا* بن ہدد اول کا جانشین بن ہدد ثانی ہوا اور اُسے ہزائیل دست دراز نے قتل کیا* ہزائیل نے سلطنت اسرائیل سے لڑکے اُن اطراف کو جو دریاے یردن کے مشرق کی سمت تھے اپنے قبضے

دمشق

پیدایش ۱۵ باب

۲ سموئیل

۱ سلاطین ۱۱ باب

۱ سلاطین ۱۵ باب

مین کرلیا* اُسکے بیٹے بن ہدد سوم نے اسرائیلی شاہ یہوآس اور یربعام
ثانی کیطرف سے بار بار شکست پائی اور جو زمین اُسکے باپ نے حاصل
کی تھی وہ اُسے چھوڑ دینے کو مجبور ہوا* اُسکے ایک مدت بعد فقاہ اسرائیل کے
اور رزین دمشق کے بادشاہون نے یہوداہ کے آخز بادشاہ کے خلاف
بندش باندھی اور یہہ بندش شاہ ارام کی ہلاکت کا باعث ٹھہری کیونکہ آخز
نے تگلت پلاسر شاہِ اسور کی مدد مانگی اور وہ ارامیون پر حملہ کرکے غالب
ہوا اور ارام کے باشندونکو اسور مین لیگیا اور ملک ارام کو اپنے ملک مین
شامل کرلیا* اِسکے سوا اسرائیل کے جو فرقے یردن کے پورب کی سمت
رہتے تھے اسیری مین گئے*

اسرائیل کا اسیری مین جانا

سلسلہ وار چار سلطنتون کا جاری ہونا

گذشتہ بابون مین بیان ہو چکا ہی کہ ملک مصر سلطنت یہوداہ اور اسرائیل
سے کم وبیش علاقہ رکھتا تھا اور ابھی ذکر ہوا کہ خدا نے ایسا انتظام کیا
کہ ارامیون کے وسیلے سے یہوداہ اور اسرائیل عاجز ہوئے* آیندہ دیکھا
جائیگا کہ سلسلہ وار چار بڑی سلطنتین جاری ہوئین جو یہوداہ اور اسرائیل
سے بہت علاقہ رکھتی تھین اور اُنکے جاری ہونیکا ذکر نبیون نے پیش کیا
تھا* اِسکا بیان یون ہی کہ دانیل بابل مین اسیر ہوکے شاہ بابل نبوکدنضر
کے پاس خدمت کرتا رہا* اور نبوکدنضر نے ایسے خواب دیکھے کہ جن سے وہ

گھبرایا اور نیند جاتی رہی * اپنے خواب کی تعبیر کے لیئے اُسنے حکما
اور نجومیون اور جادوگرون اور فال گیرون کو طلب کیا اور چونکہ
اُن مین سے کوئی اِس خواب کی تعبیر نہ کہہ سکا پس بادشاہ نے نہایت
غصہ ہوکے اُن سبھون کے قتل کا حکم کیا * جب دانیل کو یہہ خبر پہنچی
اُسنے خدا سے دعا مانگ کے ہدایت پائی اور بادشاہ کے خواب کی
تعبیر بیان کرکے آپکو اور حکما وغیرہ کو بچا لیا *

جو خواب بادشاہ نے دیکھا وہ یہہ تھا کہ ایک مورت اُسکے سامنے
کھڑی ہوئی اور اُسکی صورت ہیبتناک تھی * اُسکا سر خالص سونے کا
تھا اُسکا سینہ اور اُسکے بازو چاندی کے تھے اور اُسکا شکم اور رانین
تانبے کی تھین اُسکی ٹانگین لوہے کی اور اُسکے پانون کچھہ لوہے
کے اور کچھہ مٹی کے بھی تھے * اور ایک پتھر بغیر اُسکے کہ کوئی ہاتھہ سے
کاٹ کے نکالے آپ سے آپ ظاہر ہوا جو اُس مورت کے پانون پر
جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور اُنھین ٹکڑے ٹکڑے کیا * تب لوہا
اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا پارہ پارہ کیئے گئے اور تابستانی
کھلیانکی بھوسی کے مانند ہوئے اور ہوا اُنھین اُڑا لیگئی یہان تک
کہ اُنکا پتا نہ ملا اور وہ پتھر جسنے اُس مورت کو مارا ایک بڑا پتھر ہوگیا اور تمام

زمین کو بھر دیا * اِس خواب کی تعبیر دانیئل نے یون بیان کی کہ مورت کے
سونے کا سر نبوکدنضر آپ ہی اور اُسکی سلطنت کے بعد ایک اور سلطنت
برپا ہوگی جو سلطنتِ اسور سے چھوٹی ہوگی چنانچہ چاندی سے اُسکی مشابہت
ہی * اِسکے بعد ایک اور سلطنت قائم کیجائیگی جو تانبے سے تشبیہ دیگئی اور
چوتھی سلطنت بھی جاری ہوگی جو اَوروں کے مقابلے مین ایسی ہوگی جیسا لوہا
سونا چاندی اور تانبے کے مقابلے مین اور جسطرح لوہا ساری چیزون کو توڑ
ڈالتا ہی اُسی طرح یہہ سلطنت بھی دنیا کی دوسری سلطنتون کو توڑکر کچل ڈالیگی
اور جبکہ یہہ سلطنت دو پانوون سے مشابہ ہوئی پس اُسکے دو حصے ہونگے
اور چونکہ لوہے کے ساتھہ مٹی کا ذکر ہی لہذا سلطنت کچھہ تو مضبوط اور کچھہ کمزور
بھی ہوگی اور آخرکار مثل اُس پتھر کے جو از خود نکلا ایک چھوٹی سلطنت برپا ہوگی
اور بڑھتے بڑھتے وہ اُن ساری سلطنتون پر غالب آئیگی بلکہ تمام دنیا کو اپنے
تحت مین لائیگی * کل علما و مفسر اِس بات پر متفق الرای ہین کہ جو سلطنتین
شکل مذکور سے مشابہ تھین وہ یہہ تھین یعنی اسور اور فارس اور مکدونیہ
اور روم کی سلطنتین * سلطنت روم مغربی اور مشرقی سلطنت ہوئی
اور جو سلطنت پتھر سے مشابہ تھی وہ عیسیٰ مسیح کی ہی جو بڑھتے بڑھتے
تمام دنیا کو معمور اور بھرپور کریگی *

اِن سلطنتون مین اسور پہلی تھی جو دور تک فرمان روا ہوئی اور سولہ سترہ سو برس تک وہ خود مختار اور برقرار رہی * گذشتہ بابون مین بیان ہو چکا ہی کہ نمرود نے شہر بابل کی بنا ڈالی اور قیاس غالب ہی کہ اُسکے ہم عصر اسُشر نے نینوہ شہر کو تعمیر کیا * ایک مشکل یہہ ہی کہ ان شہرون کی بنا ڈالنے کے بیان کرنے کے بعد پاک نوشتون مین تیرہ سو برس تک یعنی مسیح سے پیشتر نوسو برس تک اُنکا کوئی ذکر پایا نہین جاتا * اُس اثنا مین اسور کی سلطنت بڑھتی گئی اور معلوم ہوتا ہی کہ اُسکے بادشاہ اور سپہسالارون مین اکثر نامور اور بزرگ لوگ ہوئے ہونگے * کئی ایک موٗرخون نے جو دنیوی تاریخ کے راقم تھے اِن بادشاہون کا بیان کیا ہی مگر اُنکا بیان شک سے مبرّا نہین ہی * قرین قیاس ہی کہ اُس عرصے مین جو ابیرہام اور یونہ نبی کے عہد کے درمیان مین واقع ہوا بہت سے تعمیرات اور مکانات تعمیر کیے گئے جنکے کھنڈھر آج تک پائے جاتے ہین *

اوپر بیان ہو چکا کہ پاک نوشتون مین سلطنت اسور کا بڑی مدت تک کوئی تذکرہ نہین ہی * اِس عرصے کے بعد جب اسور کا بیان پھر ملتا ہی تب وہ اس امر سے تعلق رکھتا ہی کہ خدا کی طرف سے قریب

اٹھ سو یا سٹھ برس مسیح سے پیشتر یونہ نبی شہر نینوہ کو بھیجا گیا کہ خدا کا کلام سُنا کے لوگون کو بدی سے نیکی کی طرف رجوع کرے * چونکہ شہر کے باشندون نے خدا پر اعتقاد کیا اور اپنی بُری راہون سے پھرے پس خدا نے اُن کو اُس عذاب سے بچایا جو اُنکے واسطے مقرر ہو چکا تھا اور دو سو پچاس برس تک شہر نینوہ بچا رہا *

جو بادشاہ یونہ کا شنوا ہو کے مع اپنے لوگون کے بدی کرنے سے باز رہا اُسکا نام ظاہر نہوا * بعضے گمان کرتے ہین کہ وہ پُل نامے بادشاہ تھا لیکن قیاس غالب ہی کہ پُل کا باپ تھا * مسیح سے سات سو ستر برس پیشتر مناہم کی دست درازی کے عہد مین پُل نے اسرائیل کی سلطنت پر چڑھائی کرکے مناہم سے چاندی کا ایک ہزار قنطار لیا اس شرط پر کہ اُسے اُسکے تخت پر قائم کر دے * پُل مسیح سے سات سو چوہتر برس پیشتر انتقال کر گیا اور اُسکا بڑا بیٹا تگلت پلاسر نامے اُسکا جانشین ہوا اور بابل جو اُس زمانے مین اسور کا ایک صوبہ تھا اُسکے چھوٹے بیٹے نبونصر کے سپرد کیا گیا * بابل کی تواریخون مین سمرامیس نامے ایک مشہور ملکہ کے اکثر تذکرے ہین * بعضے مورخ سمجھتے ہین کہ وہ مسیح سے تقریباً اٹھارہ سو برس پیشتر تھی مگر غالب تر یہی کہ وہ

نبونصر کی جورو یا اُسکی ماں تھی اور نبونصر کے وفات پانے کے بعد
سلطنت کا بندوبست کرتی رہی * مسیح سے سات سو چالیس برس پیشتر
تگلت پلاسر کا ارام پر دو حملہ کرنا واقع ہوا جسکا ذکر ہو چکا ہی اور اُسکا بیان
پاک نوشتون مین پایا جاتا ہی *

مسیح سے سات سو چھبیس برس پیشتر سلمنذر تگلت پلاسر کا بیٹا
اُسکا جانشین ہوا اور جب شاہ اسرائیل ہوسیع اسور سے بغاوت
کی تب سلمنذر دس فرقون مین سے جو باقی تھے اُنکو ملک مادا مین
اسیر کر لیگیا * ان دس فرقون کی بابت بڑا مباحثہ ہوتا ہی کہ اُنکی اولاد
کہان ہین * بعضے گمان کرتے ہین کہ امریکہ کے اصلی لوگ جنھین
انڈین کہتے ہین اور بعضے سمجھتے ہین کہ افغانی اُن دس فرقون مین
سے نکلے ہین لیکن اُنکی تحقیق مین کوئی بات پایۂ ثبوت تک نہین پہنچی
اغلب یہہ ہی کہ اُن مین سے بہیترے یہودیون کے ساتھ اسیری سے
ملک یہودیہ مین لوٹ کر اُنسے ملائے گئے *

سلمنذر نہ صرف سلطنت اسرائیل پر غالب آیا بلکہ اور پچھم طرف بڑھکے
وہ شہر سور کو چھوڑکے فینیکی کے شہرون کو اپنے قبضے مین لایا *
اُسنے پانچ برس تک شہر سور کو محاصرہ کیا لیکن اُسکی وفات کے سبب سے

محاصرہ جاتا رہا* مسیح سے سات سو چودہ برس پیشتر اُسکا بیٹا سنہیرب اُسکا جاے نشین ہوا اور جیسا گذشتہ درسون مین بیان ہو چکا اُسکا یہودیونکے ساتھہ بہت سا تعلق تھا*

یاد ہوگا کہ سنہیرب کے لشکر کے ہلاک ہونیکے بعد وہ نینوہ کو بھاگا اور وہان سے بتخانے مین اپنے بیٹون کے ہاتھہ سے مارا گیا* مسیح سے سات سو دس برس پیشتر اُسکا بیٹا اسرحدون نامے اُسکا جاے نشین ہوا اور اُسکو عزرا اسنفر بزرگ و شریف کہتا ہے اور یسعیاہ نبی کی کتاب مین وہ سرجون کہلاتا ہی* یہہ وہی شاہ ہے جسنے ملک یہودیہ پر حملہ کرکے اُسے ویران کیا اور یروشلم کو اپنے قبضے مین کرکے حزقیل کے بیٹے منسّی کو گرفتار کیا* چونکہ منسّی جو بت پرست اور ظالم تھا حالت قید مین خدا کی طرف رجوع ہوا لہذا خدا نے اُسپر مہربانی کی نظر کی اور اسرحدون نے اُسے اُسکے تخت پہ پھر بٹھایا* علاوہ اِسکے سلطنت یہوداہ کا برباد ہونا سو برس سے زیادہ ملتوی رہا اور اِس ماجرے کے وقوع مین آنے سے پیشتر خود نینوہ تاخت تاراج ہوا* اسرحدون کی وفات کے بعد سلطنتِ اسور کا زوال ہونے لگا اور سلطنت بابل بڑھنے لگی مگر یاد رکھنا چاہیے کہ حقیقتاً سلطنت اسور جاری رہی فقط دارالسلطنة بابل ہو گیا* اسرحدون کے بعد نینس تخت پر بیٹھا لیکن

اُسکا کچھہ بیان نہین ہی * مسیح سے چھہ سو اٹھاون برس پیشتر نبوکدنضر بادشاہ
ہوا * اُسکی وفات کے بعد مسیح سے چھہ سو چھتّیس برس پیشتر سرڈاپل بادشاہ
ہوا اور اُسکی سلطنت مین اسور کے بادشاہونکے سلسلے ختم ہوئے اور
شہر نینوہ جو قدیم سے بزرگ اور بالا تھا برباد ہوا * اس امر کے بیان کرنے
سے پیشتر بابل اور نینوہ کا کچھہ بیان کرینگے * اغلب ہی کہ ان شہرون مین
سے بابل کچھہ قدیم تھا مگر اِسلیئے کہ نینوہ سلطنت اسور کا پہلا دار السلطنۃ
ہوا ہم پہلے اِسکا بیان کرینگے *

نینوہ کی سرگذشت

نینوہ جو دریاے دجلہ پر واقع تھا ایک مدت بعد نہایت بڑا اور مشہور شہر
ہو گیا * یونہ نبی کے عہد مین اُسکا یہہ بیان تھا کہ اُسکا احاطہ تین دن کی
راہ تھی جس سے یہہ مراد ہو گی کہ اُسکی ایک حد سے دوسری حد تک اتنا
فاصلہ تھا * اغلب ہی کہ شہر کے مکانات باغون کے بیچ مین تھے جس سے
شہر دور تک پھیل گیا * یونہ نبی کا یہہ بھی قول ہی کہ نینوہ مین ایک لاکھہ بیس ہزار
سے زیادہ لوگ تھے جو اپنے دہنے بائین ہاتھہ کے درمیان امتیاز نکر سکتے
اور جب اتنے بال بچے تھے تو معلوم ہوتا ہی کہ کل آبادی مین پندرہ بیس لاکھہ
لوگ رہتے ہونگے * ہیرودوطس مؤرخ مشہور بیان کرتا ہی کہ شہر کے اندر اتنے کھیت اور باغ بھی
تھے کہ اگر بہت مدت تک محاصرہ ہوتا تو اُن کھیتون کا اناج اس انجام کے لیئے کفایت کرتا *

بابل کی کیفیت

اغلب ہی کہ حسن زمانے مین برج بابل کی نیو ڈالی گئی اُسی زمانے مین شہر بابل کی بنا بھی ڈالی گئی تھی مگر مثل ننوہ کے وہ مدت تک بڑا نہوا * وہ دریاے فرات کے وار پار واقع تھا * معلوم ہوتا ہی کہ اُس مقام سے جہان شہر بابل واقع تھا شہر بغداد تک بیس کوس کا فاصلہ ہی * متواتر بادشاہون نے بابل کو بڑھایا اور آراستہ کیا اور اس کام مین ملکہ سمیرامس اور شاہ نبوکدنصر زیادہ مشغول تھے * ہیرودوطس مؤرخ کے لکھنے کے مطابق بابل کی شہر پناہ کا دایرہ تیس کوس کا تھا اور یہہ دیوار اینٹون سے بنائی گئی تھی جو نفتہ سے جوڑی گئین * شہر کی قطع مربّع تھی * دیوارونکی موٹائی اٹھاون اور اُنکی بلندی دوسو تینتیس ہاتھ کی تھی * ایک سو پھاٹک تھے یعنی ایک ایک جانب پچاس پچاس اور یہہ اصلی پیتل سے بنے تھے * اِسکے سوا دیوارونکے اوپر دوسو پچاس برج تھے یعنی دو دو پھاٹکون کے بیچ مین چار برج بنائے گئے اور چارون کونے پر بھی برج تھے * شہر مین پچاس سڑکین تھین اور ایک ایک سڑک لنبائی مین ساڑھے سات کوس کی تھی اور یہہ پچاس سڑکین آپسمین آڑی ترچھی تھین * دریاے فرات کے اوپر جو شہر کے بیچون بیچ جاری تھا بڑا پل بنا تھا اور دریا کے وار پار ایک دیوار سے دوسری تک گھاٹ بنے اور گھاٹون مین پیتل کے پھاٹک تھے * جو نہرین بابل کے آس پاس تھین وہ بہت قدیم

تھین* اُنمین سے ایک کا بنانا جو شہر ملکہ کہلاتی تھی نمرود اور کوش پر عائد
ہوتا ہی مگر قیاس غالب تر ہی کہ نبوکدنضر نے اُسے بنایا* اُسمین بڑے بڑے
جہازون کے لیئے سمائی تھی بلکہ وہ ایسی بڑی تھی کہ بعضون نے خیال
کیا ہی کہ یہی فرات کا اصلی آستان تھا*

ایک محل جسے نبوکدنضر نے تعمیر کیا بہت مشہور ہی* اُسکی باہری دیوار
کا دائرہ تین کوس کا تھا اور اِسکے اندر پہرے اور برج والی دیوارین
تھین* محل آدمی اور جانورون کی مورتون سے آراستہ تھا اور اُسمین
بہت سے سونے اور چاندی کے ظروف تھے اور سب طرحکی لوٹ کا
مال جو مصر فلسطینہ اور سور سے لایا گیا تھا* جو سب سے عجیب اور مشہور
شئے تھی وہ باغ تھے جنھین شاہ نبوکدنضر نے ملکہ کے واسطے بنایا* شہر
بابل ایک وسیع میدان پر واقع تھا اور ان باغونکے بنانے کے لیئے
نبوکدنضر نے چار سو فٹ کا اونچا پہاڑ بنایا اور چارون طرف چبوترہ ایک
دوسرے کے اوپر تین سو فٹ کی بلندی تک چڑھایا* ایک چبوترے
سے دوسرے تک سیڑھی بنی تھی* یہ چبوترے یون بنے کہ بنیاد اُنکی پتھر
اور چٹائی اور نفتہ اور اینٹون اور سیسے کے ردّے سے تھی اور سیسے
کے اوپر مٹی اسقدر جمائی گئی کہ بڑے درختونکی جڑین اُسمین قرار پائین

پانی دریا سے اُٹھایا گیا اور اِس تدبیر سے پہاڑ کی ایسی صورت بنائی گئی کہ دور سے حقیقی پہاڑ کے مانند دکھائی دیتا تھا * اغلب ہی کہ بادشاہ نے اِسی مقام پر سے شہر پر نگاہ کر کے کہا کہ کیا یہہ وہ بڑی بابل نہین جسے مین نے اپنی توانائی کی شدت سے بنایا تا کہ وہ دارالسلطنۃ ہو اور اُس سے میری شان و شوکت جلوہ گر ہو *

دانیل ۴ باب ۳۰ آیت

سردناپل کے نِنوہ کے تخت پر بیٹھنے کے تھوڑے عرصے بعد مادیون اور بابلیون نے اُس سے بغاوت کی * معلوم ہوتا ہی کہ سیکڑون برس پیشتر مادا خود مختار سلطنت تھی مگر وہ اسور کے تحت مین آ گئی تھی * سردناپل کے زمانے مین کی اکسارِیس اُسکا بادشاہ تھا اور نبوپلیسر بابل کے اوپر نائب تھا * اپنی فوجون کو ملا کے اِن شاہزادون نے نِنوہ کو مغلوب کرنیکا قصد کیا * دو برس تک وہ شہر کا محاصرہ کیئے رہے لیکن غالب نہوئے * آخر کو دریاے دجلہ کے لبریز ہونیکے سبب سے شہرپناہ گر گئی اور شہر بے حفاظت ہوا * پریشان ہو کر بادشاہ نے اپنے محل کو جسمین اُسنے سلطنت کے خزانے جمع کیئے جلا دیا اور خود وہ مع اپنے گھرانے کے آگ مین جلکر خاک ہوا * فتح مند فوج شہر مین داخل ہوئی اور اُسے لوٹ کر اُنھونے محلون اور دیوارون کو مسمار کیا * اگرچہ مؤرخ مختلف الرّاے ہین کہ یہہ ماجرا

نحوم ۲ باب ۶ آیت

کب واقع ہوا لیکن اغلب ہی کہ وہ مسیح سے چھہ سو چھہ برس پیشتر
وقوع مین آیا*

صفنیاہ نبی نے ننوہ کے پایمال کرنیکی پیشین گوئی کی تھی کہ خداوند
اسور کو خراب کریگا اور ننوہ کو ویران اور بیابان کے مانند خشک کردیگا وغیرہ*
حزقئیل نبی کی کتاب کے اکتیسوین باب مین ننوہ کی سرفرازی کا بیان ہی
اور اس سے جانا جاتا ہی کہ اُسکی کسقدر کی پریشانی ہوئی* وہ پھر تعمیر کیا نہ گیا* اسکے برباد
کرنیکے چند عرصے بعد دریاے دجلہ کے دوسرے کنارے پر شہر
موسل تعمیر ہوا* اب اُن بادشاہون کا ذکر کرینگے جو بابل مین سلطنت
کرتے رہے اُس وقت تک کہ خورس اور دارا مادی نے اُس شہر
کو لیکے اُسے پایمال کیا*

صفنیاہ ۲ باب ۱۳ آیت سے ۱۵ آیت تک

ننوہ کی سرفرازی ۳۱

چالیسوان باب

بابل کے بادشاہونکی کیفیت

نبوبلیسر کا بیٹا نبوکدنضر نامور ہوا اور اُسکے اکثر تذکرے بیبل کی
تاریخ اور نبوتون مین پائے جاتے ہین* جب وہ جوان تھا اپنے باپ

نبوکدنضر

کی حیات کے عہد مین وہ لشکر کا سپہسالار رہا اور پچھم طرف بڑھکے اُسنے ارام مین مصر کے بادشاہ نکوہ کا سامھنا کیا اور اُسے ایسا مجبور کیا کہ وہ بھاگ کے مصر کو چلا گیا* مسیح سے چھہ سو پانچ برس پیشتر اُسنے یروسلم کو محاصرہ کرکے لے لیا اور یہوداہ اور بنیامین کے فرقونکے امیرون مین سے اکثرون کو اسیر کیا* اِن اسیرون مین دانئیل اور حزقئیل تھے اور دانئیل کے رفیق سدرک میسک اور ابدنجو* جبکہ سلطنت یہوداہ کے بیان مین اس محاصرہ کا ذکر آچکا ہی تو یہان زیادہ طوالت کرنیکی احتیاج نہین ہی*

سلطنت بابل کا سرفراز ہونا

نبوکدنضر کے عہد مین سلطنت بابل نہایت سرفراز ہوئی* اُسکی فوجین نہ صرف فلسطینہ اور مصر بلکہ اُن ساری قومون پر بھی فتحیاب ہوئین جو دریاے فرات کی مغرب کی طرف تھین* اُن نبوتون پر غور کرنے سے جو یہوداہ کی اسیری کے قریب پیش کی گئین یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نبی نہ صرف اِسلیئے مقرر ہوے کہ اپنی قوم کے لوگون کو عبرت اور نصیحت کرین بلکہ اِس واسطے بھی کہ گرد نواح کی قومون کا آیندہ حال بتائین* چنانچہ یرمیاہ حزقئیل عموس عبدیاہ یوئیل وغیرہ کی نبوتون کے مطابق اموی اور موابی اور ادومی اور سیدی اور سوری

اور فلسطی وغیرہ اسور کی فوجون کے وسیلے سے خدا کی طرف سے سزایاب ہوئین *

چونکہ سلطنت اسور اسقدر مضبوط اور پایدار ہوئی تھی پس گمان ہو کہ بابل مین اُسکی ایسی درازی اور حشمت ہوئی جیسی نینوہ مین مگر ایسی نہین تھی * نبوکدنضر چھیالیس برس تک تخت پر بیٹھا اور اُس اثنا مین سلطنت بحال رہی * ایک دفعہ بادشاہ نے نہایت بڑا کام کیا یعنی سدرک میسک اور ابدنجو کو جلتے ہوے تنور مین ڈالا اور اُسنے جلد اپنے گناہ کا پھل پایا * اپنی دیوانگی کے بعد وہ دانیئل کی طرف سے تعلیم پاکر کیا شوا ہوا اور سلطنت کا اچھا بندوبست و انتظام کرنے لگا * یروسلم کے غارت ہونیکے دوسرے برس بعد یعنی مسیح سے پانسو چھیاسی برس پیشتر اُسنے شہر سور کو محاصرہ کرکے تیرہ برس تک اُسکو گھیرے رہا * آخر کو غالب ہوکے اُسنے شہر کو برباد کیا مگر اُس سے پیشتر اُسکے کل باشندے اپنا مال ساتھہ لیکر سمندر کی راہ بھاگ نکلے * اُنھون نے لوٹ کر ایک جزیرے پر جو قدیم سور سے کچھہ فاصلہ پر تھا نیا شہر تعمیر کیا اور اُسکا بھی سور نام رکھا * سور کی نسبت بہت سی پیشین گوئیان ہین اور اُن مین قدیم سور اور ٹاپو پر جو آبادی ہوئی دونو

ملا ہوا ذکر کیا جاتا ہی اور یہہ عجب نہین ہی کیونکہ سکندر بادشاہ کے عہد سے پیشتر
یہہ اور وہ دونون آبادی ملکر ایک ہو گیئن * نبوکدنضر کہن سال ہو کر مسیح
سے پانچسو اکسٹھہ برس پیشتر انتقال کر گیا اور اوِیل مرودک نامے
اُسکا بیٹا اُسکی جگہہ تخت پر بیٹھا *

اِس بادشاہ کی حکومت جلد ختم ہوئی * خورس نامے مادی اور
فارس لشکر کے سپہسالار نے اُسپر حملہ کر کے اُسکی فوجونکو شکست دی
اور اُسے مار ڈالا * بلشذر اُسکا تخت نشین ہوا * بیبل اور مؤرخون کے
بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ غافل اور اوباش تھا اور اُسکی ماں جو مستورہ
بلشذر
مدبر ہوشیار اور ہمت والی تھی اُس عرصے مین حقیقی حاکم تھی * بادشاہ
مذکور سترہ برس تک سلطنت کرتا رہا * اِس زمانے کی نسبت مؤرخونکی
راے متفق نہین ہی * قیاس غالب ہی کہ خورس نے بلشذر کو مغلوب
کیا اور بلشذر اپنے شہر مین آکر ایک رات جب عیش و عشرت مین ڈوب رہا
تھا باغیونکے ہاتھہ سے مارا گیا *

دارا مادی
بلشذر کے قتل ہونیکے بعد دارا مادی بادشاہ ہوا اور وہ دو برس
تک سلطنت کرتا رہا * جیسا اگلے دنون مین نبوکدنضر کے عہد مین
امیرون نے سدرک میساک اور ابدنجو پر ڈاہ کی تھی ویسا ہی بھی اُسکے

اور اُنکی مشورت سُنکے دارا بادشاہ نے حکم فرمایا کہ اگر کوئی تین روز تک
سوائے بادشاہ کی طرف کے کسی معبود سے یا آدمی سے درخواست
کرے وہ شیر ببر کی ماند مین ڈالا جائیگا * اِس حکم سے خلاف کرکے
دانئیل خدا کے حضور دعا مانگنے سے باز نرہا * چنانچہ بادشاہ کے حکم کے
مطابق وہ شیرونکی ماند مین ڈالا گیا * جب دارا نے جانا کہ خدا کے خادم
کو مطلق ضرر نہ پہنچا بلکہ شیرون کے مُنہہ بند ہوئے تو اُسنے دانئیل
کی رہائی کرکے اُسکے دشمنون کو شیرون کے حوالے کیا اور خدا کی
تعریف کرکے اُسنے کہا کہ دانئیل کا خدا وہی زندہ خدا ہی اور ہمیشہ
قائم ہی اور اُسکی سلطنت لازوال ہی اور اُسکی مملکت آخر تک رہیگی وغیرہ *

چونکہ دانئیل بابل کے دربار مین ایک بزرگ تھا اور اُسکے تین
رفیق بھی ملک کے عہدہ دارون مین تھے لہذا معلوم ہوتا ہی کہ
عبرانیون کی اُنکی اسیری مین حالت پریشان نہ تھی * علاوہ اِسکے
واضح رہے کہ جب اویل مرودک بادشاہ ہوا تو اُسنے یہوداہ کے
بادشاہ یہویقین کو سینتیس برس کی قید سے رہائی دی اور اُسکی کرسی
اُن سب بادشاہونکی کرسی سے جو اُسکے ساتھ بابل مین تھے بلند
کی اور اُسکا لباس جو زندان مین پہنے تھا تبدیل کیا اور وہ اپنی تمام

عمر بادشاہ کے حضور مین کھانا کھاتا تھا اور بادشاہ کی طرف سے اُسکا روزینہ مقرر تھا* اسیرونکی خوشحالی اِس سے بھی ظاہر ہوتی ہی کہ جب خورس نے اُنھین یہودیہ مین لوٹنے کی اجازت دی تب اکثر لوگون نے بابل کا رہنا اختیار کیا* لیکن جو خدا شناس ہوئے وہ اِسکے نہایت مشتاق تھے کہ اپنے باپ دادون کے ملک اور شہر مقدس اور خدا کی درگاہ مین پھر دخل پائین چنانچہ ۱۳۷ زبور مین اُنکی یہہ آرزو بیان ہوئی ہی*

اگرچہ عبرانیون کو بت پرستون مین رہنا پڑا تاہم اُن سے میل نہین بلکہ مباینت رہی* اُنکے طرح طرح کے ضابطے مثلاً ختنہ اور ناجائز کھانا نہ کھانا اور اپنے عقیدے سے بعض چیزون کو ناپاک جاننا وغیرہ یہہ سب امور باعث علحدگی کے ہوئے علاوہ اِسکے اُنکے درمیان مین حزقیئیل اور دانیئیل اسیر ہوکر رہتے تھے نبی اُنھین اکثر اوقات سکھلاتے اور سمجھاتے تھے اور اُنھین کی آنکھونکے سامنے حزقیئیل کی جو صور کے خلاف پیشین گوئی ہوئی وہ جیسا ذکر ہو چکا ہی پوری ہوئی* حزقیئیل اُن اسیرون مین رہتا تھا جو دریاے کِبار کے پاس سکونت رکھتے تھے* وہ جھوٹے نبیون کے خلاف

لوگون کو سمجھاتا تھا اور یہہ بھی سکھلاتا تھا کہ اسیرون کا رہائی پانا اگرچہ جلد نہو لیکن پھر بھی ہوگا بلکہ اِس سے بہتر رہائی ملیگی جب مسیح اُنپر سلطنت کریگا *

یرمیاہ کا اسیرونکو تعلیم دینا

جس وقت حزقئیل اسیرون مین محنت کرتا رہا اُسی وقت یرمیاہ اُن لوگون مین رہتا تھا جو اپنے وطن مین بچ رہے تھے * جب اُسکو خبر پہنچی کہ جو اسیری مین گئے وہ جلد رہائی پانے کے منتظر ہین تب اُسنے اُنکے پاس ایک خط بھیجا اور یون لکھا کہ تم گھر بناؤ اور اُنمین بسو اور باغ لگاؤ اور اُنکے میوے کھاؤ اور اُس شہر کی خیر مناؤ جسمین مین نے تمکو اسیر کرا کے بھیجا اور اُسکے لیئے خداوند سے دعا مانگو کہ اُسکی سلامتی مین تمھاری سلامتی ہوگی * کیونکہ خداوند یون کہتا ہی کہ جب بابل مین ستّر برس گذر چکینگے تب مین تمھاری خبر لینے آؤنگا اور تمھین اس مقام مین پھیر لانے سے اپنی اچھی بات تمپر قائم کرونگا * کیونکہ مین اپنے اندیشون کو جو تمھاری بابت کرتا ہون جانتا ہون خداوند کہتا ہی کہ وہ بھلائی کے اندیشے ہین بُرائی کے نہین تاکہ مین اُمید بخش انجام تمھین دون * یہودیون کی اسیری سے یہہ پھل نکلا کہ غیر معبودون کی پرستش سے باز رہکے وہ سچّے معبود کی طرف

یرمیاہ ۲۹ باب ۱۰ سے ۱۴ تک

رجوع رہے مگر مخفی نرہے کہ اُنکی خداپرستی کے ساتھ اکثر خودپرستی بھی ملائی گئی *

اکتالیسوان باب

مادیون کی کیفیت

بیان ہوچکا ہی کہ جو بادشاہ نینوہ پر غالب ہوئے وہ کی آکسرس تھیں اوّل مادا کا بادشاہ اور اُسکا نائب نبوپلسر شاہ بابل تھے * چونکہ واضح ہی کہ اُس زمانہ مین سلطنت مادا مشہور تھی پس مناسب و لازم ہی کہ اِس سلطنت کا کچھہ بیان کرین * اُسکے شروع کی نسبت بڑا شک و شبہہ ہورہا ہی بلکہ مؤرخون کی راے اسقدر مخالف ہی کہ اُنکا متفق ہونا ممکن نہین ہی * اِسلیئے کہ اِن لوگون کا ذکر پیدایش کی کتاب کے دسوین باب کی فہرست مین ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ قدیم لوگ تھے * هیرودوطس مؤرخ کے عصر مین وہ اریان نام سے معروف تھے چنانچہ قیاس غالب ہی کہ وہ اُن لوگون سے علاقہ رکھتے تھے جو ہندوستان مین در دخل ہوکے اِس ملک کے اصلی لوگون پر غالب ہوئے

اور اُنھین پہاڑون مین بھگا کر اُنھون نے ان اطراف کو آباد کیا*
بیروسُس مؤرخ بیان کرتا ہی کہ مسیح سے قریب دو ہزار چار سو ٹھاون
برس کے پیشتر مادی سلطنت اسور پر غالب ہوئے اور دو سو چوبیس
برس تک آٹھ بادشاہ سلسلہ وار تخت پر بیٹھے* خواہ یہہ بیان قابلِ
اعتبار ہو خواہ نہین تو بھی اِتنا واضح ہی کہ اسور کے اُس بیان مین جو
تصویری حرفون کے وسیلے سے ہمارے پاس پونہچا ہی یہہ تذکرہ
پایا جاتا ہی کہ مسیح سے آٹھ سو اسّی برس پیشتر مادی سلطنت اسور کے
دشمنون مین گنے گئے*
قدیم زمانون مین سلطنت ماد کیسی زورآور ہوئی کیون نہو لیکن معلوم
ہوتا ہی کہ مسیح سے سات سو برس پیشتر یہہ لوگ کسی ایک بادشاہ کے
تلے قائم اور مستحکم نہ تھے بلکہ متفرق سردارون کے ماتحت تھے اور
قریب چھہ سو پچاس برس کے مسیح سے پیشتر وہ ایسے ہی رہے اور تب
مادی مجتمع ہو کے زورآور ہوئے* اُس زمانے کا پہلا بادشاہ جسکا ذکر
ہمین پونہچا ہی کی اکس آریس اوّل تھا* اُسکے عہد سلطنت مین اسقوتی
لوگ اُتّر طرف سے حملہ آور ہو کے مادیون کو تکلیف کے باعث ہوئے
لیکن کی اکس آریس نے اُنھین مغلوب کیا* بعد اُسکے بابل کے بادشاہ

نبوپلسر کا شریک ہوکے کی اگسن آریس نے ننوہ پر حملہ کیا اور اس شہر کو لیا اور کسدی بابل کی سلطنت کو جاری کر کے بابل کو اسکا دارالسلطنت مقرر کیا* اس سلطنت کا پہلا بادشاہ نبوپلسر تھا* اسکے بیٹے نبوکدنضر نے نتوکرس نامے کی اگسن آریس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور اس شہزادی کے لیئے جو مادا کے پہاڑی ملک سے آئی تھی نبوکدنضر نے ان باغوں کو بنوایا جنکا بیان گذشتہ ورسوں میں کیا گیا*

شہر ننوہ کے مغلوب کرنیکے بعد کی اگسن آریس نے سلطنت لودیہ پر چڑھائی کی مگر وہ غالب نہوا اور چار برس کے لڑنیکے بعد وہ اس سلطنت کو اذیت دینے سے باز رہا اور مادی اور لودیہ اور بابل کی سلطنتوں میں صلح ہوئی* کی اگسن آریس کا جانشین اسکا بیٹا استیاگس تھا* استیاگس کا کی اگسن آریس ثانی بیٹا تھا جو بیبل میں دارا مادی کہلاتا ہے اور مندانے بیٹی جو کامبیسس ایک فارسی سردار سے بیاہی گئی اور خورس انکا بیٹا تھا*

اس زمانے سے کہ سلطنت مادا کی اگسن آریس اول کے تلے قائم ہوئی وہ پچھتر یا سو برس سے زیادہ برقرار نرہی اور جیسا بیان ہو چکا ہے اسکے صرف دو بادشاہ تھے یعنی کی اگسن آریس اور استیاگس* اگرچہ اس

امر کی نسبت کہ سلطنت فارس کیونکر مادیون پر غالب ہوئی مورخون کے
بیان مختلف ہین لیکن خورس کی کیفیت شک سے مبرا ہی * وہ مسیح سے
پانچسو ننانوے برس پیشتر پیدا ہوا اور جب قریب سولہ برس کا ہوا تب خورس
استیاگس اپنے نانا کے ساتھہ ادّیل مرودک بن نبوکدنضر کے خلاف لڑائی
مین شریک ہوا اور وہ غالب ہوا * مسیح سے پانچسو انسٹھہ برس پیشتر جب
خورس چالیس برس کا ہوا وہ فارس کا تخت نشین ہوا اور اسکے تھوڑے
عرصے بعد اُسنے ادّیل مرودک کے ساتھہ پھر لڑائی کی مرودک مارا گیا اور
اُسکا بیٹا ابت نذر اُسکی جگہہ بابل کا بادشاہ ہوا * مسیح سے پانچسو چوّن
برس پیشتر خورس اپنے چچا کی اگس آریس یعنی دارا مادی کا بابل کی فوج دارا مادی
کے خلاف مددگار ہوا اور دارا سلطنت بابل کو اپنے قابو مین لا کے
تخت پر بیٹھا * مسیح سے پانچ سو اکیاون برس پیشتر دارا انتقال کر گیا *
یاد ہوگا کہ مسیح سے سات سو بائیس برس پیشتر سلمنذر نے سلطنت
اسرائیل کے اکثر باشندونکو اسیر کر کے انھین مادیون کی بستیون مین آباد کیا * مادیون کا مذہب
مادیون کا وہی مذہب تھا جو زیند ویستا مین بیان کیا جاتا ہی اور اسی
مذہب کو پارسی مانتے ہین * اس مذہب کا خلاصہ یہہ ہی کہ اُس مین
نیکی اور بدی دو شخص کے وسیلے سے بنام اُورمزد اور اہرمن تشبیہ دیجاتی

ہی * اُورمزد اور اہرمن دونون خود ہست اور قادر اور لازوال ہین اور وہ آپس مین لڑتے ہین اور اُنکی لڑائی ازل سے ابدتک ہی مگر آخر کو نیکی غالب آئیگی * اُورمزد مادیون کا معبود تھا اور زرشت اُسکا نبی تھا اور اہرمن اُسکا دشمن * اورمزد کے سوا مادیون نے آفتاب اور ماہتاب کی پرستش کی اور وہ یہہ مانتے تھے کہ نیک و بد روحین اورمزد اور اہرمن کی خدمت گذاری کرتی تھین * معلوم ہوتا ہی کہ خورس اور اُسکے جانشین کا یہہ مذہب تھا اور اگر دارا گستسپ یونانیون پر غالب ہوتا تو اغلب ہی کہ زرشت کا یہہ مذہب تمام یورپ مین رواج پاتا *

بیالیسوان باب

خورس کی کیفیت

خورس کا احوال

دارا مادی کے انتقال کے بعد مسیح سے پانچسو اکاون برس پیشتر خورس اُسکا بھتیجا اڑتالیس برس کا ہوکے فارس کا بادشاہ ہوا اور نبوندیوس بابل مین نائب تھا * خورس جب تخت پر بیٹھا تب فوراً اپنی سلطنت کے بڑھانے کے لیئے مغرب کی طرف بڑھ گیا یہان تک

که کوچک ایشیا مین فتحمند ہوا* قبل اسکے جو صوبے کوچک ایشیا مین
آباد ہوئے وہ اورون سے نقصان پانے سے محفوظ رہے تھے*

کروئیسوس

ان صوبجات مین خاصکر صوبہ لودیہ بڑھگیا تھا اور کروئیسوس نامے اسکا بادشاہ اسقدر دولت مند تھا کہ اسکی شہرت دور تک ہوئی* مسیح سے پانچسو چھیالیس برس پیشتر خورس نے کروئیسوس کو قید کیا اور اسکے سارے خزانے لوٹ لیئے کروئیسوس کی جان تو بچ گئی اور چونکہ وہ بڑی عقل اور صاحب شعور تھا بس وہ ممتاز اور بادشاہ کا ہمعنان اور صلاح کار ہوا*

بابل کی غارتگری کا حال

اسکے دس برس بعد نبونیدوس نے جو بابل مین نایب تھا بغاوت کی اور خورس نے اسپر چڑھائی کرکے اسے مغلوب کیا اور شہر کو پایمال کرکے اسکے اکثر باشندون کو قتل کیا اور اورون کو اسیر کیا* اسکا شہر مین دخل پانا پیشین گوئی کے مطابق تھا کہ دریاے فرات کا پانی ایک جھیل مین بہاکے اسنے سوکھے نالے مین داخل کیا اور پیتل کے پھاٹکون کو کھلا پاکے وہ بیچ شہر مین پونہچا اور اسکے ہاتھ سے کوئی نہ بچا*

یسعیاہ کی پیشینگوئی خورس کی بابت

اسیطرح سے خدا کا کلام پورا ہوا جیسے اسنے یسعیاہ نبی کی معرفت پیش بیان کیا یعنے مین نے اسکا (خورس) ہاتھ پکڑا کہ امتون کو اسکے قابو مین

کر دون اور بادشاہون کی کمرین کھلوا ڈالون اور دُہرے دروازے اُسکے
لیئے کھول دون * مین پیتل کے دروازے کے جدا جدا پلّون کو ٹکڑے
ٹکڑے کرونگا اور لوہے کے بینڈون کو کاٹ ڈالون گا * یہہ امر مسیح سے
پانچ سو چھتیس برس بیشتر واقع ہوا * رفتہ رفتہ شہر بابل زوال پانے لگا
اور جب سلوکس نکاٹور نے دریاے دجلہ کے کنارے ایک نیا شہر
بنام سلوکیا تعمیر کیا تب بابل کی شہرت بہت کم ہو گئی اور چوتھی صدی
عیسوی مین وہ ایک رمنہ ہو گیا تھا * یون ہی خدا کا کلام سچ اور
برحق ٹھہرتا ہی *

واضح ہو کہ قریب اُسوقت کے کہ یروسلم کے باشندون مین سے
دانیئل حزقئیل اور اور رئیس لوگ اسیری مین گئے تب یرمیاہ نے
یہودیونکی بنسبت یہہ پیشین گوئی کی کہ یہہ قوم مین ستر برس تک بابل کے
بادشاہ کی غلامی کرینگی * اُسنے یہہ بھی کہا کہ ایسا ہوگا خداوند کہتا ہی
کہ جب ستر برس پورے ہونگے مین بابل کے بادشاہ کو اور اُس قوم
کو اور کسدیون کی سرزمین کو اُنکی بدکاری کے سبب سے سزا دونگا
اور مین اُسے ایسا اُجاڑ دونگا کہ ہمیشہ تک ویران رہے وغیرہ *
اُس زمانے سے سو برس زیادہ پیشتر بھی یسعیاہ نبی نے خدا کی یہہ بات

یرمیاہ ۵۱ باب ۵۸ آیت
[illegible]

یرمیاہ ۲۵ باب ۱۱ آیت

یرمیاہ ۲۵ باب ۱۲ آیت
یسعیاہ ۱۳ باب ۱۹ آیت سے ۲۲ آیت تک

پیش کی کہ خورس میرا چرواہا ہی اور وہ میری ساری مرضی پوری کریگا اور یروسلم کی بابت کہتا ہوں کہ وہ بنائی جائیگی اور ہیکل کی بابت کہ اُسکی بنیاد ڈالی جائیگی*

جب یہودی اسیروں نے جو بابل کے اطراف مین رہتے تھے یہہ بات سُنی کہ بابل گر پڑی ہی اور جو اُسپر غالب ہی اُسکا نام خورس ہی تو جو لوگ خداشناس تھے وہ شاید اس بات کو یاد کرتے کہ اُسکا وہی نام ہی جسکا ذکر ہمارے نبیوں نے پیش کیا اور بلا شک و شبہہ اُنکے دل مین اُمید پیدا ہوئی کہ اب ہماری رہائی کا دن نزدیک ہی * اور یہ اُنکی امید باطل نہ ٹھہری کیونکہ جس سال خورس نے بابل کو لیا اُسی سال مین حکم دیا کہ جتنے یہودی بابل مین اسیر ہین وہ اپنے ملک کو لوٹ جائین * جلوے لحاظ ہی کہ یہہ بادشاہ جو کل ایشیا کا حاکم تھا اپنی ساری فتحمندی کو یہوواہ کی برکت پر حائد کرتا تھا * قیاس ہی کہ جو جو نبی سے نے جو اُس زمانے مین تھا بادشاہ کا دل پیشین گوئی مذکور کی طرف رجوع کیا لیکن خواہ کسی نے اُسے ترغیب دی ہو یا نہین مگر پہلے تو خدا نے اُسے رغبت دلائی * چنانچہ لکھا ہی کہ شاہ فارس خورس کی سلطنت کے پہلے برس مین اس خاطر کہ خداوند کا کلام جو یرمیاہ کے مُنہہ سے

نکلا تھا پورا ہو خداوند نے شاہ فارس خورس کا دل اُبھارا کہ اُسنے اپنی
تمام مملکت مین منادی کرائی اور اُسے قلمبند بھی کر کے یون فرمایا شاہ فارس
خورس یون فرماتا ہی کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی ساری مملکتین
مجھے بخشین اور مجھے حکم کیا ہی کہ یروسلم کے بیچ جو یہوداہ مین ہی اُسکے لیئے
ایک مسکن بناؤن * پس اُسکی ساری قوم مین سے تمھارے درمیان
کون کون ہی اُسکا خدا اُسکے ساتھ ہو اور وہ یروسلم کو جو شہر یہوداہ ہی
جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گھر بناوے (کہ وہی خدا ہی) جو یروسلم
مین ہی * اور ہر ایک جو باقی رہا ہو اُن سب مقامون مین سے جہان کہین
وہ پردیسی ہوا ہو سو اُسی مقام کے لوگ سونا چاندی سے اور مال و مواشی
سے اُسکی مدد کرین اور اُسکے سوا وہ خدا کے گھر کے لیئے جو یروسلم مین ہی
اپنے جی کی خواہش سے ہدیئے گذرانے *

جب یہہ اشتہار سنایا گیا تب یہوداہ اور بنیامین کے گروہ جسمین
بیالیس ہزار لوگ سے زیادہ تھے اُٹھے اور پانچ ہزار چار سو سونے روپے
کے برتن جنھین نبوکدنضر یروسلم سے لیگیا تھا اور اپنے دیوتون کے
گھر مین رکھا تھا ساتھ لیکے وہ مغرب کی سمت دریاے یردن کی طرف
چلے * گروہ کے پیشوا ضربابل اور یشوع تھے * اُن لوگون مین بہتیرون

نے دریاے یردن اور بیت المقدس نہین دیکھا تھا* وہ زمانہ خال
کے پیدا ہوئے تھے گویا اسیری کے فرزند تھے جنکی پیدایش بابل
یا سوسا مین ہوئی تھی* لیکن اُن مین بعضے ایسے بھی تھے جو اگلی قوم
کے تھے اور اُنکی عمر اسّی یا نناوے یا سو برس تک پہنچی ہوگی اور
ستّر برس گذرے کہ یہہ لوگ بچے یا جوان ہوکے اُن گروہون مین
ہوئے تھے جو زنجیر بند اور ننگے پالون ہوکے دریاے یردن سے
دریاے فرات تک چلے آئے تھے* اگرچہ اتنے لوگ اپنے ملک کو
لوٹے تو بھی بعضون نے بابل کے رہنے کو پسند کیا اور اسیطرح
یہودی کلیسیا نے بابل مین بھی جڑ پکڑی* جو لوگ بابل مین رہے وہ اپنے
دین مین ثابت قدم رہے اور اپنے بھائیون کے ساتھہ جو یہودیہ
کو لوٹے میل و ملاپ رکھتے تھے*

بابل مین بعضون کا رہنا

سلطنتِ یہوداہ کے بحال کرنے اور ہیکل کے تعمیر کرنے کے
اشتہار دینے کے بعد پاک نوشتون مین خورس کا اور تذکرہ نہین
پایا جاتا ہی لیکن ہمعصر تاریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے اور سات برس
تک سلطنت کی* اِس عرصے مین اُسکی حکومت حکمت اور چستی و چالاکی
کے ساتھہ تھی اُسنے اچھا بندوبست و انتظام کیا اور جو لڑائیان

اُسنے کین تو اِس واسطے کین کہ سلطنت کی حفاظت کرے
کسپیانی بحیرے کے مشرق کی سمت مسگیتے نامے ایک لوگ
رہتے تھے اور خورس کے عہد مین اُن لوگونکی تومرس نامے ملکہ تھی*
کسی سبب سے خورس نے کرویسوس سے صلاح لیکے ان لوگونپر
حملہ کیا* اپنی دار السلطنت کو چھوڑنے سے پیشتر اُسنے کرویسوس
کو اپنے بیٹے کمبیزس کے سپرد کیا اور اُسسے تاکید کی کہ اُسے عزیز جانکر
اُس سے احسان کرے * مسگیتیون اور فارسیون مین اگرچہ بڑی
لڑائی ہوئی لیکن آخر کو مسگیتے غالب ہوئے اور فارسی لشکر کے بہتیرے
لوگ اُسی جگہہ مارے گئے اور خورس بھی مقتول ہوا خورس کی وفات
کے بعد کمبیزس اُسکے تخت وتاج کا وارث ہوا* قیاس ہی کہ یہہ شخص
دیوانہ تھا اور حقیقتاً اُسکی روش دیوانگی کی سی روش تھی* پہلے
اُسنے اپنے حقیقی بھائی سمردِس کو قتل کیا پھر اپنی بہن کو جسسے
اُسنے اپنا بیاہ کیا مار ڈالا پھر اپنے نائب کے چھوٹے بیٹے کو قتل کیا
اور اپنے صلاح کار کرویسوس کو قتل کرنے پر مستعد تھا اور مصر کے
بادشاہ پر حملہ کرکے اُسنے اُسکے ساتھہ نہایت سختی اور بیرحمی کی*
سات برس تک سلطنت کرکے بادشاہ انتقال کر گیا اور اوتسا نامے

خورس کی لڑکی کے سوا خورس کے خاندان مین سے کوئی زندہ نرہا*
اسکے سات مہینے بعد جس عرصے مین سمردِس نامے ایک فریبی گدّی پر
بیٹھا تھا دارا ابن گستسپ بادشاہ ہوا اور اُسکے اور اتوسا کے بیاہ ہونے
سے شیر شاہ پیدا ہوا جو نامور سپہسالار ہوا* جو سب سے پہلا انتظام
دارا نے کیا وہ یہہ تھا کہ سلطنت فارس اور اُسکے صوبون کو بیس حصون مین
تقسیم کیا اور حکم جاری کیا کہ ہر ایک حصّے سے خراج لیا جاوے* یہہ
خراج دارا کا ایشیا اور افریقہ کے کئی ملکون سے بلکہ اُن ساری قومون سے
جو کوہ کاف ایشیا اور ملک ہند کے درمیان واقع تھین حاصل ہوا* خراج
کی فہرست مین فارس ملک کے محصول کا ذکر نہین ہے کیونکہ فارسی
اپنی زمین کو معافی مین رکھتے تھے لیکن وہ نذر لائے گذرانتے تھے*
اگرچہ دارا کی اتنی بڑی سلطنت ہوئی تو بھی اُسنے اُسکو بڑھانے
چاہا پس یورپ کی طرف نگاہ کرنے لگا اور ارادہ کیا کہ وہان کی
بھی سلطنتین اپنے قابو مین لائے* تھراکیہ مین گذر کے اُسنے اُسے
اور مقدونیہ کو بھی جلد مغلوب کیا اور وہ کس طرف بڑھکے وہ ملک یونان
مین پہنچا* مسیح سے چار سو نوّے برس پیشتر ماراتھون کی لڑائی مین
فارسیون کے ہزار دن ہزار جنگی مرد اکٹھے تھے اور اُنمین دس گیارہ

دارا بن گستسپ
قبل مسیح ۵۲۱ برس

دارا کا یورپ مین جانا

ماراتھن

ہزار یونانیون نے حملہ کرکے اُنھین اِسقدر شکست دی کہ بہتیرے
مارے گئے اور باقی فوج جہازمین بھاگ گئی * دارا نے اگرچہ وہ
مغلوب ہوا تاہم یورپ مین مع نئی فوج کے پھر آنیکا ارادہ کیا لیکن
مسیح سے چارسو پچاسی برس پیشتر اُسنے رحلت کی اور شیرشاہ اُسکا
بیٹا اُسکا جانشین ہوا *

شیرشاہ دس لاکھہ لوگونکی فوج فراہم کرکے تھراکیہ اور مقدونیہ
کی راہ سے تھسلیا مین گیا اور اِسکے سوا اُسکی کچھہ فوج کوچک ایشیا
اور مصر کے بندرگاہون سے جہازون پر سوار ہوکے اُسکے پاس آئی *
تھرموپلے نام ایک درّے مین لیونیدس نے مع تین سو اسپارٹانیون
فارسی لشکر کا سامنا کیا اور اگرچہ مغلوب ہوا لیکن مشکل سے * اِسکے
بعد فارسی سپہسالار مردونیوس اتھینی شہر کیطرف بڑھا لیکن اُسنے
اُس شہر کو جلا ہوا پایا کیونکہ تھیمس توکلس اُسکے لشکر کے سردار نے
یہہ صلاح دی تھی کہ شہر کے باشندے اپنے گھرون کو جلا کر سلامس
بندرگاہ کو چلے جائین * سلامس کی جہازی لڑائی مسیح سے چارسو
اسّی برس پیشتر واقع ہوئی اور اُسمین فارسی فوج نے بڑی شکست
پائی * اِسکے پھر ایک برس بعد فارسیون اور یونانیون کے درمیان

پلاتیہ کے میدان مین لڑائی ہوئی اور پھر یونانی فتحمند ہوئے* بعد اُسکے شیرشاہ نااُمید ہوکے اپنے ملک مین لوٹ گیا* اِسی طرح نہ صرف یونان بلکہ شاید تمام یورپ بھی فارسی حکومت سے آزاد ہوا اور دو ہزار برس کی مدت مین سوائے اِسکے کہ یونانی یا رومی فوج کا شریک ہو فارسی لشکر یورپ مین پھر نہین آیا* پلاتیہ

تینتالیسوان باب

سلطنت فارس کے تحت یہودیونکا حال

سلطنت فارس کا اِتنا بیان کرکے ہم یہودیون کی طرف پھر متوجہ ہونگے* کُل تواریخون سے جو ہمارے پاس اُس زمانے سے ہین یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس وقت کہ جب یہودی لوگ اپنے ملک مین پھر آئے یعنی مسیح سے پانچ سو چھتیس برس پیشتر اُس وقت تک کہ فارسی سلطنت مغلوب ہوکے سکندر کے تحت مین آئی مسیح سے تین سو اکتیس برس پیشتر یہودیون کو امن و چین حاصل تھا* اِسلیئے کہ وہ فارسیون کے تحت مین تھے بسبب دشمنی اور یہودیون کیلیے اطمینان کا زمانہ

ادومی اور مصریون سے محفوظ رہے اور اِسکے سوا اُنھین بہت خراج دینا نہ پڑا * اُس عرصے کا جو بیان یہودیون کی بابت ملتا ہی وہ خصوصًا عزرا اور نحمیاہ کی کتابون مین پایا جاتا ہی اور اُنکی کچھہ کیفیت اُن کتابون مین بھی ہی جنکو اپوکریفا یعنی مشکوک کتابین کہتے ہین *

ہیکل کا دوبارہ تعمیر ہونا ۱۲

عزرا کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ اپنے ملک مین لوٹنے کے وقت یہودیون کا پیشرو ضُرُبَّابل تھا اور اُسی وقت کہ وہ یروشلم مین پہنچے وہ ہیکل کو پھر تعمیر کرنے لگے مگر روکنے والے فورًا موجود ہوئے * جو لوگ اِس کام کو روکتے تھے وہ اُنکی اولاد مین سے تھے جو بابل کی اطراف سے آکے اور سمرون مین سکونت کر کے اسرائیلیون سے جو اسیری مین نہین گئے تھے مل گئے اور سمرونی کہلائے * چونکہ یہہ لوگ دعوی کرتے تھے کہ سنہلے بچھڑون کی پرستش کر کے ہم یہوداہ کے پرستار بنے ہین پس وہ سمجھتے تھے کہ ہیکل کے تعمیر کرنے مین مدد دینا ہمارا بھی حق ہی *

سمرونی ۱۲ عزرا اور نحمیاہ ۱۲

جب یہودیون نے اُنکے دعوے کو قبول نہین کیا تب سمرونیون نے ہر صورت کوشش کی کہ کام کو روک لین اور ہر چند کہ وہ کامیاب نہوئے تاہم تھوڑا کام چلا * اِس بحث کے سبب سے یہودیون اور سمرونیون مین دشمنی پیدا ہوئی اور روز بروز بڑھتی گئی یہانتک کہ اُنکے درمیان مین

آمدورفت موقوف ہوئی * ہیکل ثانی مذکورہ کی بنا مسیح سے پانچسو چھبیس
برس پیشتر ڈالی گئی *

بیان ہوچکا ہی کہ ایک عرصے تک ہیکل کی تعمیر تھوڑی تھوڑی ہوتی
رہی * جب حجی اور زکریاہ نبیون نے دیکھا کہ لوگ اگرچہ اپنے لیئے گھر
بنلاتے ہین لیکن خدا کا گھر ویران و ابتر رہنے دیتے ہین تب اُنھون نے
ضَرُبّابل حاکم اور یشوع سردار کاہن اور کل لوگونکی طرف رجوع ہوکے
اُنھون نے اسقدر تاکید کی کہ اُنھون نے نہایت مستعدی سے خدا
کے گھر کو تعمیر کیا * اتنے مین تتنے نامے شاہ فارس کے ایک نائب نے
جو دریاے فرات کے مغرب کی سمت اختیار رکھتا تھا یروسلم مین پہونچکے
یہودیون سے دریافت کیا کہ کسنے تمکو حکم کیا کہ اس گھر کو بناؤ اور اس
دیوار کو اُٹھاؤ * اُنھون نے اُسسے یہہ جواب دیا کہ شاہ بابل خورس
کی سلطنت کے پہلے برس مین خورس بادشاہ نے حکم دیا کہ یہہ بیت الله
پھر بنائی جاے * انہی باتین سُنتے ہی تتنے نے شاہ فارس دارا کو لکھ
بھیجا کہ اگر بادشاہ مناسب جانے تو شاہ کے دولتخانے مین جو بابل
مین ہی دریافت کیا جاے کہ خورس بادشاہ نے یروسلم مین بیت الله
کے تعمیر کا حکم کیا تھا کہ نہین * اسکے مطابق بابل کے دفترخانے مین

تلاش کی گئی اور خورس کے حکم کی نقل پائی گئی وغیرہ * جب یہہ مقدمہ
ہو اتب دارا نے حکم دیا کہ یہودی اس کام مین مطلق رو کے نجائین
اور برعکس اسکے وہ ہر طرحکی مدد حاصل کرین *

دارا کی سلطنت کے چھٹے سال مین مسیح سے پانچسو سولہ برس پیشتر
ہیکل کی تعمیر ہو چکی * جو لونکو یہہ امر نہایت خوشی اور شادمانی کا باعث
ہوا لیکن اُنکو جنھون نے سلیمان کی ہیکل اور اُسکی تجلی کو دیکھا تھا رنج
اور افسوس پیدا ہوا اور جسوقت کہ بعضون کی خوشی کی آواز سننے مین
آئی اور لوگ چلا کے نعرہ مارتے تھے اور اُنکی آواز دور تک پہنچی * عرض
اور طول مین یہہ ہیکل سلیمان کی ہیکل سے دو چند تھی لیکن بہ نسبت پہلے
کے اُسکی رونق بہت کم رہی * اِسکا سبب یہہ تھا کہ اُسمین کئی ایک چیزین تھین جو
پہلی مین تھین یعنی عہد کا صندوق اور خدا کا ظاہری جلال جسے شکینہ کہتے تھے اور آسمانی
آگ جو مذبح پر جلا کرتی تھی اور عوریم و تمیم * اگرچہ یہہ بات ثبوت تک نہین
پہنچی تاہم اغلب ہی کہ نبوکد نضر عہد کا صندوق لے گیا *

چوالیسوان باب
آستر کی کیفیت

دارگشتسپ چھتیس برس سلطنت فارس کے تخت پر بیٹھکر مسیح سے ۸۵سہ برس پیشتر انتقال کر گیا اور شیرشاہ نام اُسکا بیٹا بادشاہ ہوا اور اغلب ہی کہ یہہ نامور اور بہادر بادشاہ وہی ہی جو آستر کی کتاب مین اخسویرس نام سے معروف ہی* اس خیال کے مطابق شیرشاہ نے اپنے عہد سلطنت کے تیسرے برس مین اپنے سوسن دارالسلطنت مین بڑی ضیافت کرکے اپنی یہہ مرضی ظاہر کی کہ وشتی ملکہ شاہی تاج سر پر پہنکر اپنا جمال لوگون اور امیرون کو دکھائے* جب ملکہ نے انکار کیا تب بادشاہ نے غصہ ہو اُسے خارج کیا* اِس امر کے واقع ہونے اور شیرشاہ کی سلطنت کے ساتوین برس کے درمیان مین شاہ مذکور اپنے دارالسلطنت سے غیر حاضر ہو کے یونان کی لڑائیون مین مشغول رہا* اُسکے پھر دارالسلطنت مین پہونچنے کے بعد آستر یہودن اُسکے حضور مین آکے اُسے پسندیدہ و منظور نظر ہوئی* مردکی جو آستر کا رشتہ دار اور محافظ تھا اُن قیدیون مین ایک تھا جنھین نبوکدنضر اسیری مین لیگیا* قبل اُسکے



بمقابله ٣٠٧

که آستر بادشاه کو منظور هوئی مردکی فارسی امیرون مین جگهه پاچکا تها اور
اُن بزرگون مین هامان نامے ایک مغرور اور متکبر شخص تها جو مردکی پر نهایت
ڈاه کرتا تها اور اُسکو هلاک کرنے سے اُسنے اور بهتر چیز نه چاهی * چنانچه
اپنے دوستون سے مشورت کرکے هامان نے پهانسی کی لکڑی بنوائی
اور انتظاری کی که جب مین مردکی پر نالش کرونگا تب بادشاه اُسپر پهانسی
کا حکم دیگا اور علاوه اِسکے یه بندش باندهی گئی که کل یهودی جو سلطنت
فارس مین سکونت کرتے تهے مارے جائین * یهه شریرونکا اراده تو تها
لیکن خدا کے انتظام سے انجام اور هوا * چنانچه یون واقع هوا که بادشاه
نے تواریخ کی کتاب مین تلاش کرکے یهه پایا که ایک دفعه مردکی نے
بادشاه کو باغیون کے هاتهه سے بچایا اور کوئی انعام نهین پایا * تب
هامان کو بلا کر بادشاه نے پوچها که جو شخص بادشاه کا منظور نظر هو اُس سے
کیا سلوک کیا جاے * هامان نے یهه سوچکر که میرے سوا بادشاه کا کوئی
منظور نظر نهین هی بڑے بڑے انعام کا ذکر کیا جو اُسے ملجائین اور جب
بادشاه نے فرمایا که مردکی کے ساتهه یهی سلوک کیا جاے تو هامان نهایت
حیران هوا مگر شاه کا فرمانبردار رها * بعد ازان بادشاه نے ملکه کو اجازت دی
که وه جو چاهے سو مانگے اُسے دیا جائیگا اور آستر نے هامان کی مشورتونکا

پاکر کہ یہودیون کو ہلاک کیا چاہتا تھا بادشاہ سے یہہ درخواست کی کہ میری جان
مجھے بخشی جاے اور میرے لوگ بھی * جب بادشاہ نے جانا کہ جسنے اس
بدسلوکی کی بندش باندھی وہ ہامان ہی اور اُس لکڑی کو دیکھکر سُنا کہ ہامان نے
اِسکو مردکی کے لیئے بنایا تب اُسنے حکم فرمایا کہ ہامان اُسپر پھانسی پاوے *
اِن ماجرون کے بعد یہودیون کو جو اُن اطراف مین رہتے تھے روشنی اور
خوشی اور عزت ملی اور بعوض اسکے کہ اُنکے دشمن اُنپر حملہ کرتے اُنھون نے
اُنپر حملہ کیا اور بہتیرون کو قتل کیا * لفظ پور سے جو فارسی زبان سے عبرانی
زبان مین داخل کیا گیا اور جس سے قرعہ مراد ہی اُن دنونکی یادگاری کے
لیئے یہودیون نے اُنھین پوریم کہا اور اسکا یہہ سبب ہوگا کہ ہامان نے
قرعہ ڈالنے کے وسیلے سے اُس دن کو قرار دیا کہ سب یہودی قتل کیئے
جائین * یہودیون مین مقرر کیا گیا کہ پشت در پشت اور خاندان بخاندان
اور صوبہ بصوبہ اور شہر بشہر یہہ دن مانے جائین اور پوریم کے دن یہودیون
مین کبھی موقوف نہ کیئے جائین نہ اُنکا ذکر اُنکی نسل سے جاتا رہے *

شیر شاہ کا بیٹا ارتخششتا لونگی مانس اُسکا جانشین ہوا * اُسنے
عزرا کو جو کاہن اور فقیہ تھا اجازت دی کہ جو یہودی یروسلم کو جایا چاہین وہ
اُسکے ساتھ جائین * علاوہ اِسکے بادشاہ نے فرمایا کہ عزرا بادشاہ اور

وزیرون کی نذرین لیکر جائے اور جتنا روپا اور سونا وہ بابل کے اطراف مین جمع کر سکے مع ہدیون کے جو لوگ اور کاہن خدا کے گھر کے لیئے خوشی سے دین پونہچائے * اِسکے سوا جو خزانچی دریاے فرات کے مغرب کی سمت تھے اُنکے پاس بادشاہ نے اشتہار بھیجا کہ روپے اور گیہون اور مے اور تیل اور نمک خدا کے گھر کی خدمت مین استعمال کے لیئے عزرا کو دیا جاے اور جو کاہن اور لیوی بلکہ جتنے لوگ خدا کے گھر کی خدمت کرتے تھے وہ خراج دینے سے آزاد کیئے گئے * اگرچہ خراج دینے سے فراغت ہوئی تاہم مشکل سے کاہنون کے دو گھرانے ملے جنھین بابل کو چھوڑنا اور یہوذیہ مین جانا منظور تھا * کاروان مین سولہ گھرانے شامل تھے اور لوگون کا کل شمار مع عورتون اور لڑکون بالون کے چھہ ہزار رہا ہوگا * چار مہینے کا سفر کر کے وہ لوگ یروسلم مین پونہچے اور ہیکل مین نذرین سونپ کے اُنھون نے نائبون کو بادشاہ کے فرمان دیئے *

یہودیون کی [illegible] عزرا ۷ [illegible]

عزرا کا یروسلم مین پہونچنا مسیح سے ۴۵۷ برس پیشتر واقع ہوا * اُسنے امیرون سے ملک کا حال دریافت کر کے یہہ سُنا کہ اسرائیل کے لوگ اور کاہن اور لیوی غیر قومون سے جدا نہین تھے کہ اُنھون نے اُنکی بیٹیون سے اپنے لیئے اور اپنے بیٹون کے لیئے جوروان لین اور

یہودیون کا [illegible] عزرا ۹ و ۱۰ باب

حاکم اس بدکاری مین سب سے پہلے شریک ہوے * اس بدی کے
دفع کرنے مین عزرا نہایت مستعد تھا اور کُل لوگون کو فراہم کر کے
اُسنے اُنھین سمجھایا * غرض اُسکی تعلیم اسقدر موثر ہوئی کہ جن لوگون نے
اجنبی جوروان لی تھین اُنھین علیحدہ رکھا *

پینتالیسوان باب

نحمیاہ کے عہد مین یہودیونکا احوال

نحمیاہ سوسن مین ارتخششتا بادشاہ کا ساقی تھا * اُسنے حنانی سے
جو مسیح سے چار سو چوالیس برس پیشتر یہودیہ سے آیا اپنے بھائیون کا
حال سُنا کہ وہ بڑی تصدیع اور ذلت اٹھاتے ہین اور یروسلم کی دیوار
ڈھائی ہوئی ہے اور اُسکے پھاٹک آگ سے جلے ہین * جب بادشاہ نے
دیکھا کہ نحمیاہ اُداس ہوا اور اسکا سبب پوچھا تب نحمیاہ نے اُسسے اپنے
بھائیون اور شہر مقدس کا حال سُنایا اور اُسنے بادشاہ سے اجازت
پائی کہ یروسلم کو جائے اور اُسے سرنو مستحکم کرے * علاوہ اِسکے ناظمونکے
پاس جو دریاے فرات کی سمت مغرب اختیار رکھتے تھے بادشاہ کے

پروانے بھیجے گئے کہ بہر صورت وہ نحمیاہ کی مدد کرکے اُسے یہودیہ تک
صحیح وسالم پہونچائین +

یروسلم مین پہونچکر نحمیاہ نے کاہنون اور امیرون وغیرہ کو خبر نہ دی
اور رات ہی کو بطور خود شہر پناہ کو دریافت کیا کہ اُسکا حال کیونکر تباہ ہوا
اور تب اُن سبھونکو کہلا بھیجا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہم کس مصیبت مین ہین کہ یروسلم اُجاڑ
پڑا ہی اور اُسکے پھاٹک جل گئے ہین آؤ ہم یروسلم کی شہر پناہ بنائین کہ
آگے کو ہم طعنہ کے باعث نرہین +

سمرونیون کا یہودیون کو منع کرنا

یہودیونکے اس ارادے سے آگاہی پاکے سمرونیون کے بزرگون
نے اُنھین مسخر اٹھہرایا اور اُنکی تحقیر کرکے کہا کہ یہہ کیسا کام ہی کہ تم کرتے
ہو * کیا تم بادشاہ سے بغاوت کروگے * باوجود اس سب کے یہودی
اپنے کام مین مشغول رہے اور دل لگا کے کام کرتے تھے * الغرض
سمرونیون کی ضد اسقدر بڑھی کہ یہودی تلوار اور برچھی اور تیر کمان باندھنے
پر مستعد ہوئے اور یہہ تدبیر قرار پائی کہ آدھے لوگ کام کرتے تھے اور آدھے
بھالے اور ڈھال اور کمان لیئے اور بکتر پہنے رہتے تھے اور جو لوگ
دیوار بنانے تھے اور وہ جو بوجھہ اُٹھانے تھے اور لادتے تھے ہر ایک
اپنے ایک ہاتھہ سے کام کرتا تھا اور دوسرے مین تلوار رکھتا تھا *

نحمیاه کی نیک نیتی

نحمیاه نے یہہ خبر پاکے کہ وہان کے بڑے لوگ اپنے بھائیون سے زیادہ سود لیکے اُنپر ظلم کرتے ہین اُسنے کہا کہ یہہ جو تم کرتے ہو سو اچھا نہین ہی اور اُنھون نے اقرار کیا کہ ایسا پھر نہ کرینگے * اِسکے سوا نحمیاه نے ہیکل کی عبادت کو پھر رواج دیا اور مثل عزرا کے غیر عورتون کو جو یہودی بیاہ لائے تھے باہر نکالا * بادشاہی توفیق سے نحمیاه کو ضرورت نہ پڑی کہ بارہ برس تک لوگون سے کچھہ لے مگر برخلاف اِسکے اُسنے بہتیرون کو اپنی میز کے پاس بٹھایا * جب بارہ برس گذر گئے نحمیاه سوسن مین بادشاہ کے پاس لوٹ کر پہنچا *

نحمیاه کا دوبارہ یروسلم مین آنا

اِسکے کچھہ عرصے بعد جسکو بعضے لوگ چوبیس برس کا فاصلہ تصوّر کرتے ہین نحمیاه پھر یروسلم مین آیا اور اُسنے کیا دیکھا کہ ہیکل کی ترتیب مین بے ترتیبی ہوئی اور لیوی اپنے حق سے محروم ہوئے اور خدمتگزار لیوی اور گانیوالے ہر ایک اپنے اپنے کھیت کو چلے گئے تھے * اِسکے سوا یہہ ظاہر ہوا کہ لوگ سبت کی حرمت نہ کرکے خرید و فروخت کرتے ہین * اِس سبب سے اُسنے اُنھین یہہ کہکے تاکید کی کہ یہہ بُرا کام ہی جو تم کرتے ہو کہ سبت کے دن کو مقدّس نہین جانتے وغیرہ * اُسنے یہہ بھی دیکھا کہ اگرچہ عزرا اور خود اُسی نے اُنھین اِسکے خلاف

تعلیم دی تھی تو بھی لوگ غیر عورتون کو بیاہ لائے تھے * اُن مین سے جنھون نے یہہ برائی کی یویدہ سردار کاہن کا بیٹا ایک تھا جو سن بلّت کا داماد ہوا اور اُسے نحمیاہ نے دور کیا * نحمیاہ کے آخری دنونکا کوئی بیان نہین ہی* اغلب ہی کہ وہ فارس کو لوٹ کر سوسن مین انتقال کر گیا*

گمان غالب ہی کہ نحمیاہ کا یہہ دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا دارا نوتھس کے عہد سلطنت مین مسیح سے ۴۰۸ برس پیشتر واقع ہوا * بادشاہ مذکور سے سن بلت نے اجازت پائی کہ وہ جریزیم پر سمرونیونکے لیئے ہیکل تعمیر کرے اور منسّی بن یویدہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تھا اِس ہیکل کا سردار کاہن ہوا*

جو نبی اُس عصر کے بعد کہ یہودی بابل سے آئے پیشین گوئی کرتے تھے وہ حجی اور زکریاہ اور ملاکی تھے * حجی نے یہودیون کو دلاسا دیا کہ وہ ہیکل کی تعمیر کرین اور جن لوگون نے سن رسیدہ ہوکے سلیمان کی ہیکل کو دیکھا تھا اُسنے اُنھین اِسیطرح تسلی دی کہ اسی ہیکل مین خود مسیح آنیوالا ہی * جب مسکن اور پہلی ہیکل مخصوص کی گئی تب خداوند کے جلال نے مثل بادل کے اُن دونون کو بھر دیا * جب ہیکل ثانی مخصوص ہوئی یہہ نمایش ظہور مین نہین آئی مگر اُسکے عوض مین یہہ مقرر ٹھہرا کہ اصلی سکینہ

یعنی خدا کا حقیقی اور ذاتی جلال جو مسیح ہی جس مین الوہیت کا سارا کمال مجسم ہو رہا ہی اس ہیکل مین ظہور پائے * چنانچہ حجی کی یہہ پیشین گوئی اس امر پر اشارہ کرتی تھی کہ اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا * مثل حزقیل کے ذکریاہ کی پیشین گوئیون مین آخری دنون کے اکثر مکاشفے ملتے ہین اور مسیح کی تنگدستی کا بیان ہی *

ملاکی سب سے آخری نبی ہوا تھا * وہ نحمیاہ کے عہد مین مسیح سے پیشتر ۴۰۰ برس سے کچھہ آگے نبوت کرتا تھا * اور باتون کے ساتھہ اُسنے یہہ بات بھی پیش کی کہ ہیکل ثانی کے قائم رہنے کی حالت مین مسیح ظہور پائیگا اور اُسکے رسول یوحنا کا بھی بیان کیا *

چھیالیسوان باب

سلطنت فارس اور سلطنت مکدونیہ کے بیان مین

اب اُس زمانے کا احوال بیان کرتے ہین جب یہودیون مین کوئی نبی باقی نرہا اور کسیکو الہام الہی نہ بخشا گیا * اُس عرصے مین ملاکی سے مسیح کے زمانے تک چارسو برس سے زیادہ گذرے * جیسا اوپر بیان

ہو چکا ہی اُس زمانے کے شروع مین دنیا کی ساری سلطنتون مین فارس کی سلطنت اوّل درجہ رکھتی تھی اور یہودی اُسکے زیر حکومت تھے * ہمنے یہہ بھی دیکھا کہ خورس اور جو اُسکے بعد تخت نشین ہوئے سبھون نے یہودیوں کے ساتھہ مہربانی کا سلوک کیا * مثلا خورس نے انھین اُنکے ملک مین کو ٹنے اور ہیکل کی تعمیر کرنیکی اجازت دی اور دارا ہستسپ نے ہیکل کی تعمیر کو ترقی دی اور شیر شاہ نے جو بیبل مین اخسویرس نام سے معروف ہی آستر اور مردکی کی سرفرازی کر کے یہودیون کو اُنکے جانی دشمنون سے بچایا اور ارتخششتا نے عزرا اور نحمیاہ کو یہودیہ مین جانے کی اجازت دی اور اُنکی ہر طرح سے مدد کرتا رہا تاکہ وہ اپنے لوگون اور یروسلم کی بہتری کرین اور غالب ہی کہ جب دوسرے مرتبہ نحمیاہ یروسلم مین آیا تو ارتخششتا کا بیٹا دارا نوتھس تخت نشین تھا * اُس عرصے مین یہودیون نے تکلیف اور مصیبت تو اُٹھائی لیکن اکثر یہہ سمرونیون کی جانب سے ہوئی اور پھر جب فارس کی فوجین یونان کی طرف جاتی تھین اس سبب سے کہ وہ یہودیہ کی راہ ہوکے گذرین بس وہ بڑی دقت کا باعث ہوئین مگر تو بھی اُنکے خاوندون نے اُنپر مہربانی کی اور سو برس تک یعنی اُسوقت کہ فارس کی سلطنت مغلوب ہوئی ایسا ہی سلوک ہوتا رہا *

سلطنت فارس کے چار بادشاہ ۱۵

دارانوتھس کے بعد فارس کے چار بادشاہ ہوئے پہلا ارتخششتا منیمون جسنے بینتالیس برس تک یعنی مسیح سے تین سو انسٹھہ برس پیشتر سلطنت کی اور دوسرا ارتخششتا اوچس جو اکیس برس بادشاہ رہا اور تیسرا ارسیس جسکی سلطنت دو برس رہی اور چوتھا دارا کودوماس جو پانچ برس تخت نشین رہا اور اُسکے عہد مین مسیح سے تین سو اکتیس برس پیشتر سلطنت جاتی رہی * اُس عرصے مین یہودیون کے تین سردار کاہن ہوئے اور یہہ شاہ فارس کے نائب ہوکے یہودیہ مین حکومت کرتے رہے * اُنکے نام یہہ ہین الیاسب جو نحمیاہ کے عہد مین تھا اور یویدع دارانوتھس کے عصر مین اور یوحنا ارتخششتا منیمون کے زمانے مین اور یدوا جو اُس وقت سردار کاہن اور یروسلم کا حاکم تھا کہ شاہ سکندر نے فارس کی سلطنت کو مغلوب کیا *

یہودیون کے سردار کاہن ۱۶

کوچک ایشیا کی کیفیت ۱۷

گذشتہ درسون مین مختصر بیان ہو چکا کہ شیرشاہ کا یورپ مین سلطنت کرنیکا ارادہ کیونکر باطل ٹھہرا * اگرچہ فارسی لوگ یورپ مین سلطنت کرنے کے ارادے سے باز رہے تاہم وہ کوچک ایشیا کے اُن صوبون کے لیئے لڑنے کو مجبور ہوئے جنھین خورس نے کریسس سے لیا تھا اور اگرچہ ایک مدت تک وہ ترقی کرتے رہے لیکن اُنکی طاقت

اور شہرت مین زوال ہونے لگا * آخر کو مسیح سے ۳۸۴ برس پیشتر
ارتخشتا منیمون کے عہد مین یہہ صوبے کلّیۃً فارس کے اختیار
مین آگئے * شاہ مذکور کی حکومت کے اوائل مین ایک ایسا امر واقع
ہوا جو فارس کی سلطنت کے منتقل ہونیکا اشارہ کرتا تھا * امر مذکور
یہہ ہے کہ ارتخشتا کا چھوٹا بھائی خورس نامے کوچک ایشیا مین
نائب تھا * باغی ہوکے اُسنے لاکھہ آدمیون کی فوج فراہم کی اور اِس
فوج مین تیرہ ہزار یونانی جنگی مرد شامل ہوئے * اتنی فوج لیکے مسیح سے
چارسو برس پیشتر خورس بابل کو گیا اور ارتخشتا نے اُسکے آنے
کی خبر پاکے نولاکھہ جنگی مردونکے ساتھہ اُسپر حملہ کیا * دریاے فرات
اور دجلہ کے درمیان کونکسبا گانون کے پاس بابل کی دکھن طرف
پندرہ کوس کے فاصلے پر لڑائی واقع ہوئی اور جب یہہ گمان غالب ہوا
کہ خورس فتحیاب ہوگا * اُسنے بڑھکر اپنے بھائی کو زخمی کیا اور وہ خود
ایک شاہی ملازم خاص سے مارا گیا * اِس آفت کے بعد خورس کی
فوج کو بھاگنا پڑا اور عجیب بات یہہ تھی اور اس مین فارس کی سلطنت کی
کمزوری ظاہر ہوئی کہ باوجودیکہ یونانی جو اُس فوج مین شامل تھے اپنے
ملک سے ساڑھے تین ہزار کوس آئے تھے لیکن اُنکا

سلطنت عجم مین زوال شروع ہوا
اسی سال مین سقراط نے وفات پائی

پس پاہونا کامیاب نکلا اور وہ صحیح و سالم اپنے گھر کو پہنچے *

سلطنت مکدونیہ

گذشتہ درسون مین بیان کیا گیا کہ سلسلہ وار چار سلطنتین جاری ہوئین جو بنی اسرائیل کے ساتھ بہت علاقہ رکھتی تھین یعنی اسور اور فارس اور مکدونیہ اور روم کی سلطنتین * ان مین پہلی اور دوسری کا مختصر بیان ہو چکا ہی اور اب سلطنت مکدونیہ کا بیان کرتے ہین چونکہ یونان اور مکدونیہ مین بڑا تعلق اور ربط تھا اور یونانی صوبجات مکدونیہ سے پہلے آباد ہوئے پس مناسب و روا ہی کہ یونانیون کی کیفیت کو پہلے دریافت کرین * اور دوسرے قدیم ملکون کے مانند اسکی قدیم تواریخ شک و شبہہ سے بھری ہین * قرینہ قبول کرتا ہی کہ ان لوگون مین جو مشرق کی جانب سے یونان مین آئے پلیاسگی پہلے تھے اور انکا یونان مین داخل ہونا مسیح کے پیشتر

یونان کی ابتدائی تاریخ

چودہ سو برس سے کم نہین تھا * اُس زمانے مین سکراپس مصری نے اٹکا مین دیہاتی لوگون کو اکھٹا کر کے اور قلعون کو بنوا کر انکے لیئے ملکی بندوبست و انتظام جاری کیئے اور داناوس مصری نے اپنے ملک سے لوگون کو لاکر انھین پلوپونسس مین آباد کیا اور کدمس جو سور یا صیدا کا باشندہ تھا تھیبیس مین علم ابجد لایا * اُس زمانے کے بعد بہت مدت کی کیفیتون کی نسبت صرف روایتین ہمین پہونچتی ہین اور

کوئی معتبر تاریخ نہین پائی جاتی * ان صدیون مین طرح طرح کے بہادر
مثلاً ہرکیولیس تھیسیئس مینوس جیسن وغیرہ کے تذکرے ملتے ہین *
ہومر اور ہیسیود دو مشہور شاعر قریب نوسو برس کے مسیح سے پیشتر
تھے اور اگرچہ وہ جن لڑائی جسکا بیان ہومر نے کیا کبھی وقوع مین آئی تو
گیارہ سو چورانوے سے گیارہ سو چوراسی تک مسیح سے پیشتر واقع
ہوئی * جو تاریخ قابل اعتبار ہی اسکا شروع مسیح سے ۸۰۰ برس پیشتر ہوا
اور اُس زمانے مین لیکرگس ایتھنز مین حاکم تھا * اُسکے بعد قریب پچاس
برس کے یعنی مسیح سے سات سو اڑتالیس برس پیشتر روم کی بنا ڈالی گئی *
پہلے وہ چھوٹا قصبہ تھا اور صدہا برس تک بہت مشہور نہین ہوا *

سینتالیسوان باب

سلطنت مکدونیہ کے بیان مین

مسیح سے ۳۵۹ برس پیشتر فلپ مکدونیہ کا تخت نشین ہوا * اُس سے
پیشتر ایک سو تیس برس کے عرصے تک یونان اور فارس مین اکثر
لڑائیان ہوا کرتی تھین اور اِس درمیان مین ایتھنی لوگ یونان مین ۲۳

برس تک اول درجہ رکھتے تھے اور پھر تیس برس کے عرصے تک اسپارٹا کا زیادہ مرتبہ رہا اور بعد اُسکے تھبیس اور تب اتینی پہلے درجہ تک پھر پہونچے * آخر کار مکدونیہ کی سلطنت قائم ہوئی جسکے یہہ سب تابع فرمان ہوئے * فلپ کی تخت نشینی تک مکدونیہ کا یونان کے ساتھہ تھوڑا علاقہ رہا تھا * جب دارا اور شیرشاہ نے اُن اطراف پر چڑھائی کی تھی تب مکدونیہ فارس کا صوبہ ہوا اور کچھہ عرصے تک اُسکے مطیع رہا * سکندر ثانی شاہ مکدونیہ اگرچہ یونانیون کا دوست تھا تو بھی شیرشاہ کی مدد کرنے سے مجبور ہوا * جب پلاتیہ کی لڑائی مین فارسی لشکر مغلوب ہوکے بھاگا تب سکندر ثانی اُنکا پیچھا کرنے مین مستعد تھا اور اُسکی خیرخواہی کے سبب سے مکدونیہ اور اتینی کے درمیان بڑی دوستی قائم ہوئی لیکن سو برس تک اُن صوبون مین کچھہ بہت علاقہ نہین تھا * جب فلپ دست دراز ہوکے بادشاہ ہوا وہ فوراً اپنی سلطنت کو بڑھانے لگا اور اگرچہ دیماستھینس نے اتینی مین بڑی کوشش کی کہ اُسے روکے تو بھی مسیح سے ۳۳۸ برس پیشتر چیرونیا کی لڑائی مین فلپ غالب آیا اور یونان کی خودمختاری جاتی رہی *

اِسکے تھوڑے عرصے بعد فلپ نے فارس پر چڑھائی کرنیکا ارادہ کیا یاد رہیگا کہ جب خورس بابل کے پاس فارسی لشکر سے لڑکر مغلوب ہوا تب

دس ہزار یونانی جنگی مرد جو اُس لڑائی مین بچے بھاگ نکلے اور سفر دور و دراز
طی کر کے اپنے ملک مین صحیح و سالم پونہچے * اِس سے ظاہر ہوا
کہ فارسی حکومت زائل ہونے لگی تھی اور اغلب ہے کہ اُسوقت سے یونانی
سپہسالار ارادہ رکھتے تھے کہ کسی وقت فارس پر چڑھائی کرینگے *
جو بات اسکی مانع تھی وہ یہہ تھی کہ غیر ممکن تھا کہ یونان کے کل صوبون مین
کوئی صوبہ ایسی چڑھائی مین کامیاب اور فتح مند ہوتا اور اگر فتحیاب ہونا
ممکن ہوتا تو دوسرے صوبے اُسکو روکتے * لیکن فلپ کی سلطنت
کے عہد مین سب صوبجات ایک سلطنت مین شامل ہوئے اور فلپ نے
اپنے اِس ارادے کو انجام تک پونہچانا شروع کیا * چنانچہ اُسنے
شہر کرنت مین جملہ صوبون کا جلسہ فراہم کیا اور اپنے ارادے کو بیان
کر کے دریافت کیا کہ اِس مہم کے لیئے ہر ایک صوبے سے کِس کِس
قدر جنگی مرد حاصل ہونگے * کُل جمع دو لاکھ پیادے اور پندرہ ہزار
سوار تھے اور فوج اِس سے زیادہ بھی بڑھ گئی * یہہ امر مسیح سے
۳۳۷ برس پیشتر واقع ہوا * فلپ کا ارادہ تھا کہ فوج کو جلد روانہ کرے لیکن
اِتنے مین ایسے ماجرے وقوع مین آئے کہ جن سے اُسکے مقصد کا
دوسرا انجام ہوا * پہلے صوبہ الی رِکم مین لڑائی برپا ہوئی اور اسکے رفع

سکندر ۳۳۶ برس قبل مسیح

کرنے مین فلپ برس روز مشغول رہا* دوسرے سال مین پوسینیوس نے
جو فلپ کے خاص ملازمون مین تھا اُسے مار ڈالا*

فلپ کا بیٹا سکندر اعظم جو بیس برس کا تھا اُسکا جانشین ہوا* اس
ملک مین سکندر ذوالقرنین لقب سے مشہور ہے* اُسنے اپنی ہمت اور ہوشیاری سے
فوراً ظاہر کیا کہ وہ سلطنت کرنے کے قابل تھا* جب فلپ کی وفات
کی خبر اتھینی کو پہونچی تب یونانی پھر آزاد ہونے کی امید کرنے لگے اور تھیبیس
اور اسپارتا کے لوگونمین بھی یہی اُمید پیدا ہوئی لیکن سکندر نے اس اُمید
کو جلد باطل کردیا* اپنی فوج کے ساتھ تھیبیس کے سامنے پہونچکر اُسنے اُسے
اپنے قبضے مین کرلیا اور اتھینی بھی اُسکے مطیع ہوئے* دوسرے سال
جب سکندر الیریہ کے لوگون سے لڑتا تھا اور اُسکی موت کا غوغا ہوا
تب دیموس تھینیس اور اور یونانی سردارون نے اُسکے جوئے سے
آزاد ہونے کی پھر کوشش کی* یہہ غوغا غلط پایا گیا اور بعد اُسکے سکندر
نے اور سختی کی* اُسکے حکم کے مطابق ہیکلون اور ایک اُس گھر کے سوا
جسمین سو برس پیشتر پندر شاعر نے سکونت کی تھی شہر تھیبیس مسمار کیا گیا*
شہر اتھینی بچ گیا مگر اُسکے بزرگ لوگ بھاگ گئے اور ایکا تیسرا بھاگتا تھا
اور سکندر کی وفات تک دیموستھینیس جلاوطن رہا* اِس وقت سے یعنی

مسیح سے ٣٣٥ برس پیشتر مکدونیہ کی سلطنت قائم کی گئی اور یونان اُسکے تابع ہوا *

مسیح سے تین سو چونتیس برس پیشتر سکندر مع تیس ہزار پیادون اور ساتہزار سوارونکی فوج کے تھراکیہ کی راہ ہوکے ہلیسپانٹ کی طرف چلا اور اُسکی فوج ایشیا کے کنارے تک کشتیون مین گئی * فارس کی بہت بڑی فوج گرانیکس دریا کے کنارے پر جمع ہوئی * وہانکی لڑائی مین سکندر غالب آیا اور کوچک ایشیا فارس سے لیا گیا * پھر کلکیہ مین شہر اِسُس کے پاس فارسی فوج لڑنے کو مستعد تھی اور خود شاہ فارس دارا کودومانس لشکر کا سردار تھا * اِس لڑائی مین بھی سکندر فتحیاب ہوا اور فارسی فوج دریاے فرات تک بھاگ گئی * اِسیطرح ارام جسے سوریہ بھی کہتے ہین سکندر کے قبضے مین آیا *

جب سکندر شہر سور کے پاس پہنچا تب ادب اور تعظیم کی راہ سے اُس شہر کے باشندون نے اُسے سنہلا تاج بھیجا * جب اُنھون نے خبر پائی کہ بادشاہ ہرکیولس کی ہیکل مین ہدیے گذراننے چاہتا ہی تب اِس غرض سے کہ وہ شہر مین داخل ہونیکا عذر نہ پاے اُنھون نے قاصد بھیجکے کہا کہ ہرکیولس کی اصلی ہیکل قدیم سور مین واقع ہی ہمارے سور مین نہین *

چونکہ سکندر کے پاس جہاز نہ تھے اور شہر جزیرے مین واقع تھا اور اُسکی مضبوط شہرپناہ تھی اور علاوہ اِسکے کارتھاگے کے ایلچیون نے جو اُسوقت شہر مین تھے مدد دینے کا وعدہ کیا تھا پس سوری سکندر سے خوف نہین رکھتے تھے * شہرپناہ ڈیڑھ سو فٹ کی بلندی کی تھی اور اُسکے اور شہر کے درمیان سوریون نے اور دیوار بنائی اور دیوار کے بیچ مین اینٹ اور روڑا بھر دیا *

لیکن سکندر نے قدیم شہر کے کنڈھر لیکے کنارے سے جزیرے تک باندھ بنوایا اور سات مہینے کا محاصرہ کرکے شہر کو لیا * اکثر باشندے کارتھاگے کو جو افریکہ مین بحر روم کے کنارے پر واقع تھا بھاگ گئے * اُنمین سے جو باقی رہ گئے سکندر نے آٹھ ہزار کو تہ تیغ کیا اور تیرہ ہزار غلامی مین بیچ ڈالے اور دو ہزار صلیب پر کھنچوائے * علاوہ اِسکے شہر لٹ گیا اور جلایا گیا * اِسیطرح جیسا حزقیئل کی پیشین گوئی قدیم سور کی بنسبت پوری ہوئی ویسا ہی ذکریاہ کی نبوت بہ نسبت نئے سور کے انجام کو پہنچی *

یاد رہیگا کہ مسیح سے ۷۲۰ برس پیشتر کے قریب شاہ اسور سلمندر نے قدیم سور کو پانچ برس تک محاصرہ کیا مگر وہ قائم رہا * پھر نبوکدنضر اُسے

تیرہ برس تک محاصرہ کیئے رہا اور اُسوقت وہ ترک کیا گیا اور نیا صور اُس سے

متصل جزیرے مین تعمیر کیا گیا*

سکندر کا یروسلم مین پہونچنا

مصر کی طرف جاکر سکندر یروسلم مین پونہچا* فارسی حکومت کے

تلے یہہ شہر صحیح و سالم رہا اور بڑھ گیا تھا* اُس زمانے مین جدّوا سردار

کاہن اور حاکم تھا اور جب یروسلم مین خبر پونہچی کہ سکندر آتا ہی تب جدّوا

عوام و خاص لوگونکی خواہش کے مطابق اپنے کاہنی لباس پہنے

ہوئے مع کاہنون اور لشکر کے سردارون کے بادشاہ کے استقبال

کو آیا* یوسیفس مؤرخ بیان کرتا ہی کہ جب سکندر نے سردار کاہن کو

افود اور کاہنی لباس پہنے دیکھا تو یاد کیا کہ ایسے شخص کو خواب مین

دیکھا اور جدّوا کی طرف سے خدا کا نام سُنتے ہی بادشاہ جھک کر عبادت کرنے

لگا* شاید یہہ بیان قابل اعتبار نہو لیکن یقین یہہ ہی کہ سکندر نے

شہر کا تابع حکومت ہونا قبول کیا اور یہودیون کے ساتھہ مہربانی کا

سلوک کرتا رہا* اگر اُسوقت یہودی سردار کاہن بادشاہ کے خلاف

کرتا اور وہ یروسلم کو گھیر کر اُسے شکست دیتا تو اغلب ہی کہ اُس انجام

کی نسبت جو اُنکے طریقے سے صادر ہوا اور طرحکا انجام ہوتا*

چونکہ سکندر نے اُنکے ساتھہ ایسا سلوک کیا اور اُنھون نے تابع ہونیکی

رائے ظاہر کی نہ سرکشی کی لہذا دونون طرف اعتقاد اور خاطر جمعی پیدا ہوئی * اسکا ایک نتیجہ یہہ تھا کہ سکندر مصر پر حملہ کر کے کچھہ عرصے کے بعد اُسے اپنے قابو مین لایا اور اُسی سال یعنی مسیح سے ۳۳۲ برس پیشتر الکزنڈریہ شہر کی بنا ڈالی اور اُسکی دعوت کے مطابق ایک لاکھہ یہودی وہان آکے آباد ہوئے * آیندہ اَور بھی نتیجے پیش کیئے جائینگے *

سکندر کا مصر پر قابض ہونا ۳۳۲

مسیح سے تین سو اکتیس برس پیشتر سکندر نے اپنی مہم دارا کے خلاف پھر شروع کی اور مع اپنی فوج کے اسور اور فارس کی دار السلطنت کی طرف کوچ کیا * فرات اور دجلہ کے دریاؤن کے پار ہوکے اربیلا کے نزدیک وہ دارا کو دوبانس کے ساتھہ لڑا * کہتے ہین کہ دارا کے دس لاکھہ آدمی کی فوج تھی لیکن اِسمین شک کی جگہہ ہے اور اگر اتنے ہوتے تو اُن مین سے بہتیرے نیئے اور ناآزمودہ کار رہے ہونگے * اِس لڑائی مین بھی سکندر غالب ہوا اور دارا بھاگا اور اُسی کے خاص سپاہیون مین سے ایک نے اُسے مار ڈالا * اسی طرح جو سلطنت خورس نے جاری کی تھی انجام کو پہنچی اور مکدونیہ کا بادشاہ جہان کا مالک ہوا * تین برس کے عرصے مین اور تین لڑائیون مین یعنے اِسّس اور گرانیکس اور اربیلا کی لڑائیون مین جتنے اطراف بلوزکرہ و تیسّس کی سلطنون

سکندر کا جہان کا مالک ہونا ۳۳۱

دانیل کی کتاب کے باب ۸ کی پیشین گوئیون کا پورا ہونا

سکندر کا دفن ہونا

مین شامل ہوئی تھین اور جتنی سرزمینین سلیمان کے علاقہ مین تھین اور
مصر اور فارس اور زیادہ سب کے سب سکندر اعظم کے قابو مین آئے
اور وہ اُنکا خاوند اور مالک ہوا *

ملک ہند کے بیان مین ذکر ہوا کہ سکندر نے مسیح سے ۳۲۳ برس
پیشتر بابل مین وفات پائی * اُسنے یونان مین بارہ برس اور فارس کے
اوپر آٹھ برس سلطنت کی اور جب اُسکا انتقال ہوا اُسکی عمر بتیس ۳۲ برس
کی تھی * اِس امر مین تکرار ہوئی کہ وہ کہان دفن کیا جاوے * بعضے یہہ
چاہتے تھے کہ بابل مین اُسکا دفن ہو اور بعضے یہہ کہ مکدونیہ کے پہلے
شہر مین اپنے باپ دادون مین مدفون ہو لیکن وہ مصر کے الکزنڈریہ شہر
مین دفن ہوا * جب اُسکی لاش بابل سے آئی تب طالمی جو مصر مین اُسکا
نائب تھا اپنی ساری فوج لیکر اُس سے ملنے کو دمشق کو گیا اور اُسے
مصر تک پونہچایا * اِسکے بعد چند برس تک سلطنت مین طرح طرح کی
ابتری ہوتی رہی اِس سبب سے کہ یونانی سپہسالار آپس مین لڑتے
تھے کہ سلطنت کس پر کیجاوے * سکندر کی وفات کے تھوڑے

سکندر کی بی بی اور بیٹے کا ذکر ہونا

عرصے بعد اُسکی روکزنہ بی بی بیٹا جنی اور بعضے اُسکو تخت پر بٹھایا
چاہتے تھے لیکن جب وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ما مکدونیہ مین قتل کیے گئے

جیسا خورس اور دارا ابن گستسپ اور سکندر نے یہودیون کے ساتھہ اچھا سلوک کیا ویسا ہی طالمی سوتر نے جو سکندر کے انتقال کے وقت مصر اور یہودیہ مین حکومت کرتا تھا اِن لوگون پر سختی نکی اور جتنے طالمی اُسکے جلے نشین ہوئے اُنکا اکثر ایسا ہی سلوک تھا +

اڑتالیسوان باب

سلطنت مکدونیہ کے چار حصونکے بیانمین

مسیح سے تین سو ایک برس پیشتر مکدونیہ کی سلطنت چار حصونمین منقسم ہوئی اور یون ہی دانئیل کی پیشین گوئی پوری ہوئی * حصہ مذکور یہہ ہین یعنی فلسطینہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت سلوکس کو اور تھراکیہ اور بتھینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماخس کو اور مکدونیہ اور یونان کسندر کو ملا * قریب پچاس برس کے مسیح سے پیشتر یہہ سب مملکتین رومی سلطنت مین شامل ہوئین اور اُس اڑھائی سو برس مین لڑائیان قائم رہین +

یوسیفس مورخ بیان کرتا ہی کہ طالمی سوتیر (یعنے بچانیوالا) جب یروسلم

کو اپنے قابو مین لایا چاہتا تھا تو اِس غرض سے کہ ہیکل مین نذرین گذرانے وہ شہر مین
داخل ہوا اور دخل پاکر اُسنے باہر جانے سے اِنکار کیا * اِسلیئے کہ سبت کا روز
تھا یہودی اُسے نہ روک سکے لیکن اگر وہ اَور کسی روز آتا تو وہ ایسے
نہ تھے کہ اُسے روک سکتے * جب طالمی یروسلم سے روانہ ہوا تب بہتیرے
یہودیون کو اپنے ساتھ لیگیا اور اُنھین قرینے مین جو مصر سے متصل
ہی آباد کیا اور اُسکے بعد اور بھی یہودی مصر مین پونہچے * جب طالمی
یہ معلوم کیا کہ جب یہودی فارسی بادشاہون کے تحت حکومت تھے تب
وفادار رہے تھے تو اُسنے اُنھین اپنے قلعون مین اپنی خدمت
کیواسطے جگہہ دی اور جو قرینے مین رہتے تھے اُنھین وہی حقوق
دیے گئے جو یونانی باشندون کو ملے * اغلب ہی کہ جو دانیل کے
۱۱ باب ۵ آیت مین شاہ جنوب کہلاتا ہی وہ طالمی سوتر ہی اور اُسکے
سردارون مین ایک جو زور مین اُس سے زیادہ ہوا وہ سلوکس نکاتور تھا
کیونکہ مسیح سے ۳۰۱ برس پیشتر سلوکس نے سوریہ کی سلطنت پائی
اور وہ چارون سلطنتون مین بڑی ہوئی *

دانیل ۱۱ باب ۵ آیت

مسیح سے ۲۸۵ برس پیشتر طالمی سوتر نے تخت کو چھوڑ کے طالمی
فلادلفس نامے اپنے بیٹے کو اپنا جانشین کیا * دوسرے سال

طالمی سوتر انتقال کر گیا* وہ ہمتی سپہسالار اور رستکار بادشاہ اور
عالمون کا دوست تھا اور الکزنڈریہ کا کتب خانہ اور عجیب خانہ جو بہت
مشہور رہین اُسکے عہد مین اور اُسکے فیض سے جاری ہوئے* چونکہ طالمی
سوتر کے بڑے بیٹے کرونس نے تخت کو نہین حاصل کیا وہ نہایت
غصے مین رہا اور تھراکیہ کو بھاگا جہان اُسکی دو بہنین رہتی تھین ایک
لیسیمکس اور دوسری اگاتھوکلس کی جورو تھی* تھراکیہ مین پہونچکر
اُسنے اپنی بہنون کے درمیان فساد برپا کرایا اور اسی سبب سے
اگاتھوکلس قتل کیا گیا* وہان سے انطاکیہ کو بھاگ کر کرونس نے
سلوکس کو اغوا کیا کہ لیسیمکس کے ساتھ لڑے* اِس لڑائی مین مسیح سے
۲۸۱ برس پیشتر لیسیمکس مارا گیا اور سلوکس کے سوا سکندر کا کوئی سپہسالار
باقی نرہا* چونکہ سلوکس اور سبھون پر فتحیاب ہوا اُسنے اُسکو نکاتور لقب سے
ملقب کیا جسکے معنی فتحمند ہین* اِسکے برس روز بعد سلوکس کرونس کے
ہاتھ سے مارا گیا* کرونس اپنی بہن لیسیمکس کی بیوہ کو جلاوطن کرکے
اور اُسکے دو بیٹون کو اِس لیئے کہ وہ تخت کے حقدار تھے قتل کرکے
خود مکدونیہ پر مسلط ہوا مگر دوسرے سال وہ گال لوگون کی طرف سے
جنھون نے مکدونیہ پر چڑھائی کی تھی مارا گیا* اُسکی بہن غربت سے

لوٹ کر مصر مین آئی اور اپنے بھائی طالمی فلادیلفس سے بیاہی
گئی * جاے لحاظ ہی کہ اُس زمانے مین یونانی بادشاہ مثل فارسی
شاہون کے اپنی بہنون سے بیاہ کرتے تھے بلکہ ایک بادشاہ کا
ذکر ہی جو مسیح سے تین سو نوے برس پیشتر اپنی جورو کو اپنے بیٹے
انطیوچس سے بیاہ دیا اور اس بیاہ سے سوریہ کے اکثر بادشاہ
پیدا ہوتے گئے *

اِس زمانے مین اونیس پہلا جدوا کا بیٹا یروسلم مین بڑا کاہن تھا اور مسیح سے تین سو
برس پیشتر اُسکا بیٹا شمعون راستکار اُسکی جگہہ بڑا کاہن ہوا * عزرا کے عہد سے ایک جلسہ جاری ہوتا
آیا جسے بڑا اسیناگگ کہتے تھے اور اُسمین عزرا حجی ذکریاہ نحمیاہ ملاکی وغیرہ شامل ہوئے
تھے * کہتے ہین کہ جو سب سے آخر اِس جلسہ مین داخل ہوا وہ شمعون
راستکار تھا * اِس مجلس کا خاص کام یہہ تھا کہ پاک نوشتون کی
حفاظت کرین * شمعون نے مسیح سے ۲۹۲ برس پیشتر وفات پائی
اور بعد اُسکے اِن نوشتونکی ایسی حفاظت اور احتیاط نہ رہی اور بعض
معلم کہنے لگے کہ یہہ نوشتے کافی نہین ہین اور اُنھون نے اپنے
خیالات اور طرح طرحکی روایتون کو کلام اللہ کے برابر ٹھہرایا * یہہ
روایتین مسیح کے زمانے تک جاری رہین اور اُسنے اُنکا ذکر کرکے

انھین باطل کر دیا * عیسوی سنہ ١٥٠ کے قریب یہوداہ نامے ایک
ربی نے ساری روایتین ایک کتاب مین جسے مشنا کہتے ہین جمع کین
اور اُنکی جو تفسیرین لکھی گئین اُنھین طالمد کہتے ہین * طالمد یہودیونکے
نزدیک بڑی قدر کی ہی *

طالمی فلادلفس کے عہد مین پُرانا عہدنامہ یونانی زبان مین ترجمہ
کیا گیا اور یہہ ترجمہ جسے سپٹواجنٹ کہتے ہین ابتک جاری ہی * سپٹواجنٹ کا بیان
جو یہودی بابل کی اسیری سے لوٹے اُنکو قدیم عبرانی زبان سے
کم واقفیت تھی اور جب اُنھین خدا کا کلام سُنایا گیا تب کسدی
زبان مین سُنایا گیا * جو یہودی الکزندریہ شہر مین مقیم رہے اکثر اُنکی بولی
ایسی بولی تھی جیسے وہان رائج تھی اور وہ یونانی بولی تھی جس مین
مصری الفاظ بھی ملے تھے * اگرچہ یہہ بات پایۂ ثبوت تک نہین پہونچی
تاہم اغلب ہی کہ طالمی فلادلفس کے عہد مین قریب ٢٨٠ برس کے
مسیح سے پیشتر یہہ ترجمہ شروع ہوا * کہتے ہین کہ طالمی فلادلفس کی
درخواست کے مطابق سردار کاہن نے بارہ فرقون کے ایک ایک
فرقے سے چھہ چھہ مترجم منتخب کر کے اُنھین یروسلم سے الکزندریہ
کو بھیجا اور وہان یہہ تخلیہ یہہ مترجم جدا جدا گھرون مین بیٹھہ کے اکثر

روز مین اپنا کام کر چکے* غالب تر یہہ ہی کہ الکزنڈریہ کے علما مین سے مترجم مقرر ہوئے اور وہ اِس کام مین ایک مدت تک مشغول رہے*

امر مذکور یعنی پُرانے عہد نامہ کا یونانی زبان مین ترجمہ کرنا خدا کے انتظام مین بڑی بات تھی کیونکہ اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ جو پاک نوشتے فی الحال مروج ہین وہ بھی مسیح سے دو یا تین سو برس سے پیشتر رائج تھے علاوہ اِسکے یونانی ترجمہ اس سبب سے قیمتی ہی کہ اُسکے جاری ہو گئے بعد غیر ممکن تھا کہ یہودی لوگ اگر چاہتے اِن نوشتون کو بدل لیتے* معلوم نہین کہ اُنکی یہہ خواہش تھی لیکن اگر اُن تذکرون کے سبب سے جو مسیح پر عاید تھے یہہ خواہش ہوتی تو اُسکا انجام دینا ممکن نہوتا* اِسکے سوا پاک نوشتونکی اَور بھی حفاظتین تھین مثلاً اُنکی اکثر نقلین تھین جو عبادتخانون مین سبت کے روز سنائی جاتی تھین لیکن یہہ ترجمہ جو سب سے پہلا ترجمہ تھا زیادہ حفاظت کا باعث تھا*

اُنچاسوان باب

ملک سوریہ اور ملک مصر کے بیان مین

مسیح سے ۲۶۱ برس پیشتر انطیوخُس تھیاس اپنے باپ کی جگہہ سوریہ کے تخت پر بیٹھا اور اُسکی سلطنت کے عہد کے اوائل مین اُسکے اور طالمی فلادلفس کے درمیان لڑائیان برپا ہوئین* مسیح سے ۲۵۰ برس پیشتر اُن مین میل ہوا اور طالمی نے اپنی بیٹی بیرینیس انطیوخُس کو بیاہ دی* اِسکے تین برس بعد جب طالمی کا انتقال ہوا تب انطیوخس نے اپنی پہلی جورو لاوُدیس اور اُنکے لڑکون کو جنھین اُسنے خارج کیا تھا پھر بُلایا اور لاوُدیس نے خوف کھاکر کہ شاید پھر خارج ہو انطیوخُس کو زہر دیا اور بیرینیس کو بھی مار ڈالا* انطیوخُس کی وفات کے بعد طالمی یورگیتس اپنے باپ طالمی فلادلفس کی جگہہ مصر کے تخت پر بیٹھا* اُسنے اپنی بہن بیرینیس کا بدلہ لیکے سوریہ پر حملہ کیا اور لاوُدیس کو مروا ڈالکے اُسکے بیٹے سلوکس کو تخت سلطنت سے نکال دیا اور تمام ملک کو ویران کر دیا* وہ بابل تک فتحمند ہوا اور تب یہہ سُنکر کہ مصر مین بغاوت برپا ہوئی ہی وہ لوٹا* دانیل گیارہوین باب ۹ آیت مین اُسکی

دانیل ۱۱ باب ۶ آیت

سنہ ۲۴۶ قبل مسیح

دانیل ۱۱ باب ۷ سے ۹ آیت تک

پیشین گوئی ہی اور جیسا وہان تذکرہ ہی وہ شاہ شمال یعنی سوریہ کے شاہ
کے لوگونکے معبودون کو اُنکے سردارون سمیت اسیر کرکے مصر کو
لیگیا اور اُنکے قیمتی برتن سونے چاندی کے بھی لیگیا * اِن نبوتون
مین یاد رکھنا چاہیئے کہ شاہ شمال سے سوریہ کے بادشاہ اور شاہ جنوب
سے مصر کے بادشاہ مراد ہین *

جب طالمی سوریہ پر فتحمند ہوا تو اُسنے یروسلم مین پہونچکے شریعت
کے طور پر ہیکل مین شکر گزاری کے ہدیئے گذرانے اور بڑی بڑی نذرین
دین * اُسکے عہد مین اونیس ثانی سردار کاہن اور یروسلم کا حاکم تھا *
وہ بڑا لالچی تھا اور اگرچہ طالمی نے اُس سے مہربانی کے ساتھہ سلوک
کیا تو بھی وہ چاندی کے دس قنطار کا معمولی خراج دینے کا منکر تھا *
جبکہ کئی برس تک یہہ خراج دیا نہ گیا پس طالمی نے سند بھیجکر اونیس کو
خبر دی کہ اگر خراج دیا نہ جائیگا تو شہر برباد ہوگا * یہہ بات سُنکر یروسلم کے
باشندے حیران اور پریشان ہوکے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ کیا
کرین * دیہات مین یوسف نامے اونیس کا بھتیجا رہتا تھا اور
جب اُسنے یہہ حال سُنا تو اپنے چچا اونیس کے پاس جاکے
اُسسے کہا کہ خراج دینا تو لازم ہی اور اگر نہ دین تو لوگ ناخوش ہونگے *

اونہیں سنے جواب دیا کہ لوگ خوش یا ناخوش ہون تو بھی خراج ندونگا اور نہ اُسکی فکر کرونگا * تب یوسف نے اجازت مانگی کہ مین خود بادشاہ کے پاس جاکے اسبات کا فیصلہ کرون *

یہہ اجازت پاکر یوسف نے لوگون کو ہیکل مین جمع کیا اور اُنھین صلاح دیکے کہ خوف نہ کھائین اُنپر اپنی راے ظاہر کی * پھر بادشاہ کے ایلچی کے پاس جاکر اُسنے اُسے راضی اور خوش کیا اور اُسکے ساتھہ ایسا سلوک کیا کہ لوٹکر مصر تک یہہ سلوک اُسے یاد رہا *

اُن دنون مین یہہ رواج تھا کہ لوگون نے دام دیکے خراج وصول کرنیکا حق خریدا اور نیلام مین جسنے زیادہ دام دیا اُسنے یہہ اجازت پائی * اکثر لوگ اس حق کے نیلام لینے کو مصر کی طرف جاتے تھے اور ایکدن اُنکی جماعت مین ایک غریب شخص داخل ہوا جو ایسے پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑے پہنے تھا کہ اوروں نے اُسے ٹھٹھے مین اُڑایا * یہہ یوسف تھا جو بادشاہ کے پاس جاتا تھا اور چلتے چلتے وہ اِن لوگونکی غرض سے بخوبی واقف ہوا *

شہر الکزنڈریہ مین پہونچکر خبر ملی کہ بادشاہ میمفس کو گیا ہی اور یوسف وہان کو چلا * راستے مین بادشاہ لوٹکر اُسسے ملا اور شاہی سواری کے

پاس جاکر اُسنے بادشاہ کو اپنا نام بتایا* چونکہ اُس ایلچی کے وسیلے سے
اُسکی شہرت بادشاہ تک پونہچی تھی پس اُسنے اُسے اپنے ساتھہ سوار
کرلیا* اثنائے راہ مین اُسنے بادشاہ سے بیان کیا کہ خراج ندینے کا
قصور لوگون کا نہین صرف اونیَس کا ہی* اُسکی باتون سے بادشاہ کا
دل ایسا متوجہہ ہوا کہ اُسنے اُسے اپنے محل مین لیجاکر اُسے مہمان کیا*
جب خراج کے وصول کرنیکا نیلام ہونے لگا تب جو لوگ یوسف کے
ساتھہ آئے تھے اُنھون نے یہودیہ اور گردنواح کے صوبون کے
خراج وصول کرنیکے لیئے چاندی کے آٹھہ ہزار قنطار دینے قبول کیے
اور یوسف نے اُنھین کے منہہ سے یہہ سُنکر کہ اِس حق کے لیئے
سولہ ہزار قنطار بہت نہین ہوتا خود سولہ ہزار قنطار دینے کو قبول کیا*
اُسنے یہہ بھی قول و قرار کیا کہ جتنا مال خراج ندینے کے سبب سے ضبط ہو
وہ بھی بادشاہ کو دیا جائیگا* جب طالمی نے اُسکے ضامن کے نام جاننے
چاہے تب اُسنے کہا کہ آپ اور ملکہ کے سوا اور کوئی میرا ضامن نہین ہی*
یہہ بات بادشاہ کو اِسقدر پسند آئی کہ بغیر ضمانت لیکے اُسنے اُسے خراج
وصول کرنیکی اجازت دی* اپنے اچھے بندوبست وانتظام کے وسیلے سے
جو بائیس برس تک رہا یوسف نے یہودیون کو ذلّت اور حقارت سے

نکال کر اُنھین ایسے حال مین پونہچایا کہ وہ خاطر جمع ہوئے اور گرد نواح کی قومون نے اُنکی عزت کی *

طالمی کے بعد یونانی بادشاہون مین جو مصر کے تخت پر بیٹھے کوئی اچھا بادشاہ نہین تھا * اُسکا بیٹا طالمی چوتھا جسکا فلوپاتور لقب تھا اوباش و نامرد تھا * اُسنے اپنے باپ کو زہر دیکر اُسے مروا ڈالا اور اپنی سلطنت کے عہد مین اپنی ما اور بھائی اور جورو کو قتل کیا * اُسکے جانشین بھی ایسے ہی تھے اور اُن مین کوئی ایسا نہین تھا جو تخت سلطنت کے لائق تھا * طالمی فلوپاتور نے مسیح سے ۲۲۲ برس پیشتر سلطنت شروع کی اور اُس عرصے مین انطیوخس عظیم سوریہ کا بادشاہ تھا * یہہ بادشاہ فلسطنیہ فینیکی وغیرہ اپنے قابو مین لایا چاہتا تھا لیکن جب وہ اُنپر چڑھائی کرنے کو طیار ہوا تو مادی اور فارسی حاکمونکی بغاوت کے سبب سے اُسے موقع نہ ملا * اِس بغاوت کو رفع کرکے انطیوخس نے اپنی فوجون کو بڑھایا اور رفتہ رفتہ کوئیلے سوریہ اور یہودیہ کے کئی ایک حصے اُسکے تحت و تصرف مین آئے * آخر کش طالمی فلوپاتور غفلت کی نیند سے جاگ کے اپنی سلطنت کی حفاظت کرنے مین مستعد رہا * مسیح سے دوسو سترہ برس پیشتر ستر ہزار پیادے اور پانچہزار سوار اور تہتر

ہاتھی لیکر وہ عرب کی راہ ہو کے رفیہ مین مقیم ہوا * انطیوحس مع ساٹھ ہزار
پیادون اور چھ ہزار سوار اور ایک سو دو ہاتھیون کے اُس مقام مین پہونچا
اور پانچ روز کے بعد لڑائی شروع ہوئی * انطیوحس نے بڑی شکست پائی
اور اُسکے تیرہ سو جنگی مرد مارے گئے اور چار ہزار آدمی اور پچاس ہاتھی گرفتار
ہو گئے * اِسکے بعد انطیوحس نے انطاکیہ کو جا کر سب شہرونکو جنہین اُسنے
لیا تھا چھوڑ دیا اور پھر لڑنے سے باز رہا * مسیح سے ۲۱۶ برس پیشتر اُسنے
کوئلے سوریہ فینیکی اور فلسطنیہ کو بالکل چھوڑا * مسیح سے ۲۱۳ برس پیشتر
مصریون نے طالمی سے بغاوت کی * کہتے ہین کہ اُس بغاوت مین
اکثر یہودی شریک تھے اور اُسکے دفع کرنے مین چالیس ہزار یہودی
مارے گئے * اِس عرصے مین طالمی عیش و عشرت مین ڈوبا ہوا تھا اور
مسیح سے ۲۰۴ برس پیشتر سینتیس برس کا ہو کے اور سترہ برس کی سلطنت
کر کے وہ انتقال کر گیا *

مسیح سے ۲۱۷ برس پیشتر اونیس ثانی کی جگہہ شمعون ثانی سردار کاہن
ہوا * جیسا ذکر ہو چکا ہی طالمی جب انطیوحس عظیم کے اوپر غالب ہوا
تب اُن اطراف کے شہرون سے ایلچی اُسکے پاس رپھیہ مین نئے
سر سے اطاعت قبول کرنیکے لیئے آئے * کہتے ہین کہ چونکہ یہودی

فرمانروا ہوئے پس طالمی نے یروسلم کو جاکر یہودی شریعت کے مطابق
ہیکل مین ہدیے گذرانے اور نذرین دین * وہ سردار کاہن کے کہنے
کے خلاف پاکترین مکان مین داخل ہوا چاہتا تھا لیکن کسی طرح کی
روک پاکر اندر نجا سکا *

طالمی ابیفانیس

جب طالمی فلوپاتور کا انتقال ہوا تب اُسکا بیٹا طالمی صرف پانچ
برس کا تھا * چونکہ وہ سن بلوغ تک نہ پونہچا تھا لہذا سوریہ کا بادشاہ
انطیوخس عظیم اور فلپ مکدونیہ کا بادشاہ شریک ہوئے کہ اُسکی سلطنت
کو حاصل کرین * چنانچہ مسیح سے ۲۰۴ برس پیشتر انھون نے کوئلے
سوریہ اور فینیکی اور فلسطنیہ اپنے قبضے مین کرلیا * اُسی سال افریکہ مین
رومی سردار سیپیو نامے ہنبل پر غالب ہوا اور اِس سبب سے رومیونکی
شہرت زیادہ ہوئی * مصریون نے انطیوخس اور فلپ سے خوف کھاکر
رومیون سے مدد مانگی اور طالمی کو اُنکے سپرد کیا * اُسکی امانت کو قبول
کرکے رومیون نے فلپ اور انطیوخس کو کہا کہ وہ اُسکی سلطنت محفوظ
رکھین اور ارسطومینیس کو مصر مین وزیر مقرر کیا * مسیح سے ایکسو ننانوے
برس پیشتر اِسکوپس مع رومی فوج کے کوئلے سوریہ کو بھیجا گیا اور چند
عرصے بعد فلسطنیہ فینیکی اور کوئلے سوریہ مصر کے تحت مین پھر گئے

گئے* مسیح سے ایک سو لو اسی برس پیشتر انطیوخس نے اسکوپس کے ساتھ لڑکے اُسے یردن کے چشمے کے پاس شکست دی اور سیدا کو جہان مصری فوج پناہ لینے گئی گھیرا* اِس شہر کو مغلوب کر کے انطیوخس نے عزا اور اور محصور شہروں کو لیا اور یروسلم پر چڑھ کے خود یہودیون نے اُسے مصری فوج کو صیحون کے قلعہ سے نکال لینے کی مدد کی* چونکہ انطیوخس مجبور ہوا کہ رومیون کو سالیانہ خراج دے پس اتنا خرچ اُسے مشکل سے ملا چنانچہ روپیہ حاصل کرنے کے لیئے مسیح سے ایک سو ستاسی برس پیشتر وہ اپنے مشرقی اطراف مین گیا اور الیمائیس کی ہیکل کو لوٹ کر اُسنے لوگون کو اسقدر ناخوش کیا کہ فساد برپا ہوا اور وہ مع اپنے رفیقون کے مارا گیا* اُسکا بیٹا سلوکس فلوپاٹور اُسکا جانشین ہوا*

مسیح سے دو سو سترہ برس پیشتر ایک سو چانوے برس تک شمعون ثانی سردار کاہن رہا اور جب وہ انتقال کر گیا تب اُسکا بیٹا اونیس ثیسرا سردار کاہن ہوا* اُسوقت کے قریب کہ سلوکس فلوپاٹور سوریہ کا بادشاہ ہوا ظالمی سے اِس غرض سے کہ وہ عیش و عشرت سے منع نکیا جائے اپنے وزیر ارسطو مینیس کو زہر سے مروا ڈالا اور اُس امر کے بعد اُسکی

انطیوخس بزرگ کا مارا جانا

سلوکس فلوپاٹور

ظالمی بطلیموس

اوباشی اور بیرحمی حد سے زیادہ بڑھ گیی * مسیح سے ایک سو بچاسی برس پیشتر اُسکے امیرون نے بندش کی کہ اُسے تخت سے اُتارین لیکن بندش ظاہر ہو گیی اور اُنسے کچھہ بن نہ پڑا * بندش کرنے والون نے طالمی سے معافی کا وعدہ پاکر اپنے کو اُسکے حوالے کیا اور اُسنے اپنے وعدے سے خلاف کر کے حکم کیا کہ اُن مین سے چار شخص برہنہ کر کے اُسکی گاڑی کے پیچھے باندھے جائین اور گھسیٹے گھسیٹے مار ڈالے جائین * مسیح سے ایک سو اسی برس پیشتر طالمی کی رعایا اُسکی سلطنت کے چوبیسوین برس مین اُسے زہر دیکر اُسکے ظلم سے آزاد ہویی * اُسکا بیٹا اور جانشین طالمی فلومیتور اُسوقت صرف چھہ برس کا تھا اور وہ اپنی ما کلیوپاترہ کے سپرد ہوا * کلیوپاترہ سلوکس فلوپاتور کی بہن تھی *

اب سلوکس فلوپاتور کے حال کا کچھہ بیان ہوتا ہی * جب وہ اپنے باپ انطیوخس عظیم کا جانشین ہو کے سوریہ کا بادشاہ ہوا تب فلسطین سوریہ کے تحت مین تھا اور اونیس تیسرا یروسلم مین سردار کاہن تھا * جاننا چاہیئے کہ جب انطیوخس عظیم رومیون کے ساتھہ لڑکر مغلوب ہوا تب رومیون کو بارہ شخص کے ضامن دینے سے مجبور رہا اور اُن مین

اُسکا بیٹا انطیوخیُس تھا * اگرچہ سلوکس ہیکل کے اخراجات کے لیئے
اپنے باپ کے قول وقرار کے مطابق دیا کرتا تھا لیکن اس سبب سے *
کہ اُسے رومیون کو مقرر کیا ہوا خراج دینا پڑا وہ روپیون کا محتاج ہوا
اُسکی سلطنت کے عہد مین یروسلم مین شمعون نامے ہیکل کا حاکم رہتا
تھا اور وہ اونیَس سردار کاہن کے خلاف ضد رکھتا تھا * چنانچہ
سلوکس کے پاس جاکر اُسنے اُسے خبر دی کہ ہیکل مین بڑا خزانہ ہی *
یہہ بات سُنکر سلوکس نے اپنے خزانچی ہیلیودورس کو خزانہ لانیکے
لیئے یروسلم کو بھیجا * جب ہیلیودورُس نے سردار کاہن سے یہہ
بات پوچھی تو اُسنے جواب دیا کہ خزانہ تو ہی لیکن ہیکل کا نہین وہ
بیواؤن اور یتیمون کے لیئے ہیکل کے سپرد کیا گیا * جب شہر مین اِس بات
کا غوغا مچا کہ جو خزانہ بیواؤن اور یتیمون کے لیئے ہیکل مین ہی بادشاہ
اُسے لیجائیگا تو لوگ حیران اور پریشان ہوکے خدا سے دعا مانگنے
لگے کہ خدا کے گھر مین ایسی بیحرمتی نہونے پائے * تسپربھی ہیلیودورس
مع اپنے رفیقون کے پھاٹک کے توڑنے کو طیار تھا لیکن کسی
طرح سے خدا نے اُسے روکا اور خزانے کو چھوڑکے وہ اپنے
ملک کو لوٹ گیا *

جب سلوکس گیارہ برس سلطنت کر چکا تھا تب اُسنے اپنے بھائی انطیوچیُس کو جو روم مین بارہ برس کا ضامن ہوا تھا بُلوا کر اُسکی جگہہ اپنے بیٹے دیمیتریُوس کو بھیجا * چونکہ تاج کا وارث موجود نہ تھا پس ہیلیودورُس نے تخت حاصل کرنے کا قصد کیا اور اِس لیئے سلوکس کو زہر پلا کے مار ڈالا * اِس امر کی کیفیت سُنکر انطیوچیُس نے مدد پا کر ہیلیودورُس کو تخت سے اُتارا اور مسیح سے ایک سو چھہتر برس پیشتر سوریہ کا بادشاہ ہوا *

پچاسوان باب

یہودیون کا ملک سوریہ سے علاقہ رکھنا

انطیوچیُس کے دو لقب تھے ایک حقیقی اور ایک حقارت کے طور سے * اِس لیئے کہ اُسنے ہیلیودورُس کے خلاف شاہی خاندان کے دعوٰنکو قرار دیا وہ اپیفانیس جس سے بزرگی مراد ہی کہلایا اور بسبب اِسکے کہ اُسنے دیوانگی کی حرکت ظاہر کی وہ اپیمانیس کہلایا جسکے معنی دیوانہ ہوتے ہین * کہتے ہین کہ وہ بڑا غافل تھا

اور دو تین ملازم لیکر شہر کی گلیون مین پھرا کرتا تھا اور امیرون سے علحدہ
رہکر نکمّون اور کمینون کی صحبت رکھتا تھا * جوانون کی جماعتون مین
جاکر جو اپنا وقت عیش و عشرت مین کاٹتے تھے وہ اُنکے ساتھ عیش
کرتا اور اُنکی خوشی کے لیئے گاتا اور بانسلی بجاتا تھا * کبھی وہ نشے مین ہوکے
نظر پڑتا اور کبھی لنبا چوغہ پہنکے اور سر پر گلاب کا سہرہ رکھکر راستون مین
چلتا تھا اور جب اُسکے پیچھے کوئی آجاتا اُنھین پتھر مارتا تھا *

یاسون ۱۲

اِس زمانے مین اونیس تیسرا یروسلم مین سردار کاہن تھا اور اُسکا
بھائی یاسون اُنکا عہدہ چھیننا چاہتا تھا * اُسکی مشورتون سے
اونیس انطاکیہ مین رکھا گیا اور وہ خود سردار کاہن اور یروسلم کا حاکم مقرر
ہوا * وہ جوان لوگون کو غیر قومون کی عادتین سکھلانے لگا * ہیکل کے
پاس تماشا گھر بنوا کر اُسنے لوگون کو آزمایا کہ خدا کی عبادت سے باز
رہین اور اُس وقت کا حال ایسا ہوا جیسا اگر اِس زمانے کے عیسائی
گویا گھر کو چھوڑکر تماشا خانون مین جایا کرین اور راگ رنگ
مین مشغول رہین *

منیلاوس ۱۲

جب یاسون نے تین برس تک یہودی انتظام و دین کو اِسیطرح تباہ
کیا تھا تب اُسنے اپنے چھوٹے بھائی کو جسنے اپنے واسطے

ایک یونانی نام مینیلاؤس رکھتا تھا انطاکیہ کو خراج پونہچانے کے لیئے بھیجا* وہان پہونچکر مینیلاؤس نے زیادہ قیمت دیکر سردار کاہن کا عہدہ مول لیا* جب وہ اپنے عہدہ مین داخل ہوا تب خزانے مین روپیہ نپائے چنانچہ اُسنے ہیکل کے سُنہلے برتن لیکر اُنھین شہر سور مین بیچا* جب اونیس تیسرے نے اِس بُرائی سے واقف ہوکر اُسکو تاکید کی تب وہ مینیلاؤس کی مشورتون سے مارا گیا*

قریب ۱۷۰ برس کے مسیح سے پیشتر یروسلم مین یہہ غوغا ہوا کہ انطیوخس مارا گیا* یہہ بات سُنکر لوگ نہایت خوش ہوئے اور اِس موقع مین یاسون نے ہزار آدمی جمع کرکے یروسلم پر حملہ کیا اور مینیلاؤس کو نکالکر لوگون پر بڑی سختی کا سلوک کیا* لیکن وہ غوغا بے بنیاد ٹھہرا اور جب انطیوخس نے سُنا کہ یہودی اُسکی موت کو خوشی ہونے کا باعث سمجھتے تھے تب وہ بڑے غصے مین آیا* یروسلم پر چڑھائی کرکے اُسنے اُسے گھیر لیا تین روز کے عرصے مین چالیس ہزار آدمی مار ڈالے اور گرد نواح کی قومون مین اتنے لوگونکو غلامی مین بھی بیچا* بعد ازان مع مینیلاؤس کے جو اُسکا رہنما تھا اُس خدا کے گھر مین داخل ہوکے ہر طرح کی بیحرمتی کی* مثلاً اُسنے سوختنی قربان

سن ۱۷۰ قبل مسیح
یروسلم کا غوغا

کی قربانگاہ پر سوئر کا گوشت جو یہودیون کے نزدیک نجس اور حرام تھا گذرانا اور اسکے سوا وہ سنہلی میز اور فانج اور شمعدان اور اور ظروف خدا کے شہر سے لیگیا * تب شہر کو لوٹ کر اُسنے فلپ فروگی کو جو بڑا سخت مزاج تھا یروسلم کا حاکم مقرر کیا اور مینیلاؤس کو سردار کاہن کے عہدہ مین پھر داخل کیا *

چونکہ طالمی فیلو میتور مصر کا بادشاہ انطیوخس کے قابو مین تھا پس الکزنڈریہ کے باشندون نے اُسکے بھائی طالمی فسکون کو گدی پر بٹھایا اور اُسکا لقب یورگیتیس ثانی تھا * اس سبب سے مسیح سے ۱۶۸ برس پیشتر انطیوخس مصر پر چڑھ آیا اور یہہ اُسکی تیسری چڑھائی تھی * اس مہم مین ناکام ہوکر وہ میمفس کو گیا اور یہہ کہکے کہ مصر طالمی فیلو میتور کے حوالے کرتا ہون وہ اپنی دار السلطنت انطاکیہ کو چلا گیا * اپنے جانے سے پیشتر اُسنے پیلوسیوم کو اپنے قبضے مین کر لیا اور اُس شہر مین فوج مقرر رکھی * اسکے بعد دونو طالمی اُسکے خلاف شریک ہوئے اور اُسنے چوتھے مرتبہ مصر مین آنیکا ارادہ کیا * اسنے جنگی جہازون کو جزیرہ کپرس کو بھیجکر تاکہ اُسے اپنے قبضے مین لائے وہ خود مع اپنی فوج کے مصر کی طرف چلا اور ایک جگہہ طالمی

فیلومیٹور کے ایلچی ملکی اُسنے مصر کے بادشاہون کو یہہ اطلاع بھیجی کہ
چاہیے کہ نہ صرف پیلوسیوم بلکہ کُپرُس بھی اُسکے حوالے کیا جاے
اور چونکہ اِسکا کوئی جواب نہ مِلا وہ الکزنڈریہ کی طرف چلا گیا* اتنے
مین طالمی نے رومیون سے مدد پائی* الکزنڈریہ کے پاس پہونچکر
انطیوخس سے چار رومی ایلچی اُسسے ملے اور اُنھون نے اُسسے کہا کہ
رومی جلسے کی راے یہہ ہے کہ وہ آیا مصر کو چھوڑ کے اُسے اور کُپرُس کو
رہنے دے یا رومیون سے لڑے* تب اُسنے کہا کہ اپنے دیوان
خاص سے جواب دونگا* تب سردار ایلچی نے چھڑی سے اُسکے چوگرد
دائرہ کھینچکے اُسسے کہا کہ اِس دائرے سے نکلنے کے پیشتر صاف جواب
دینا چاہیے* تب بادشاہ نے کہا کہ جلسے کی راے کے مطابق کرونگا
تب انطیوخس نے نہایت غصے ہوکے بدلا لینے کو یہودیون پر
جو بیقصور تھے حملہ کیا* اِن لوگون کے ہلاک کرنیکا قصد کرکے اُسنے مسیح سے
ایکسو سٹھ برس پیشتر اپولونیس کو بھیجا کہ یروسلم کو شکست دے اور
سپہسالار مع بائیس ہزار جنگی سپاہیونکے شہر کے پھاٹک کے سامنے پہونچا* پاسون نے
یہودیونکو غیر رسمین سکھلائی تھین لیکن اِسنے پھاٹک کے دو شنبے دن کو
پھر ماننے اور ہیکل مین عبادت کرتے تھے* تب اُنھونسے سبت کے روز شہر پھاٹکو

انطیوخس کا رومی جلسے کا حکم ماننا

انطیوخس کا یہودیون پر حملہ کرنا

سامنے فوج دیکھی تب وہ نہ لڑے لیکن برعکس اِسکے عبادتخانون مین
ایک جا ہوکے خدا کی عبادت مین مشغول رہے* اُسیوقت سپاہیون
نے اجازت پاکر ہر جگہہ پر لوٹنا برباد کرنا اور مار ڈالنا شروع کیا* مرد مارے
گئے اور لڑکے بالے غلام ہوگئے* اُنکے گھر جلائے گئے اور چارون
طرف لوٹ ہوتی رہی* اکثر جگھونکی شہر پناہ گرائی گئی اور کوہ صیحون پر
قلعہ بنایا گیا* یہہ قلعہ ہیکل کے قریب تھا اور جب یہودی عبادت کرنے
آئے تب سپاہیون نے اُنھین روکا اور اِسیطرح روزمرّہ کی قربانی
موقوف ہوئی* برسون تک یہہ قلعہ خدا کے لوگونکو تکلیف کا باعث ہوا
انطیوخس یہہ چاہتا تھا کہ یہودیون کے دین کا نام و نشان تک
باقی نہ رہے چنانچہ اہتینوس نامے ایک بوڑھا آدمی غیر قومونکے رسم طریقونکو
جاری کرنیکے لیئے یروسلم کو بھیجا گیا* اُسنے ہیکل کو جیوپیٹر اولیمپیئس
کی عبادت کے لیئے مخصوص کیا اور یہوواہ کے مذبح پر جیوپیٹر کا مذبح
بنایا ہیکل خراب ہوئی اور یہہ ناجائز ٹھہرایا گیا کہ لوگ سبت کے دن
یا ختنہ کی رسم یا قدیم عیدون کو مانتے جائین یا کوئی اپنے کو یہودی
کہے* اِسکے سوا پاک نوشتونکی جتنی نقلین پائی گئین وہ جلائی گئین
یا خراب کی گئین* اُن لوگون کے عقیدے مین او باشی اور شتہ باری

کا دیوتا بحیس تھا اور جس روز اُسکی ضیافت کیجاتی تھی وہ عشق پیچان کے پتے لیکر اُسکے نشان کے واسطے پہنے اور اسکی عبادت کے تیوہار مین ملنے کو مجبور ہوئے * اُنکو یہہ بھی چاہیے تھا کہ جھوٹے معبودون کی پرستش کرین اور انطیوخس کی پیدایش کے دن سؤر کا گوشت کھائین جو اُنکے نزدیک ناپاک کھانا تھا اور اگر کوئی شخص ان باتون کا منکر ہو تو اُسکی گردن ماری جاوے *

شہر مین دو عورتین تھین جنھون نے اپنے آباؤ کے طریقے کے مطابق اپنے لڑکون کو خدا کی خدمت کے لیئے مخصوص کیا * ان ظالمون نے لڑکون کو اُنکی ماؤن کے گلون پر باندھکر اُنھین شہر کی سڑکون مین لے گئے اور شہر پناہ تک پہونچ کے اُنھین مع سبھون کے جو اُنکے شریک تھے گرادیا * چونکہ الیعزر نام ایک بوڑھا فقیہ ناجائز کھانا کھانے کا منکر ہوا پس اُنھون نے اُسکے منہہ کھولنے کی کوشش کی لیکن اُسنے یہہ جانکر کہ بتون کا کھانا کھانے سے مرنا بہتر ہی اُنکا مقابلہ کیا * تب اُنھون نے اُسسے کہا کہ اپنا کھانا لاکر ہمارے ساتھہ کھا تو لوگ سمجھینگے کہ الیعزر ناجائز کھانا کھاتا ہی وہ بھی کھاینگے * لیکن اُسنے اِس سے بھی انکار کیا اور اِس پر اُنھون نے اُسے مار ڈالا

ایک عورت اور اُسکے سات بیٹے اِس سبب سے کہ اُنھون نے
سوئر کا گوشت اور بتون کا کھانا نہ کھایا گرفتار ہوئے * پہلے بڑا بیٹا
شکنجہ مین کھینچا گیا اور جب اُسپر بھی منکر رہا تب جان سے مارا گیا * دوسرا
بیٹا بھی بسبب منکر ہونے کے قتل کیا گیا * مرتے وقت اُسنے کہا کہ
تو ظلم سے ہماری زندگی لیتا ہی لیکن وہ جسکی شریعت مانکر ہم اپنی زندگی
کو دریغ نہین کرتے ہمین ابدی زندگی بخشیگا * تیسرا جب گردن ماری
جانے لگی تب کہنے لگا کہ یہہ خیر ہی کہ مارا جا کر خدا پر جو ہمین اُٹھائیگا
بھروسا رکھین اور چوتھے نے کہا کہ تو اِس دنیا مین قادر ہی لیکن تو فانی
ہی * یہہ نہ سمجھنا کہ خدا نے ہماری قوم کو ترک کیا ہی * جو طریقہ سب سے
عجیب تھا وہ اُنکی ما کا تھا کیونکہ اپنے سات بیٹون کو ایک دن مین قتل
ہوتے دیکھہ کر وہ خدا پر بھروسا رکھکر خاطر جمع رہی * جب اُسکا
چھوٹا بیٹا شکنجہ مین کھینچا جاتا تھا اور قاتلون نے اُس سے وعدہ کیا
کہ اگر اپنے دین کو چھوڑے تو بڑا انعام حاصل کرے تو اُسکی ما نے
کہا کہ بیٹے اِس ظالم سے خوف نکرو اور خاطر جمع ہوکے مثل اپنے
بھائیون کے اپنے مرنے کو قبول کرو تاکہ مین اُنکے ساتھہ تجھے بھی
سعادت ابدی مین پاؤن * آخر کار ما بھی ماری گئی * اِسیطرح بہتیرون نے

تکلیف اور مصیبت اور موت بھی پائی لیکن خدا نے اپنے لوگون کو ترک نکیا بلکہ اُنکے لیئے رہائی دینے والے کو ظاہر کیا * آیندہ باب مین اسکا ذکر کیا جائیگا +

اکاونوان باب

یہوداہ مکبی کا احوال

یافہ اور یروسلم کے درمیان فرقہ دان کے علاقہ مین مودن نامے ایک شہر تھا اور وہان اکثر یہودی شاہ سوریہ کے خوف سے بھاگ گئے * اس شہر مین متھیاس یروسلم سے بھاگ کے آیا اُسکے پانچ بیٹے تھے یعنے یوحنا اور شمعون اور یہوداہ اور الیعزر اور یونتن اور ان سبھون نے اور خاصکر یہوداہ نے یہودی قوم کی تواریخ مین بڑی شہرت پائی * ان دنون مین انطیوخس کے ملازم اپلیس نے مع اپنے گروہ کے مودن مین پہونچکر بادشاہ کا یہہ حکم جاری کیا کہ یہودیونکو چاہیئے کہ اپنے دین کو چھوڑین یا مارے جائین * بادشاہ کی یہہ غرض تھی کہ جو لوگ رشوت لین اُنھین رشوت دے کہ بت پرستی کرین

متھیاس

اور جو لوگ پس و پیش کرین اُنھین ڈرائین اور اورون کو مجبور کرین کہ
مذبح پر جو جھوٹھے معبودون کے لیئے بنایا گیا ہدیئے گذرانین *
چونکہ متیھاس مودن مین نامور اور بزرگ تھا پس اِلیّیس نے اُسے
اور اُسکے بیٹون کو بلا کر اُن سے اِس شرط پر کہ وہ اپنے دین کو
چھوڑین بڑے بڑے انعام کا وعدہ کیا لیکن خدا کے حکم کے
مقابلے مین بادشاہ کا حکم اُن لوگون کے نزدیک بیقدر ٹھہرا *
چنانچہ متیھاس نے یہہ جواب دیا کہ ہرچند ساری قومین جو بادشاہ
کے زیر حکومت ہین اپنے آباؤن کا دین چھوڑکر بادشاہ کا حکم مانین
توبھی مین اور میرے بیٹے اور بھائی اپنے آبائی دین کو کبھی نہ چھوڑینگے *
مودن مین ایک بدکار اور ضعیف الایمان یہودی تھا اور وہ مذبح پر
جھوٹھے معبودون کو قربانی گذراننے چاہتا تھا * اُسپر متیھاس کا
غصہ اِسقدر زیادہ ہوا کہ مذبح کے پاس دوڑ کے اُسنے اُسے مار ڈالا *
تب اپنے بیٹون اور رفیقون سے مدد لیکے اُسنے اِلیّیس کو بھی مار ڈالا
اور مذبح کو توڑ کر وہ یہوداہ کے بیابان مین جہان اکثر یہودی اُسسے
ملے بھاگا *
بادشاہ کی فوج نے اُنکا پیچھا کیا اور اُن مین ایک ہزار تک غار مین

چھپ رہے * سبت کے روز بادشاہی فوج نے اُس غار کے نزدیک
آکر اِن لوگون کو کہلا بھیجا کہ نکل آؤ اور ہمارے معبودون کو سجدہ کرو
تو بچوگے لیکن اُنھون نے انکار کیا * اِس گفتگو کے بعد سپاہیون نے
اُنپر حملہ کرکے بہتیرے آدمیون کو لڑکے سے بڑے تک قتل کیا * رفتہ
رفتہ ہزارون آدمی جو مغارون اور پہاڑون مین چھپے تھے متھیاس کے
جھنڈے کے تلے آئے اور ان مین اسدِیانی ایک یہودی فرقہ
جو شریعت الٰہی کی محافظت کرنے مین نہایت سرگرم تھا شامل
ہوا * بعضے لوگ گمان کرتے ہین کہ فریسی ان لوگون سے نکلے *
جب متھیاس بوڑھا ہونے لگا اور وہ جنگ کرنیکے قابل نرہا
تب اپنے بیٹون کو بُلاکر اُسنے اُنھین ابرہام اور یوسف اور یشوع
وغیرہ کی نسبت یاد دلاکر کہا کہ یاد رکھو کہ قدیم سے جتنون نے خدا پر
بھروسا کیا ہی وہ غالب ہوئے ہین پس ہمت باندھ کے شریعت
پر حافظ رہو * تمھارا بھائی شمعون مشیر و مدبر ہی اُسکی اطاعت کرتے
رہو اور یہوداہ جو بچپن سے قادر و قابل ہوا ہی وہ تمھارا پیشوا
اور سردار ہوگا *
یہوداہ کا مکبی لقب تھا * بعضون کا گمان ہی کہ اُسکے جھنڈے پر

یہوداہ کا حال
قبل مسیح ۱۶۶ برس

مکبی لفظ
مفعول

ان لفظون کے پہلے حروف تھے جیسے وہ عبرانی زبان مین لکھے جاتے ہین یعنے معبودون مین اے یہوواہ تجھسا کون ہی اور ان حرفون سے مکبی نام بنتا ہی* اورون کی سمجھ مین اسکا بیان یہہ ہی کہ چونکہ عبرانی زبان مین لفظ مکبی کے معنی مارتول ہین پس یہوداہ کی ہمت اور بہادری کے سبب سے یہہ لقب دیا گیا* پہلے تو یہہ لقب خاصکر یہوداہ پر عائد ہوا لیکن آخرش اُسکے بھائی اور شریک بھی مکبی کہلائے*

انطیوخیس نے یہوداہ کے خلاف دو مرتبہ فوج کو بھیجا اور اگرچہ سوریا کی فوج کے مقابلے مین یہودی فوج بہت کم تھی تو بھی دونون دفعہ یہودی غالب ہوئے* یہہ حال سُنکر انطیوخیس نے قصد مصمم کیا کہ کل یہودی قوم کو ہلاک کرے تب بڑی فوج فراہم کرکے اور سارے اطراف جو دریاے فرات کے مغرب کیطرف تھے لیسیس کے سپرد کرکے وہ خود اپنے خزانے بڑھانے کے لیئے فارس کیطرف چلا* لیسیس نے طالمی نکانور اور گورگیس تین بہادرون کو فوج کے اوپر سردار مقرر کیا اور یہہ تینون سردار مع چالیس ہزار پیادے اور سات ہزار سوار کے یہودیہ مین پہنچ کے اماؤس مین مقیم ہوئے* اس مقام مین اکثر سُریانی اور فلسطی آکر اُنسے ملے* بادشاہ کا یہہ ارادہ تھا کہ

یہودیہ سے ہر ایک یہودی کو نکال دے اور یہوواہ کا دین بھی نیست و نابود کرے * خدا کے کلام اور اُسکی عبادت اور اُسکی کلیسیا سے نفرت رکھنا یہہ اِس لڑائی کی بنیاد تھی *

سب شہرون مین جو بحر روم کے کنارے واقع تھے یہہ اِشتہار سُنایا گیا کہ جتنے یہودی غیر معبودون کے پرستار نہین ہین وہ سبکے سب گرفتار ہونگے اور بہتیرے غلامی کے واسطے بیچے جائینگے چنانچہ ایک ہزار سوداگر اماؤس مین آئے تاکہ یہودی قیدیون کو مول لیکر اُنھین غلام کرین * چونکہ انطیوخس رومیون کو خراج دینے سے مجبور ہو چکا تھا لیس غالب ہی کہ اُسنے یہودیون کو غلامی مین بیچنا روپیہ حاصل کرنے کی تدبیر ٹھہرائی *

یہوداہ مکبی مع چھہ ہزار جنگی مردون کے مزپہ مین مقیم ہوا * وہان لوگون کو روزہ رکھنے اور اُن کو خدا کے کلام کے سُنانے کے بعد یہوداہ نے اطلاع دی کہ جو لوگ کسی سبب سے لڑنا نہین چاہتے وہ علیحدہ ہو جائین اور جب یہہ انتظام ہو چکا تب صرف تین ہزار باقی رہے اور اِنھین لیکر یہوداہ نے اماؤس کو کوچ کیا *

گورگیس پانچ ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار لیکر اُسی رات یہوداہ شکست نکانور

کی فوج پر حملہ کرنے نکلا لیکن یہوداہ نے اُسکے مطلب سے آگاہی پاکر
لشکرگاہ کو چھوڑا اور میدان مین مقیم ہوا * جب گورگیس نے لشکرگاہ
کو پہونچ کر اُسے خالی پایا تب اِس خیال سے کہ یہودی پہاڑون کو بھاگے
اُسنے اُنکا پیچھا کیا * جب صبح ہوئی تب یہودی فوج سوریانیون کے لشکر
کی طرف چلی اور نکانور نے باقی سوریانیون کو لیکر اُسپر حملہ کیا * اِس لڑائی
مین نکانور نے شکست پائی اور اُسکی فوج کے نو ہزار لوگ مارے گئے اور باقی بھاگے
جب گورگیس پہاڑون سے لوٹ کر اپنی لشکرگاہ کے پاس آیا
تب اُسنے اُسے جلا ہوا پایا اور اِس وجہ سے وہ بھاگ گیا * نکانور
غلام کا بھیس پکڑکر انطاکیہ کو بھاگا * یہودیون نے بہت سی لوٹ
حاصل کرکے اُسکی ایک تہائی زخمیون مین اور ایک تہائی بیواؤن اور
یتیمون مین بانٹ کی اور باقی لشکر مین تقسیم ہوئی * دوسرے سال
لیسیس ساٹھ ہزار پیادے اور پانچ ہزار سوار لیکر یہودیہ مین پونہچا اور
بلیتھسُر ایین مقیم ہوا * مثل اُس وقت کے کہ بن ہدد افیق پر چڑھا تاکہ
اسرائیل سے مقابلہ کرے اب بھی بنی اسرائیل ارامیون کے برابر خیمہ زن
ہوکے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے حلوانون کے دو چھوٹے گلے
لیکن ارامیون کی کثرت سے زمین کبھر گئی * لڑائی

۱ سلاطین ۲۰ باب ۲۷ آیت

نور سے ہوئی اور سوریائی شکست پاکر حیران اور پریشان ہوئے*

جب انطیوخس کے ملازمون نے خدا کے کلام کی نقلین پائین تو اُن مین تلاش کرتے رہے کہ کن معبودونکی عبادت کرنے سے خداوند نے منع کیا اور یہودیون کے نزدیک باعث نفرت ہی اور ایسے معبودونکی شکلین بنا کر اُنھون نے یہودیون کو اُنکی عبادت کرنے سے مجبور کیا* اِسکے سوا اُنھون نے اِن معبودونکی تصویرین پاک کلام پر کھنچوائین تاکہ یہودی اُسے نہ پڑھین* یہوداہ اور اُسکے رفیقون نے معبودون کو توڑ دیا اور پاک نوشتونکی اکثر نقلین حاصل کرکے تصویرین مٹا دین* علاوہ اِسکے جو یہودی خوف کے مارے جھوٹے معبودونکی پرستش کی طرف رجوع ہوئے تھے وہ پھر خدا کی عبادت کرنے لگے اور اکثر لوگ جو یہوداہ کی خدمت مین ثابت قدم رہکے پہاڑون اور غارون مین چھپ رہے تھے وہ اپنے گھرون کو لوٹ آئے* باقی یہہ تھا کہ یروسلم بحال ہو اور ہیکل درست کیا جائے*

جب یہوداہ مع اپنی فوج کے شہر مین پہنچا تو ویرانی کے سوا اور کچھ نہین پایا* ہیکل کے صحن مین پودے اُگے تھے اور خود ہیکل کا ہر ایک حصہ ناپاک کیا گیا تھا* کاہنون کے کمرے ڈھا دیئے

انطیوخس کا خدا کی کتابونکو برباد کرنا

یہوداہ کا یروسلم مین پہنچنا

گئے پھاٹک جلائے گئے اور سڑکون مین غیر معبودون کے مذبح
بنائے گئے * یہوداہ نے کاہنون کو اپنے عہدے مین قائم کر کے
ہیکل کی مرمت کرائی * سوختنی قربانگاہ جو ناجائز قربانیون سے ناپاک
ہو گئی تھی ڈھا دی گئی اور اُسکے عوض مین نیا مذبح بنایا گیا اور قربانیان
گذراننے اور ہیکل کو نئے سر سے مخصوص کرنیکا روز مقرر کیا گیا * روز
معینہ نوین مہینے کی پچیس تاریخ تھا اور سنہ عیسوی کے حساب سے
دسمبر مہینے کی اٹھارہوین تاریخ تھی * تین برس گذرے تھے جب
سے انطیوخس نے ہیکل کی سچی عبادت کو موقوف کر کے جیوپیٹر
کی عبادت جاری کی اور جب یہودیون نے پھر موقع پایا کہ بیت المقدس
مین بیخوف و خطر خدا کی پرستش کرین تب وہ نہایت خوش ہوئے *
جب گرد نواح کی قومون مین یہہ خبر پہنچی کہ یہودی ہلاک نہوئے
بلکہ برعکس اسکے اُنھون نے بت پرستی کو مٹایا اور اپنے شہر اور
ہیکل کو درست کیا ہے تب غصے مین آکر وہ یہودیون کو جتنے ملے
قتل کرنے لگے * تب یہوداہ نے مع اپنی فوج کے اکثر شہرون پر
حملہ کر کے اُن قومون کو عاجز کیا اور بہتیرے یہودیون کو رہائی دیکر
اُنھین اپنے ملک مین داخل کیا *

انطیوخس کی رحلت بابل میں

جب اس سرگذشت کی خبر انطیوخس کو پونہچی اُسوقت وہ فارس مین لڑتا تھا اور کُل یہودیون کے ہلاک کرنیکا قصد کرکے اور یہہ کہ یروشلم اُنکا قبرستان بنے وہ ملک یہودیہ کی طرف چلنے لگا * راستے مین وہ بیمار پڑا اور اگرچہ اُسکی سخت بیماری تھی مگر اُسکو زیادہ تکلیف اِس وجہہ سے صادر ہوئی کہ اُسنے یہودیون پر ایسی بیرحمی اور ظلم کیا تھا * گیارہ برس سلطنت کرکے مسیح سے ایکسو ترسٹھہ برس پیشتر وہ انتقال کر گیا * جب قریب مرگ ہوا تب اُسنے فلپ نامے اپنے رفیق کو پاس بُلایا اور تاج اور مُہر خاص انگوٹھی اور شاہی لباس اُسکے سپرد کرکے اپنی راے اِس طرح ظاہر کی کہ میرا انطیوخس بیٹا جو اُسوقت نَو برس کا تھا سلطنت کا تاج پاوے اور اُسکے بالغ ہونے تک فلپ اُسکا ولی ہوکر سلطنت کرے * فلپ نے انطاکیہ مین جلد ہی پونہچکر یہہ پایا کہ لیسیس جو انطیوخس کا وزیر ہوا تھا اُسکی جگہہ مین دخل پاکر چھوٹے انطیوخس کو تخت پر بٹھایا تھا اور اپنے کو اُسکا ولی ٹھہراکے سوریہ پر مسلط تھا * انطیوخس لقب یوپاتور سے ملقب تھا جسکے معنی بزرگ کی نسل ہین *

یاد ہوگا کہ جب انطیوخس اپیفانیس روم سے بُلایا گیا تب اُسکی عوض ضامن ہونے کے لیے سلوکس نے اپنے بیٹے دیمیتریوس

کو بھیجا اور اب یہہ شخص سوریہ کے تخت کا دعویدار ہوکر رومیون کی
مدد طلب کرتا تھا مگر رومی مجلس نے اُسے روم مین رکھا اور یوپاتور
کی حکومت کو قبول کیا * اِتنے مین یہودی اپنے شہرون کو مستحکم کرتے
اور اپنی فوجون کو بڑھاتے رہے * طالمی مکرون نے اگرچہ اُسوقت
جب کُپرُس کا حاکم تھا اُس جزیرے کو انطیوخسؔ کے حولے کیا تو بھی
اب کوئلے سوریہ کا حاکم ہوکر اُسنے یہودیون کے ساتھہ مہربانی کا
سلوک کیا لیکن جب اُسنے معلوم کیا کہ لوگ اُسے بیوفا جانتے ہین
تب زہر کھاکے خودکُشی کی *

باونوان باب

یہوداہ مکبی کا باقی احوال

اوپر ذکر ہوچکا ہی کہ انطیوخسؔ نے ہیکل کے قریب قلعہ بنوایا اور یہہ
بڑی تکلیف اور مصیبت کا باعث رہا کیونکہ جب یہودی عبادت کرنے
آئے تب سپاہیون نے اکثرون کو قتل کیا اور باقی کو اُنکے گھر کی
طرف بھگا دیا * یہوداہ نے اِس ظلم کے مٹانے کے لیئے قلعہ کو گھیرا

لیکن وہ اُسے لینے کے قابل نتھا* علاوہ اِسکے بعضے سپاہی جو قلعہ
مین تھے نکل کر انطاکیہ کو گیے اور یوپاتور کو خبر دی کہ یہوداہ اور اُسکے
رفیقون نے بغاوت کرکے سوریہ کی فوج کے ہلاک کرنیکا قصد مصمم کیا*
چنانچہ لیسیس نے اپنی فوج کو اِسقدر بڑھایا کہ اُسکے ایک لاکھ پیادے
اور بیس ہزار سوار تھے* اِسکے سوا بتیس جنگی ہاتھی تھے اُنپر لکڑی کے
برج باندھے گئے اور ایک ایک برج مین بتیس سپاہی اور ہندوستانی
مہاوت تھا* لیسیس کے سوا نابالغ بادشاہ بھی فوج کے ساتھ چلا*
حبرون سے متصل گانون بیت صُرہ کے پاس پہنچکر جو یروسلم سے
دس کوس کے فاصلے پہ ہی اُنھون نے اُسے محصور کیا اور بہت روز
تک اُسے گھیرے رہے* یہوداہ مع اپنی فوج کے یروسلم سے جلد
روانہ ہوکر لیسیس کی فوج سے لڑا اور لڑائی مین چھہ سو سوریائی لوگ مارے
گئے* یہوداہ کے بھائی الیعذر نے ایک ہاتھی کو شاہی سازپہنے
دیکھا اور یہہ سوچکر کہ بادشاہ اُسپر سوار ہی اُسنے اُسکے قتل کا قصد کیا*
سوریائی سپاہیون کے درمیان دوڑ کر دہنے بائین اُنکو قتل کیا اور
ہاتھی کے نیچے جھک کر اُسکے پیٹ مین زخم لگایا لیکن افسوس ہاتھی
جب گرا اُسپر گرا اور وہ جان بحق تسلیم ہوا* اگرچہ یہوداہ اور اُسکی فوج

ہمت باندھ کے لڑتی رہی تاہم اُنکو یروسلم کے اندر بھاگنا پڑا اور لیسیئس نے شہر کا محاصرہ کیا * جب یہودی بیت سُرہ میں تھے اِس سبب سے کہ اُنکو کھانا نہ ملا پس اُنھون نے مجبورانہ اپنے کو دشمنونکے حوالے کیا * سوریہ کی فوج یروسلم میں کوہ صیحون کے پاس مقیم ہوئی اور بہت روز تک وہ ہیکل کو گھیرے رہی * یہوداہ نے اُنکا سامھنا کیا لیکن اُنکو بھی کھانے کی کمی ہوئی اور بعضے لوگ دیہاتون میں چلے گئے اور باقی نا اُمید ہونے لگے *

اِس سبب سے کہ یہہ سال زمین کے اُفتادہ رہنے کا تھا پس سوریہ کی فوج کے لیئے بھی کھانے کی کمتی ہوئی * اِسکے سوا خبر آئی کہ فلپ جسے انطیوخس ایپفانیس نے نائب مقرر کیا مادا اور فارس میں فوج کشی کرکے انطیوخس پر چڑھ آتا تھا * چنانچہ لیسیئس نے یہودیون کے دعوون کو قبول کرکے یہوداہ کے ساتھ صلح کا عہد کیا * لیکن اِس تدبیر سے شہر میں دخل پا کر وہ بد عہد ہو گیا اور شہر پناہ گرا کے اور قلعہ کو برباد کرکے وہ انطاکیہ کو چلا اور فلپ سے لڑکے اُسپر غالب آیا *

یاد ہوگا کہ مینیلاوس نے اپنے بھائی یاسون سے زیادہ قیمت

دیگر کہانت کا عہدہ حاصل کیا اور بعد اُسکے شرارت کے سبب سے
اُسے یروسلم سے بھاگنا پڑا * یہی شخص لیسیس اور انطیوخس کے
ساتھہ یروسلم کو آکر امید رکھتا تھا کہ جب سوریہ کی فوج یہودیون پر
غالب ہوگی تو وہ حاکم ہوگا * لیکن وہ لیسیس کے نزدیک نفرتی تھا
اور اُسکی صلاح کے مطابق بادشاہ نے اُسے بیریہ کو بھیجا اور وہان
اُسکی سزا کی یہہ تجویز ہوئی کہ راکھہ مین دبا کر وہ مارا گیا * بادشاہ نے سردار کاہن
کا عہدہ الکمس کو دیا اور یہہ شخص مینیلاؤس کے برابر شریر اور دغاباز
تھا * اُسنے یونانی بت پرستی کو اجازت دی اور ہیکل کو ناپاک کیا *
یہودیون نے اُسکا انکار کرکے اُسے ناخوش کیا اور اِس سبب سے
اُسنے سوریہ کے بادشاہ کو یہودیون کے ساتھہ دوبارہ لڑنے کو
اِغوا کیا * اونیس تیسرے کا اونیس بیٹا سردار کاہن ہونے کا مستحق
تھا لیکن جب یہہ عہدہ الکمس کو دیا گیا تب اونیس نے مصر مین جاکر
اُس ملک کے بادشاہ اور ملکہ کے فیض سے وہان کے یہودیون کے
لیے ہیکل بنوائی * یہہ ہیکل یروسلم کی ہیکل سے مطابق تھی مگر اُس سے
کسی قدر چھوٹی تھی *
بیان ہوچکا ہی کہ دیمیتریس روم مین انطیوخس کی جگہہ ضامن ہا

مینیلاؤس کا نحوست پانا
الکمس کا مرنا
اونیس کا کاہن نہونا
اونیس کا مصر مین
ہیکل بنوانا
دیمیتریس

اور جب انطیوخس انتقال کر گیا تب اُسنے رومیون سے مدد طلب کی تاکہ وہ سوریہ کا تخت جو اُسکا حق تھا حاصل کرے لیکن رومیون نے انطیوخس یوپاطور کے دعوون کو قبول کیا * اُسی وقت پولیبیوس یونان کا ایک مشہور مورخ روم مین ضامن تھا اور وہ دیمیتریوس کا شریک ہوکے اُسکی مدد کرتا تھا * یہہ دو رفیق بہانے سے کہکے کہ شکار کرنے جاتے ہین سوری جہاز پر سوار ہوئے اور چند روز کے بعد طرابولیہ مین جو سور سے متصل ہے پہونچے * وہان پہونچکر دیمیتریوس نے اطلاع دی کہ رومی امیری مجلس نے اُسے بھیجا تھا کہ اپنی سلطنت کو جسے اُسکے چچا نے اُس سے چھین لیا تھا حاصل کرے * اِس بات کو مانکر سوریائی لوگ دیمیتریوس کے تابع حکومت ہوئے اور اُسنے یوپاطور اور لیسیس کو پکڑوا کے اُنھین قتل کیا *

یاد ہوگا کہ الکمس جسے انطیوخس یوپاطور نے سردار کاہن مقرر کیا تھا یہودیون کو نامنظور تھا * جب اُسنے جانا کہ یہودی اُسے قبول نہین کرتے تب کئی ایک ناخوش اور فسادی شخصون کو جمع کیا اور دیمیتریوس کے پاس جا کر اور آپ کو سردار کاہن اور یہودیہ کا حاکم کہکر اُسنے سُنہلا تاج نخلِ خرما کی ڈالیون کے جیسا کہ ہیکل مین

استعمال ہوئین بادشاہ کو نذرانہ کے طور دیا* جب دیمیتریوس نے یہودیون کا حال پوچھا تب اَلکِمُس نے بیان کیا کہ یہوداہ مکبی اور اُسکے رفیق جو اسیدیانی کہلائے بڑے فسادی ہین اور اُنکے سبب سے امن وچین جاتا رہا اور یہہ بھی کہا کہ بادشاہ کے پاس مدد حاصل کرنے آیا تا کہ یہوداہ سے لڑے*

اَلکِمُس کی دغا

اَلکِمُس سے کہانت کا وعدہ کرکے دیمیتریوس نے بچدیس کو بھیجا کہ اُسے اُسکے عہدے مین قایم کرے* یروسلم مین پہونچکر بچدیس نے یہوداہ کے ساتھہ صلح کی باتین کین مگر یہوداہ اُسکا فریب جانکر اُس سے بازرہا* اکثر اسیدیانیون نے بچدیس کے ساتھہ صلح کا عہد کیا اور جب اِسی طرح وہ لوگ اَلکِمُس کے قابو مین آئے تو فورًا اُسنے اکثر لوگون کو قتل کیا اور باقی لوگ مغارون مین بھاگ کر بھوکھون مرگئے* جب یہوداہ نے اَلکِمُس کی دغابازی کی خبر پائی تب اُن شہرون کو عاجز کرکے جو اُس سے باغی تھے اُسنے بچدیس کے ساتھہ لڑنا شروع کیا اور اَلکِمُس نے خوف کے مارے بادشاہ سے اور مدد مانگی*

نکانور کی شکست

نکانور جو انطیوخس ایپفانیس کے عہد مین یہودیون کے خلاف

آیا تھا اب بڑی فوج کے ساتھ اُنپر پھر چڑھ آیا * پہلے اُسنے دوستی ظاہر کرکے یہوداہ سے باتین کین اور جب وہ عہد کرتے تھے تب یہوداہ نکانور کو حملہ کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے دیکھکر بھاگا اور صحیح وسالم اپنی فوج مین پونہچا * تب بڑی لڑائی ہوئی اور پانچ ہزار سوار پائی مارے گئے اور نکانور قلعہ مین بھاگ گیا * اتنے مین بہتیرے غیر لوگ اور نمکحرام یہودی جنھین یہوداہ نے نکلوا دیا تھا لوٹکر سوریہ کے جھنڈے تلے آئے * اُس وقت بعضے کاہنون اور بزرگون نے نکانور کے پاس آکے اُسکی تعظیم کی اور یہہ بات ظاہر کی کہ بادشاہ کے لئے قربانی گذراننے چاہتے تھے * لیکن اُسنے اُنھین ٹھٹھے مین اڑایا اور اُنپر ہنسکر کہا کہ اگر وہ یہوداہ کو اُسکے حوالے نہ کرین تو ہیکل کو ڈھا کر وہ اُسکی جگہہ بخُس کے لیئے جو عیش وعشرت کا دیوتا تھا ہیکل بنائے *

یہوداہ کو نکالنا
پہلا باب ۱۳ آیہ

یہہ سخت بات سُنکر یروسلم کے باشندے حیران و پریشان ہوئے لیکن خدا پر بھروسا رکھکر خاطر جمع رہے * یہوداہ کے پاس پہاڑون مین تین ہزار جنگی مرد تھے * نکانور نے قصد کیا کہ سبت کے روز لڑائی کرے اور کفر سے کہا کہ اگرچہ آسمان مین خدا بادشاہ ہو لیکن

یہودیونکا رومیونکی طرف رجوع ہونا ۱۲

زمین پر مین ہون * جب لڑائی شروع ہوئی تب اوائل مین نکانور مارا گیا اور اُسکے سپاہی اُسے پڑا دیکھکر بھاگے * یہوداہ یروسلم مین بہت لوٹ لایا اور مثل جولیت فلسطی کے سر کے نکانور کا سر بھی بڑی ہائی کا نشان ٹھہرا *

اِس سرگذشت کے بعد کئی برس تک یہودی امن و چین مین رہے لیکن چارون طرف اُنکے دشمن تھے اور کسی بات کا قیام نہ تھا * اُسی زمانے مین رومی سلطنت بڑھتی گئی اُسکی یہہ شہرت یروسلم تک پہنچی کہ جو ضعیف قومین ہین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف اُنکی مدد کرتی ہی * یہوداہ نے یہہ جانکر کہ ایسے لوگون کے ساتھہ عہد کرنا بہتر ہوگا دو امیرون کے ہاتھہ سے رومی مجلس کے پاس سندیسہ بھیجی * مجلس مین پہونچکہ ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی لوگون کے ہمین اِسلیئے بھیجا کہ آپ لوگون کے ساتھہ عہد و پیمان کرین اور ہماری آرزو یہہ ہی کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہون * رومی مجلس نے اُسکا جواب لکھکر بھیجا کہ رومیون اور یہودیون کو سمندر اور خشکی پر خیریت اور سلامتی ہو اور اُن سے دشمن کی تلوار دور ہو * قول و قرار یہہ ہی کہ اگر رومیون یا اُنکے

یہودیون اور رومیون مین عہد باندھنا

رفیقون پر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنون کو مدد نہ دینگے اور پھر اگر یہودیون کے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے اور اُنکے دشمنون کے ساتھ لڑینگے * علاوہ اِسکے مجلس نے دمیتریوس کو اطلاع بھیجی کہ اگر وہ یہودیون پر ظلم کرے تو مجلس فوج بھیجکر اُنکا بدلا لے *

یہوداہ کا مارا جانا

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یروسلم مین پونہچے تو یہوداہ مکبی مرچکا تھا اور اُسکا انجام اِسطرح ہوا * جب دیمیتریوس نے سُنا کہ نکانور مارا گیا تھا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصے مین آکر اُسنے بکدیس اور الکمس کو بھیجا کہ یہودیونکو برباد کرین * بکدیس بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامنے مقیم ہوا * یہوداہ تین ہزار آدمیون کے ساتھ اُنسے جا ملا لیکن خوف کے مارے یہودی بھاگ گئے اِسقدر کہ صرف آٹھ سو باقی رہے * جب یہوداہ نے اپنے رفیقون کو بھاگتے دیکھا تب دل شکستہ ہوا * اکثرون نے اُسکو بھاگنے کی صلاح دی لیکن اُسنے کہا کہ کبھی ایسا نہو گا کہ مین اپنی پیٹھ اپنے دشمنونکو دکھاؤن چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بھاگ گئی * وہ مودن مین اپنے باپ دادون مین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس کیا * جاے غور و لحاظ یہہ ہے کہ شاید اُس نے خدا کی بہ نسبت

رومیون پر زیادہ توکّل کیا اور اِسی سبب سے شکست پائی *

ترپنوان باب

یونتن کا یہودیون کا پیشوا ہونا

جو یہودی باغی ہوکے یہوداہ کے خلاف رہے وہ اب غالب ہوئے اور چونکہ بیکّدیس نے اُنھین اکثر عہدون مین داخل کیا پس اُنکا گھمنڈ بہت ہو گیا * اُس زمانے مین قحط سالی بڑی اور اِن لوگون نے اناج وغیرہ کو روک کے اپنے ہموطنون کو بڑی تکلیف دی اور ماسوا اِسکے بیکّدیس اور اُسکی فوج نے تمام ملک کو ویران کرکے یہوداہ کے جتنے رفیقون کو پایا اُنھین تہ تیغ کیا *

اِس پریشان حالت مین باقی یہودیون نے یونتن نام یہوداہ کے چھوٹے بھائی کو چنکر اُسے اپنا پیشوا مقرر کیا * اِتنے مین الکمس کہانت کے عہدے مین قائم ہوا اور مسیح سے ایک سو انسٹھ برس پیشتر جب اُسنے حکم فرمایا کہ ہیکل کی جو دیوار غیر قومون کے صحن اور یہودیون کے صحن مین ہے وہ گرادی جاوے تاکہ غیر قومون کے لیئے ہیکل مین آمد و رفت

کی راہ ہو تو اُسکے رگون مین تناؤ ہونے کے سبب سے اُسکی جان
بڑے درد سے نکلی * اُسکے بعد بچدّیس یہودیہ سے روانہ ہوا اور چند
عرصے تک امن و چین رہا *

مسیح سے ایک سو اٹھاون برس پیشتر برگشتہ یہودیون نے ایسے
چین کی حالت کے مخالف ہو کے بچدیس کو دعوت کی کہ اُنکی مدد
کر کے اپنی فوج کے ساتھ یونتن پر حملہ کرے * چنانچہ بچدیس ملک
یہودیہ مین پھر پونہچا لیکن یونتن نے باغیون کے منصوبون سے
آگاہ ہو کر اُن مین سے پچاس سرگروہ مروا ڈالے اور اِسطرح بندش کو
روکا * لیکن چونکہ اُسکی فوج اِسقدر بڑی نہ تھی کہ بچدیس کا سامنا کرے
پس وہ ایک بیابان مین جا رہا اور اُس مقام کے ایک قلعہ کو مضبوط
کر کے وہان سے بچدیس کی فوج کو ایسا دق کیا کہ اُسنے محاصرہ کو
موقوف کیا اور باغی یہودیون کو مروا ڈالا کہ جنکے سبب سے وہ اس لاحاصل
کام مین مبتلا ہوا وہ چلا گیا * یونتن نے اُسکے پیچھے ایلچی بھیجکر صلح
کے عہد و پیمان پیش کیے اور بچدیس نے صلح کا عہد باندھ کے
اُنھین جو جنگ کے قید ہوئے آزاد کیا *

مسیح سے ایک سو چون برس پیشتر کے قریب جو لوگ دیمیتریوس کے

مخالف تھے وہ اِس بندش مین شریک ہوئے کہ اُنھون نے بلس
نامے ایک جوان مرد کو ترغیب دی کہ وہ جو حقیقتاً کمینون مین سے
تھا یہہ کہکر کہ مین انطیوخس اپفانیس کا بیٹا ہون ملک سوریہ کے تخت
کا دعوٰی کرے * چنانچہ مسیح سے ایک سو ترپن برس پیشتر اِفکلین بندشیون
نے بلس کو شہر روم مین پوہنچایا اور اُسے اہل مجلس کے روبرو پیش کیا *
اہل مجلس نے باوجودیکہ جلد معلوم کیا کہ یہہ فریبی ہی تاہم اِس سبب سے
کہ دمیتریوس سے نفرت رکھتے تھے اُس سے سوریہ کی سلطنت کا
وعدہ کیا اور وہ اپنے واسطے سکندر شاہ سوریہ کا لقب مقرر کرکے فوج کو
فراہم کرنے لگا اور بعد ازان تولیمیس کو جہاز پر روانہ ہوکے وہان بہتیرے
اشخاص جو دمیتریوس سے ناخوش تھے اُسکے جھنڈے کے تلے آئے *
اِس حال مین دونون بادشاہ یونتن کے ساتھہ دوستی کرنے چاہتے
تھے چنانچہ دمیتریوس نے خط بھیجکر اُس سے وعدہ کیا کہ اگر آپ میرے
رفیق بنین تو مین آپ کو یہودیونکا سپہسالار کرکے فوج فراہم کرنے کی
اجازت دونگا اور یہودی ضامنون کو جو یروسلم کے قلعہ مین ہین آزاد
کرونگا * یہہ خط پاکر یونتن نے اُسے قلعہ کی فوج کے سردارون کو سنایا
اور اُنھون نے فوراً ضامنون کو آزاد کیا * رفتہ رفتہ یونتن کا اختیار

یونتن کی دمیتریوس اور بلس سے دوستی
سنہ ۱۵۲

بڑھتا گیا اُسنے سپاہیون کو اکٹھا کر کے اُنھین جنگی ہتھیار
دیے اور علاوہ اِسکے اُسنے یروسلم کے مکانون کی مرمّت کی
اور اُسکی دیوار کو پھر بنایا*

اگرچہ دیمیتریوس نے یونتن پر اسطرح احسان کیا تاہم سکندر بلس نے
اُس سے زیادہ انعام دینے کا وعدہ کیا* مثلاً جو خط اُسنے یونتن کو
بھیجا اُس مین اُسے بھائی کہا اور اُسکو ایسا لقب اور مرتبہ بخشا کہ گویا
وہ بادشاہ کا جانی دوست ہی اور اُسے سردار کاہن مقرر کیا اور اُسکے
پاس سنہلا تاج اور شاہی لباس بھیجا* یونتن نے نہ اِسکا نہ اُسکا
رفیق بنکر سب کچھ قبول کیا اور یہودیون کا سردار کاہن ہوا*
اِسی طرح یہہ عہدہ جو خورس کے زمانے سے یوصدق کے خاندان
مین ہو کے چلا آیا تھا اب اسمونین خاندان مین آیا اور اُسی خاندان مین
ہیرودیس کے زمانے تک رہا*

جب دیمیتریوس نے سُنا کہ بلس نے کہانتک یونتن اور یہودیونکو
انعام دینے کا وعدہ کیا تھا تو اُسنے کچھ اَور زیادہ دیے کہا بلکہ اُسکے
وعدے بیحد تھے* یہودیون سے کہا کہ محصول اور خراج پھر نہ لگاؤنگا
اور دستور کے موافق کھیتون کے حاصل کی تہائی اور درختون کے

حاصل کا آدھا حصّہ نلونگا اور یروسلم کو پاک اور بے فتور جانکر اُسے
ہر طرح کی دہیکی اور خراج سے آزاد کرونگا اور یونتن سردار کاہن کو قلعہ
مین رہنے دونگا اور اُسے اُس مین فوج رکھنے کی اجازت دونگا اور سب
یہودیون کو جو میری سلطنت مین اسیر اور غلام ہین آزاد کرونگا اور یہودیون
مین سے جو چاہین وہ تیس ہزار تک میری فوج مین نام لکھائین اور جیسا
سوریہ کے سپاہیون کے حقوق ویسا اُنکے بھی ہونگے اور یہودی اپنے
باپ دادونکی شریعت کو بے روک ٹوک مانین اور سامری اور گلیل اور
پیریہ کے صوبے اُنکے اختیار مین دیئے جائینگے اور اپنے خزانے
سے تمھاری قربانیون کے لیئے تین ہزار روپی سالیانہ دونگا اور
جو تین ہزار روپی بادشاہ ہیکل کی طرف سے لیا کرتے تھے اُسے
کاہنون کی پرورش کے لیئے چھوڑ دونگا اور جو لوگ بادشاہ کے
قرضدار یا کسی دوسری طرح کے قصوروار ہون اور وہ ہیکل مین پناہ
لین تو محفوظ رہینگے اور اُنکے مال اسباب مین نقصان نہوگا
اور تم ہیکل کو پھر تعمیر کرو اور اُسکا خرچ میری طرف سے ہوگا* چونکہ
یونتن اور یہودیون نے جانا کہ یہہ سب وعدے کاغذی اور بے
اصل ہین پس وہ بلس کے رفیق بنے*

بلبس کا دیمیتریوس پر غالب ہونا

بعد ازآن دیمیتریوس اور بلبس کے درمیان لڑائیان ہوئین اور مسیح سے ایک سو پچاس برس پیشتر دیمیتریوس کی فوج نے شکست پائی اور وہ خود مارا گیا * بلبس نے ملک سوریہ کا تخت نشین ہوکے مصر کے بادشاہ طالمی فیلومیتور کی بیٹی کلیوپترا سے بیاہ کیا اور تولیمیس مین جسے اکرے کہتے ہین یہہ شادی بڑی شان وشوکت سے ہوئی * اُس شہر مین یونتن دونون بادشاہون کی ملاقات کرنے آیا اور بلبس نے اسقدر اُسکی عزت بڑھائی کہ اُسے اپنے جانی دوستون مین جگہہ دی اور اُسے یہودیہ کا سپہسالار مقرر کیا *

یونتن کا بلبس کی دوستی کا پانا

جب بلبس اپنے تخت پر قائم ہوا تب فوراً عیش وعشرت مین ڈوب کر اُسنے سلطنت کا انتظام امّونیس کے ہاتھہ مین چھوڑ دیا اور یہہ وزیر اسقدر سخت دل اور بے رحم تھا کہ سبھون نے اُس سے نفرت کی * دیمیتریوس نامے دیمیتریوس سوتر کے بیٹے نے جب یہہ سُنا کہ سوریہ کے لوگ بلبس کو ناپسند کرتے ہین تب فوج کو فراہم کرکے اُسپر چڑھ آیا * یونتن بلبس کا وفادار رفیق رہا اور کوئیلے سوریہ کے صوبہ دار اپولونیس نے اُسکا سامھنا کیا * یونتن دس ہزار سپاہیون کی فوج اکٹھا کر کے شہر یافہ کو اپنے قبضے مین لایا اور چونکہ اپولونیس

کی فوج نے اشدود مین پناہ لی پس اُسنے اُس شہر پر حملہ کر کے
اُسے شکست دی * بعد ازآن شہر اسکیلون کے پھاٹک اُسکے
لیئے کھل گئے اور وہ اپنے دشمنون کو لوٹ کر یروسلم کو لوٹ آیا *
جب بلکس نے ان فتحون کا ذکر سُنا تب یونتن کو ایسا سُنہلا طوق
دیا جیسا صرف شاہزادون کا پہناوا ہی اور شہر اکرون کو بھی اُسے
انعام دیا * اِس شہر کے اصلی لوگ مثل ہیوسیون کے ختنہ کرا کے
یہودیون مین شامل ہوئے * یوسیفس مؤرخ کے بیان کے
مطابق اُس وقت مصر مین یہودیون اور سمرونیون کے درمیان
بڑا مباحثہ ہو رہا تھا اور بحث یہہ تھی کہ یہودیون نے کہا کہ خدا کی
پرستش کوہ موریہ اور سمرونیون نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی
چاہیئے * یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور مین پیش ہوا اور چونکہ سمرونی
مغلوب ہوئے لہذا اپیثیتر کے قول کے مطابق سمرونی بحث
کرنیوالے مارے گئے *

سکندریہ کے یہودیون اور سمرونیون مین مباحثہ ہونا

کسی سبب سے طالمی فیلومیتر اور بلکس کے درمیان اختلاف
پڑا اور طالمی نے دیمیتریوس کو جو دیمیتریوس سوتر کا بیٹا تھا سوریہ
کے تخت پر بٹھلانے کی کوشش کی * اُس وقت بلکس کلکیہ مین تھا

بلکس کا طالمی کی طرف سے بے اعتباری ہونا

اور جب طالمی کی بدخواہی کی خبر سُنی تو اُسنے مَع اپنی فوج کے سوریہ
مین لوٹ کر اُسکا سامنا کیا لیکن شکست پائی* وہ ملک عرب کو بھاگا اور
وہان زبدئیل نامے ایک امیر نے جسکو اُسنے اپنا بیٹا سپرد کیا تھا
اُسے قتل کر کے اُسکا سر طالمی کے پاس بھیجا* بعد ازآن دیمیتریوس
نے تخت نشین ہو کے نکاتور لقب کو اختیار کیا جسکے معنی فتحمند ہین*
مسیح سے ایک سو چوالیس برس پیشتر ملک سوریہ مین پھر گڑبڑ ہوئی
کہ ٹریفو نامے ایک شخص نے جو بلس کے اُمرا مین ہوا تھا زبدئیل
کے پاس جا کر انطیوخس بلس کے بیٹے کو پایا اور اُسے سوریہ مین
پونہچا کے اُسے تخت پر بٹھلانے کی کوشش کی* انطیوخس کے
لیئے فوج جلد فراہم ہوئی اور اُسنے تخت نشین ہو کے تھیوس یعنے
خدا کا لقب اختیار کیا* چونکہ انطیوخس تھیوس نے یونتن کو اپنے
دوستون مین شمار کرنے چاہا تو اُسنے وعدہ کیا کہ اُسکا یہہ مرتبہ کہ بادشاہ
کے دوستون مین اول ہو برقرار رکھے اور وہ سردار کاہن کے عہدے
مین اُسے قائم کرے اور اُسے چار صوبونکی حکومت دے اور اُسکے
بھائی شمعون کو سور سے مصر تک شاہی فوج کا سپہسالار مقرر
کرے* چنانچہ یونتن انطیوخس کی دوستی کو اختیار کر کے اُسکے

جھنڈے کے تلے آیا اور فوج لیکے شہر دمشق تک غالب ہوا*

یونتن اور شمعون کا [illegible]

دیمیتریوس اپنی فوج کو تر و تازہ کرکے یہودیون پر حملہ کرنے کو نکلا* یونتن نے اُسکے آنے کی آگاہی پاکر خوب طیاری کی اور دیمیتریوس کو حملہ کرنے کی بہ نسبت بھاگنا پڑا* اِسکے بعد یونتن اور شمعون یروسلم کو لوٹ آئے اور آپس مین صلاح کرکے اُنھون نے قصد مصمم کیا کہ اب امن و چین کی حالت مین لڑنے کے واسطے طیاری کرنا بہتر ہی چنانچہ اُنھون نے یروسلم کے قلعہ کو مرمت کیا اور ایک قلعہ جس مین شریانی سپاہی تھے دیوار کے ذریعہ سے الگ کیا اور دیہات کے کئی ایک قصبون کو مضبوط کیا اِس غرض پر کہ آیندہ مین کوئی دشمن ہمپر غالب نہو*

یونتن کا دھوکھا کھانا

یہہ بات جلد ظاہر ہونے لگی کہ اُنھون نے جو کیا وہ اچھا کیا کیونکہ ترِیفو نے انطیوخس کو اِس غرض سے تخت پر بٹھایا کہ اُسے قتل کرکے خود تخت نشین ہو اور اب اُسکا منصوبہ پکا ہوا* یہہ ارادہ کرکے کہ اگر ہو سکے تو یونتن کو اپنا شریک کرے وہ مع اپنی فوج کے یہودیہ مین پونہچا* یونتن چالیس ہزار آدمیونکی فوج لیکے اُس سے سامنا کرنے نکلا اور ترِیفو نے اُسے دھوکا دیکے

یہہ کہاکہ مین دوستانہ آیاہون بلکہ اِس سبب سے آیاکہ شہر تولیمیس
آپ کے قبضہ مین کردون * یونتن نے دھوکھا کھاکے تین ہزار
آدمی کے سوا اپنی کل فوج کو توڑ ڈالا اور علاوہ اِسکے اِن تین ہزار
مین سے دو ہزار کو گلیل مین چھوڑکر باقی ایک ہزار کے ساتھہ تولیمیس
مین داخل ہوا * اُسکے شہر مین پہونچنے کے بعد پھاٹک بند کیئے
گیئے اُسکے سپاہی تہ تیغ ہوئے اور وہ خود زنجیرون سے باندھا گیا †

یونتن کا مارا جانا

جب یہہ خبر یہودیون کو پہنچی تب وہ حیران اور پریشان ہوئے
لیکن شمعون نے اُنھین ہیکل مین فراہم کرکے یونتن کی جگہہ آپ کو
اُنکا پیشوا ٹھہرایا اور اُنھین یہانتک دلاسا دیا کہ وہ جنگ کرنیکو
مستعد ہوئے * جب سُریانی فوج آگے بڑھنے لگی تب شمعون بڑی
فوج لیکے اُس سے سامھنا کرنے گیا اور تریفو نے اُسکے مقابلہ
کرنے کے ڈر سے یہہ بہانا پیش کیا کہ یونتن خراج نہ دینے کے
سبب سے قید ہوا اور اگر خراج دیا جاے اور یونتن کے دو بیٹے
ضمانت مین سپرد کیے جائین تو یونتن آزاد کیا جایگا * شمعون کو
معلوم ہوا کہ یہہ صرف دھوکھا اور فریب ہی لیکن اِس غرض سے کہ کوئی
نہ کہے کہ اُسنے اپنے بھائی کی رہائی کے لیئے حتی المقدور کوشش

انطیوخس حسین کا مارا جانا ۱۴۳ برس پیشتر مسیح

نکی اُسنے یونتن کے دو بیٹے مع خراج کے ٹریفو کے پاس بھیجے* خراج پاکے ٹریفو نے یونتن کو نہ چھوڑا بلکہ اُسکے دونون بیٹون کو بھی قید کیا* اِسکے بعد مسیح سے ایک سو تینتالیس برس پیشتر ٹریفو نے یونتن کو مروا ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد انطیوخس حسین بادشاہ کو قتل کراکے یہہ خبر مشہور کی کہ بادشاہ جرّاحون کی سپردگی مین مرگیا* شمعون نے اپنے بھائی کی لاش پاکے اُسے مودن شہر مین اپنے باپ کی قبر مین دفن کیا اور وہان عمدہ اور رونق دار مقبرہ تعمیر کیا*

چونوان باب

یہودیون کا خود مختار ہونا

یہودیون کا ۱۴۳ برس پیشتر مسیح

مسیح سے ایک سو تینتالیس برس پیشتر یہودی لوگ سلطنت سوریہ سے آزادگی پاکر خود مختار ہوئے اور یہہ تبدیل اِسطرح پر واقع ہوئی* جیسا بیان ہوچکا ہی اُس زمانہ مین سوریہ کے دو بادشاہ دیمیتریوس اور ٹریفو تھے اور وہ آپس مین مختلف تھے* یہودی

لوگ جنھون نے ٹریفو سے بڑا نقصان پایا تھا اُسکی دوستی سے
دیمیتریوس کی دوستی کو زیادہ پسند کیا اور سُنہلا تاج ایلچیون کے
سپرد کرکے اُنھون نے اُنکو دیمیتریوس کے پاس بھیجا کہ صلح کا عہد
و پیمان کرین * بادشاہِ مذکور نے ایلچیون کے سب دعوون کو قبول
فرمایا اور اُنکی درخواست کے مطابق شمعون کو یہودیون کا سردار
کاہن اور سردار کے درجے مین قائم کیا اور یہودیون کو ہر طرح
کے خراج اور محصول دینے سے آزاد کیا اور اُنکے جتنے اگلے قصور تھے
اُنھین معاف کیا * یہہ کل عنایتین شاہی پروانے مین لکھی
گئین اور ایلچی پروانہ لیکے یروسلم کو لوٹے * اِسلیے کہ یہودیون نے
اُس وقت ایسے بڑے حقوق پائے پس شمعون نے سکّون پر
تاریخ مذکور چھپوائی اور یہودی اُس تاریخ کو اپنی خود مختاری کی
تاریخ گنا کرتے ہین *

یہودیون کا عنایتین پانا

مسیح سے ایک سو اکتالیس برس پیشتر خاص و عام کی مجلس
یروسلم مین اکٹھی ہوئی اور اُسوقت یہودیون نے متّھیاس کے
خاندان پر اپنی شکرگزاری کو ظاہر کرنے کے واسطے یہہ حکم تجویز کیا
کہ سردار کاہن کا عہدہ اور یہودیون کے سردار ہونے کا مرتبہ دونون

یہودیون کا خاندانِ متّھیاس پر شکرگزاری دکھلانا

ستمعون کے خاندان مین موروثی ہون * مجلس کی یہہ تجویز تانبے
کی لوح پر کندہ کی گئی اور یہہ لوح یادگاری ستون پر جو ہیکل مین
نصب کیا گیا لگائی گئی *

بیان متھریداتیس کا

اُس زمانے مین متھریداتیس نامے ملک پارتھیہ کا بادشاہ تھا اور
جس وقت سوریہ مین لڑائی اور فساد برپا ہوا شاہ مذکور نے اُن اطراف
کو جو دریاے فرات کے پاس تھے اپنے قبضے مین کر لیا بلکہ اپنی
سلطنت کو ملک ہند تک بڑھایا * اُن اطراف مین دریاے فرات
کے پاس مکدونیہ کے اکثر لوگ رہتے تھے اور اُنھون نے متھریداتیس
کی حکومت سے ناخوش ہو کر دیمیتریوس کے پاس درخواست بھیجی کہ
وہ مع اپنی فوج کے اُنکی مدد کے لیئے آئے * چنانچہ دیمیتریوس نے
ملک سوریہ کو ٹریفو کے اختیار مین چھوڑ کے پارتھیہ کی طرف کوچ کیا
اور دریاے فرات اور دجلہ کے پار ہو کے فارسیون اور اور لوگون
کو اپنی شراکت مین لیا * اُنکی مدد کے وسیلے سے اُسنے جلد پارتھیون
کو شکست دی لیکن جب اُنھون نے دغابازی سے صلح کا عہد و پیمان
کرنے بھیجا تب وہ دھوکھا کھا کے گرفتار ہوا اور اُسکی فوج تہ تیغ

دیمیتریوس کا گرفتار ہونا

کی گئی * متھریداتیس نے اپنی سلطنت کے ہر کہین اِسس

قیدی بادشاہ کو دکھایا تاکہ سبھون کو واضح ہو کہ اُس سے مدد نہ مل سکیگی* بعد اُسکے اُسنے دیمیتریوس کے ساتھہ اُسکے مرتبے کے مطابق سلوک کیا ملکہ رُودوگُنا نامے اپنی بیٹی کو اُس سے بیاہ کر دیا†

مسیح سے ایک سو چالیس برس بیشتر کلیوپاترا نامے دیمیتریوس کی جورو مع اپنے لڑکون بالون کے سلوکیہ کے قلعہ مین جا رہی* بہیترے جنگی مرد ٹریفو کی سخت دلی اور ظلم سے ناخوش ہو کے ملکہ کے پاس آئے اور جب ملکہ نے سُنا کہ دیمیتریوس نے رُودوگُنا سے بیاہ کیا ہی تب اُسنے انطیوخس نامے دیمیتریوس کے بھائی کے پاس خط بھیجکر یہہ خبر دی کہ مجھسے بیاہ کر تو اپنی سلطنت تیرے سپرد کرونگی* یہہ سُنکر انطیوخس نے اپنے لیئے شاہ سوریہ کا لقب اختیار کیا او یہودیون کے سردار شمعون کو دوستی کا خط بھیجا†

دوسرے برس انطیوخس نے سوریہ مین پہونچ کے کلیوپاترا سے بیاہ کیا اور اُسکی فوج اپنی فوج مین ملا کے وہ ٹریفو کا مقابلہ کرنے گیا* چونکہ ٹریفو کے بہیترے سپاہی اُسے چھوڑکر انطیوخس کی فوج مین آ رہے پس اُسنے شکست پائی اور قیدی ہو کے مارا گیا†

جب انطیوخس نے سوریہ مین پہونچکر یہہ دیکھا کہ میرے بہیترے

کلیوپاترا سے بیاہ

انطیوخس کا ٹریفو پر غالب ہونا

رفیق ہین تو جو خط اُسنے دوستانہ شمعون کو بھیجا اُسکی کچھہ پروا نکی
بلکہ شمعون کی مدد کو رد کر کے اُس سے یہہ دعوا کیا کہ وہ شہر یافیہ
اور کوہ صیحون کے قلعہ اور اور محکم جگہون کو بادشاہ کے سپرد کرے
یا بڑا اخراج دے * چونکہ یہہ دعوی شمعون کو نامنظور تھا پس
انطیوخیس نے اُسپر حملہ کرنے کے لیئے فوج بھیجی * اِس لیئے کہ
شمعون بوڑھا ہوا تھا اُسنے یوحنا ہیرکانُس اور یہوداہ اپنے دو
بیٹون کو سپہسالار کر کے اُنکے ساتھہ بیس ہزار پیادے جنگی سوار
سمیت بھیجے * یہوداہ زخمی ہوا لیکن ہیرکانُس نے سوریہ کی
فوج کو بھگا دیا اور وہ جلد یہودیہ سے روانہ ہوئی *

انطیوخیس کا شکست پانا ۱۳۷

مسیح سے ایک سو سینتیس (۱۳۷) برس پیشتر یہودیون کو چین کا موقع
ملا اور اُس عرصے مین شمعون نے ملک یہودیہ کے حال کو دریافت
کرنے کے لیئے ہر اطراف مین سفر کیا * مسیح سے ایک سو پینتیس (۱۳۵)
برس پیشتر وہ شہر یریحو مین پونہچا اور طالمی نامے اُسکا داماد اُس شہر کا
حاکم تھا * طالمی نے اُسے اپنے قلعہ مین لا کے ضیافت مین اُسکو
اور متیاس اور یہوداہ اُسکے دو بیٹون کو قتل کیا * بعد اُسکے طالمی
نے کئی ایک آدمیونکو گذارا مین بھیجا کہ ہیرکانُس کو بھی قتل کرین

شمعون کا مارا جانا ۱۳۵

لیکن اُسنے اُنکی غرض کی آگاہی پاکر اُنھین مرواڈالا اور یروسلم مین
پہونچکر وہ خاص و عام کی راے سے اپنے باپ کی جگہہ سردار کاہن
اور یہودیون کا سردار مقرر کیا گیا *

مسیح سے ایک سو اکتیس برس پیشتر انطیوخیس فراتیس نامے
پارتھیا کے بادشاہ پر چڑھ آیا اور ہیرکانس اُسکا رفیق تھا * انطیوخیس
کی بڑی فوج تھی اور اُسمین چار لاکھہ جنگی مرد تھے اور پہلے وہ
کامیاب تھے * جاڑے کے موسم مین ہیرکانس یہودیہ مین پھر
آیا اور اُسکے بعد جب انطیوخیس کے سپاہی پارتھیا کے لوگون کے
اوپر ظلم اور زبردستی کرتے تھے تب ایک دفعہ جب وہ سپاہی
غافل ہوئے پارتھیا کی فوج نے اُنپر حملہ کرکے اُن سبھون کو قتل
کیا اور انطیوخیس بھی نہ بچا *

جب ہیرکانس نے انطیوخیس کی موت کی خبر پائی تب اپنی
فوج لیکے اُسنے سوریہ مین کئی ایک شہرون کو اپنے قبضے مین کرلیا
اور اُس وقت یہودی لوگ سلطنت سوریہ سے آزادگی پاکے بالکل
خودمختار ہوئے * مسیح سے ایک سو اُنتیس برس پیشتر کے قریب
ہیرکانس نے شہر سکم کو شکست دیکے سمرونیون کی ہیکل کو جو کوہ گرزیم

پر وارع بھی مسمار کیا مگر سمرونی وہان عبادت کرتے رہے * بعد اُسکے
ہیرکانس نے ادومیون پر غالب آکے اُنھین اجازت دی کہ
مختون ہوکے موسیٰ کی شریعت کے تلے آئین یا ملک کو چھوڑکے
اور کہین جائین اور وہ ختنے کو اختیار کرکے یہودیون مین شامل ہوئے
ہیرکانس فریسی تھا اور اُسکی روش نیک اور وہ اپنے
لوگون کا خیرخواہ تھا * مسیح سے ایک سو آٹھہ برس پیشتر کے قریب
جب وہ ایک دفعہ اپنے فریسی بھائیون کے ساتھہ ضیافت
مین شریک تھا تو اُسنے اُنسے یہہ درخواست کی کہ اگر کوئی شخص کوئی
ایسی بات جانے جس مین مین نے خواہ خدا خواہ انسان کی طرف
ناحق کیا تو کہے * سبھون نے اُسکی تعریف کرکے گواہی دی کہ
یہہ شخص خدا اور انسان کا امانت دار ہے * لیکن الیعذر نامے ایک
شخص جو فسادی اور بدطینت تھا یہہ کہنے لگا کہ سردار کاہن کے
عہدے مین رہنا تجھے غیرواجب ہی اِس لیئے کہ تیری ما قیدی تھی
اور کیا جانے کہ تو حرام کی نسل یا غیر قومون مین سے ہو * اسپر صدوقیون
نے یہہ کہکر کہ سب فریسی اس بات کو مانتے ہین ہیرکانس کو اپنی
طرف لانے کی کوشش کی اور آخر کو فریسیون کو چھوڑکے وہ صدوقیون مین ملگیا

ہیرکانس کا فریسیون سے صدوقیون مین ملنا

شامل ہوا اور بعد اُسکے فریسی ہیرکانس کے گھرانے کو بہت دق
کرنے لگے * ہیرکانس نے یہودیون کے اوپر اکتیس برس تک سلطنت
کرکے مسیح سے ایک سو چھہ برس پیشتر رحلت کی * اُسکے پانچ بیٹے
تھے اور اُسنے سردار کاہن کا عہدہ اور ملک کی حکومت یہوداہ
ارسطوبلس نامے اپنے بڑے بیٹے کے سپرد کی +

ہیرکانس کی انتقال

ارسطوبلس کی سلطنت

ارسطوبلس نے مسیح سے ایک سو سات برس پیشتر تاج سر پر رکھکر
اپنے حق مین یہودیون کے بادشاہ کا خطاب لیا اور حساب سے لحاظ ہے
کہ اسیری کے زمانے سے اُسکے زمانے تک کسی نے یہہ لقب
اختیار نہین کیا تھا * یہہ بادشاہ ظالم اور زبردست تھا بلکہ اِسقدر
سخت دل تھا کہ اپنی ما کو قید کرکے اُسے بھوکھ سے مار ڈالا اور
انطیگونس کے سوا اپنے بھائیون کو بھی قید کیا اور آخرکار انطیگونس
کو مروا ڈالا * اُسکی سلطنت ایک برس مین ختم ہوئی اور اپنی بدی پر
بڑی فکر کرکے وہ انتقال کرگیا * سلومے اُسکی بیوہ نے ارسطوبلس
کے تین بھائیون کو قید سے رہائی دی اور اُن مین سے سکندر جنیئس
نے تخت نشین ہوکے دوسرون کو مار ڈالا +

سکندر جنیئس

جنیئس اپنی سلطنت کے بڑھانے مین مستعد ہوکے گرد نواح

کی سلطنتون سے لڑتا رہا اور مسیح سے ایک سو ایک برس پیشتر
کچھ دو برس فلادیلفیا کے سردار سے لڑکر اُسکے دس ہزار جنگی مرد
مارے گئے * مسیح سے چھیانوے برس پیشتر اُسنے قدیم شہر غزّہ کو
محاصرہ کیا اور چونکہ لیسی مخش نام اُس شہر کے حاکم کے بھائی نے
دغابازی سے شہر کو اُسکے حوالہ کیا پس وہ کامیاب ہوا اور شہر
کے اندر داخل ہوکے اُسنے اِس قدر ظلم اٹھایا کہ قتل عام کا حکم کیا
اور اِس وجہ سے لوگ ایسے پریشان ہوئے کہ اُسکے ہاتھہ مین
پڑنے سے اُنھون نے موت کو زیادہ پسند کیا اور اپنے گھرانون
اور بیٹے کو مار ڈالا *

یاد ہوگا کہ جینیس کا باپ ہیرکانس فریسیون مین ایک ہوکے
اُن سے جدا ہوا * مسیح سے چورانوے برس پیشتر فریسی لوگ جینیس
پر ضد کرنے لگے چنانچہ عید خیام کے وقت جب وہ اپنے سردار
کاہن کے عہدے مین قربان گاہ کے پاس خدمت کرتا تھا تب
فریسیون کے اُسکانے سے لوگون نے یہہ پکار کے کہ یہہ
غلام اور قیدی کی نسل اور کہانت کا غیر مستحق ہی اُسکی بڑی بیحرمتی
کی * اُس وقت چھہ ہزار زردوست سپاہی جینیس کی خدمت مین

تھے اور اُنکے وسیلے سے اُسنے چھہ ہزار لوگون کو مار ڈالا * تین برس
کے بعد لڑائی اور فساد پھر برپا ہوا اور مسیح سے اٹھاسی برس پیشتر
دیمیتریوس یوکیرس نامے شاہ سوریہ نے مع چالیس ہزار پیادون
اور تین ہزار سوارون کے جینیس پر حملہ کرکے اُسے بڑی شکست دی *
اِسکے دو برس بعد پھر لڑائی ہوئی اور جینیس غالب آکے ہزارون
قیدی یروسلم مین لایا اور اُن مین سے آٹھ سو کو لیکے اُنھین صلیبون پر
لٹکایا اور اُنکے مرنے سے پیشتر اُنکے سامنے اُنکی جورؤن اور لڑکون
بالون کو مار ڈالا *

مسیح سے ستہتر برس پیشتر جینیس رگبہ کے محاصرے مین انتقال
کر گیا * اپنے مرنے سے پیشتر اُسنے سکندرہ نامے اپنی جورو کو صلاح
دی کہ رگبہ کے شکست دینے تک میری موت کی خبر کو شہرت نہ دینا اور
میری موت کے بعد مع فوج کے یروسلم کو جاکر میری لاش فریسیونکے
سپرد کر اور اُنسے وعدہ بھی کر کہ تو اُنکی صلاح کے مطابق سلطنت کا انتظام
وبندوبست کرتی رہیگی * سکندرہ نے یون کیا اور فریسی اِس سبب سے
بہت خوش ہوئے اور اگرچہ اُنھون نے جینیس کی موت چاہی تھی
لیکن اب اُسکی تعریف کرکے اُسے بہت عزت سے دفن کیا * اِسکے

چند عرصے بعد فریسی غالب رہے اور ہیرکانس نامے جنئیس کا بیٹا
جو سردار کاہن ہوا اُنکی مرضی کے مطابق ملکی بندوبست کرتا رہا* مسیح
سے اُنہتر برس پیشتر سکندرہ ملکہ نے رحلت کی اور انطیوحسؔ نامے
اُسکا بیٹا تخت کو حاصل کرنیکا ارادہ کرکے رات کو یروسلم سے روانہ ہوا
اور کئی ایک شہرون کو جاکر جہان اُسکے باپ کے دوست رہتے
تھے اُنکے وسیلے سے بہت جلد بائیس حصے و قصبون کو اپنے قابو
مین لایا فریسیون نے ملکہ سے درخواست کی تھی کہ وہ کسی کو اپنا
جانشین مقرر کرے لیکن پیشتر اسکے کہ وہ انتقال کرگئی اور ہیرکانس
تخت پر بیٹھا* تین مہینے کے بعد یریحو کے نزدیک ہیرکانس اور
ارسطوبلس دونون بھائیون کے درمیان لڑائی ہوئی اور ہیرکانس
شکست پاکے یروسلم کو بھاگا اور قلعہ مین پناہ گیر ہوا* بعد ازآن ان
بھائیون مین صلح کا عہد باندھا گیا اور ارسطوبلس تخت نشین ہوا*
اتنے مین رومی حکومت اُن اطراف مین زیادہ ہوتی گئی* اُسکا
سخت دشمن متھریداتیس نامے پونطس کا بادشاہ تھا اور مسیح سے
پینسٹھ برس پیشتر پاپئے نامے رومی فوج کا سپہسالار اُن اطراف مین
پہونچکے اور ہر کہین کامیاب ہوکے ملک سوریہ کو اپنے قابو مین لایا*

اُسوقت ہیرودیس کے باپ انطیپاتور کے سبب سے یہودیہ مین
بکھیڑا اور نااتفاقی ہوئی * انطیپاتور جو ادومی رئیسون مین سے
تھا یہودی امرا مین بزرگ تھا اور سکندرہ ملکہ کے انتقال ہونیکے
بعد وہ ہیرکانس کا رفیق بنکے ارسطوبلس کے خلاف تھا اور جب
ارسطوبلس تخت نشین ہوا اُسکی قدر جاتی رہی * چنانچہ ہیرکانس کو
کہکے کہ تیرا بھائی تیری جان کی تلاش مین ہی اُسنے اُسے اُسکایا
کہ چپکے ارتیس نامے عربی بادشاہ سے عہد و پیمان کرے * جب
یہہ بندشش پکی ہوئی اور بہتیرے یہودی ہیرکانس کی شراکت مین
آئے تب انطیپاتر اور ہیرکانس ارتیس کے پاس گئے اور اُسنے
اُنھین مع پچاس ہزار جنگی مردون کے یروسلم مین پہنچایا * ارسطوبلس
پر حملہ کرکے اُنھون نے اُسے شکست دی اور یروسلم کو اپنے قبضے
مین کرلیا * ارسطوبلس قلعہ مین پناہ گیر ہوکے ارتیس کی فوج سے محاصرے
مین پڑا * اُسوقت اسکورس نامے رومی سپہسالار دمشق مین تھا
اور ارسطوبلس نے اُسکے پاس ایلچی بھیجکے اور انعام دینے کا وعدہ
کرکے اُس سے درخواست کی کہ وہ اُسکی مدد کرنے آئے * چنانچہ
اسکورس نے یہودیہ مین پہونچکر ارتیس کو حکم دیا کہ اپنے ملک کو

جائے ورنہ رومی فوج اُسے سزا دیگی * یہہ حکم پاکر اریتیس عربستان کی طرف چلا گیا اور ارسطوبلس اُسکا پیچھا کرکے اُسسے جا ملا اور اُس سے لڑکے غالب ہوا *

ارسطوبلس اور ہیرکانس نے رومی سلطنت سے مدد مانگی

قریب اُسوقت کے پانپے نامے رومی سلطنت کا سردار سپہسالار دمشق مین پونہچا اور وہان بارہ بادشاہ اور اور بادشاہون کے ایلچی اُسکی ملاقات کرکے اُسکے مطیع ہوئے * اُن مین ارسطوبلس کے ایلچی تھے اور اُنکے وسیلے سے انعام بھیجکے ارسطوبلس نے درخواست کی کہ رومی سلطنت اُسے یہودیہ کی بادشاہت مین قائم کرے لیکن کسی سبب سے درخواست نامنظور ٹھہری * بعد ازان ہیرکانس اور ارسطوبلس اُس بادشاہت مین قائم ہونے کی درخواست کرنے کے واسطے پانپے کے پاس جو دمشق مین پھر پونہچا تھا آئے اور دونون نے اپنے دعوون کو ثابت کرنے کے لیئے بہتیری دلیلین پیش کین * اُسی وقت اور یہودیون نے دونونکے دعوون کے مخالف ہوکے پانپے کے سامنے اُنپر نالش کی کہ اُنھون نے سلطنت کے طریقے کو بدل ڈالا کیونکہ اگلے دنون مین یہودی لوگ سردار کاہن کے تابع ہوتے تھے اور اُنکا کوئی بادشاہ نہین تھا *

ہیرکانس نے اپنے بڑے ہونے کا دعوی کرکے اپنے بھائی پر یہہ نالش کی کہ اُسنے ظلم اور زبردستی کرکے مجھے زمین اور سمندر پر لوٹا ہے اور ارسطوبلُس نے عذر کرکے دعوی کیا کہ ہیرکانس کی نالیاقتی اور غفلت کے سبب سے مین سلطنت لینے کو مجبور ہوا* پاپنیے نے ارسطوبلُس کو اُسکی زبردستی کے لیئے الزام دیکے تینون کو رخصت کیا اور اُنکا مقدمہ موقوف رکھا جبتک وہ اریبتس کے مقابلے سے لوٹ نہ آئے* ارسطوبلس یہہ جاننے کہ میرا مقدمہ کامیاب ہوگا پاپنیے سے مقابلہ کرنے کو طیاری کرنے لگا*

اریبتس پاپنیے کا تابع ہوا اور اپنی سلطنت مین قائم کیا گیا اور بعد اُسکے پاپنیے ارسطوبلُس پر حملہ کرنے گیا* جب ارسطوبلُس نے دیکھا کہ مین پاپنیے سے لڑنے کے قابل نہین ہون تب وہ یروسلم مین بھاگا اور جب پاپنیے اُس شہر کے نزدیک پونہچا تب ارسطوبلس نے اُسکے استقبال کو نکلکر اِس شرط پر کہ لڑائی موقوف ہوگی خراج دینے اور مطیع رہنے کا عہد باندھا* پاپنیے نے اس شرط کو قبول کیا لیکن ارسطوبلس کو اپنے پاس رکھکر اُسنے گبنیس کو مع فوج کے یروسلم مین خراج لانے کو بھیجا* ارسطوبلُس کے رفیقون نے جو

شہر کے اندر تھے یہہ دیکھہ کر کہ ہمارا اینٹیپٹر و گبینیس کے ساتھہ نہین ہی ہر شہر کے پھاٹکون کو بند کیا اور تب پاپیے نے ارسطوبلس کو زنجیرون مین باندھا * چونکہ شہر کے اندر ارسطوبلس کے رفیقون سے ہیرکانس کے رفیق زیادہ تھے پس اُنھون نے پاپیے کو بھیتر آنے دیا اور ارسطوبلس کے ساتھیون نے قلعہ مین پناہ لی * پاپیے نے قلعہ پر محاصرہ کرکے ہیرکانس کے شریکون سے مدد پائی اور اِس سبب سے کہ یہودی جو قلعہ مین تھے سبت کے روز اپنی حفاظت کے لیئے کچھہ بھی نکر سکے پس رومی فوج کی زیادہ تر جلد کامیابی ہوئی * محاصرے کے تیسرے مہینے دیوار ٹوٹ گئی اور ہیکل رومیون کی فوج کے قبضے مین آگئی * رومی سپاہیون نے داخل ہوکے بارہ ہزار یہودیونکو ہر تیغ کیا * اِن مین سے بہتیرے کاہن تھے جو اُسوقت صبح کی قربانیون کو گذراننے مین مشغول ہوکے اپنی جان بچانے کے لیئے قربانگاہون سے نہ نکلتے تھے اور اپنے کامون کو نہ روکتے تھے چنانچہ وہ مارے گئے اور اُنکا خون قربانیون سے ملایا گیا *

رومی فوج نے مسیح سے ترسٹھہ (۶۳) برس پیشتر ہیکل پر قبضہ کیا اور اُسی دن اُسے لیا جسے یہودیون نے بوکد نضر کے قبضہ کرنے کی سالیانہ یادگاری کا دن ٹھہرایا تھا *

پانپے نے مع اپنے سپہسالارون کے ہیکل مین داخل ہوکے پاک مکان اور پاک ترین کو دیکھا مگر ہیکل کے ظروف اور خزانے نہ لیئے اور حکم کیا کہ ہیکل صاف کیجاے اور الٰہی عبادت ہوا کرے * یروسلم کی دیوار کو گرا کے اُسنے ہیرکانس کو سردار کاہن اور یہودیون کا سردار مقرر کیا لیکن اس شرط پر کہ وہ رومی سلطنت کا مطیع رہے اور خراج دیا کرے اور قدیم حدون کے باہر ملک کو نہ بڑھائے * اِسیطرح یہودیہ رومی سلطنت کا صوبہ ہوا اور وہ اُس سلطنت کا تابع رہا جبتک مسیح نہ آیا * چونکہ ملک یہودیہ رومی سلطنت مین شامل ہوا پس ضرور نہین کہ اُسکا اور علٰحدہ بیان کرین اور حقیقتاً اُس وقت سے مسیح کے آنے تک رومی سلطنت اِس قدر زور آور ہوئی کہ کُل دنیا کی تاریخ گویا فقط سلطنت مذکور کی تاریخ ہی ٭

پچپنوان باب

تتمہ

چونکہ ملاکی نبی کے وقت سے مسیح کے زمانے تک چار سو برس

کے قریب کا فاصلہ واقع ہوا تو شاید کسی شخص کو یہہ تعجب کا باعث ہو کہ
پاک نوشتون مین اُس فاصلے کی تاریخ نہین پائی جاتی * لیکن غور کا
مقام ہی کہ اگرچہ بیبل مین اُس عرصے کی مفصل تاریخ نہین ملتی تاہم
بطور ثبوت اُسکے بہتیرے تذکرے ملتے ہین بلکہ جو نبوتین یسعیاہ
اور یرمیاہ اور حزقیئیل اور دانیل نے بابل اور سور اور مصر وغیرہ کے
خلاف کین وہ اکثر عرصۂ مذکور سے علاقہ رکھتی تھین * یہہ بھی
جاے لحاظ ہی کہ اگرچہ اُس عرصے کی تاریخ خدا کے کلام مین نہین
ہی تو بھی معتبر مورخون نے اُسکی تاریخ لکھی ہی اور وہ ہمارے
پاس پہنچی ہی اور جب اُس تاریخ کو اُن پیشین گوئیون سے مقابلہ
کرتے ہین جو بیبل مین ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ بڑی مناسبت اور
مطابقت پائی جاتی ہی اور شاید حکمت الٰہی کی یہہ غرض ہو کہ ہم
معلوم کرین کہ اگرچہ دنیوی تاریخ ہمارے پاس الہامی وسیلون سے
نہ پہنچی ہو تو بھی ہر ایک روز کی واقعات مین خدا کی مرضی پوری
ہوتی چلی جاتی ہی اور آخرکار جب گویا پردہ جو الٰہی ارادون اور انسانی
اعمال کے بیچ لٹکتا ہی کھُل جاے تو معلوم ہوگا کہ اِن مین اور اُن مین
ٹھیک مناسبت ہی بلکہ ایسی مطابقت ظاہر ہوگی کہ خدا کا یہہ کلمہ

تاریخ کا مطابق پیشین گوئیون کے اور
ہونا ۱۱

سچ اور برحق ٹھہریگا کہ آدمی کا غضب اُسکا شکر کریگا اور غضبون کا بقیہ وہ کمر پر باندھیگا *

جب اُس چھہ سو برس کے قریب کے عرصے پر لحاظ کرتے ہین جو مسیح کے مجسّم ہونے سے پیشتر تھا تو معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی ایک خاصیت یہہ تھی کہ اُس وقت متفرق قومون مین بڑی اور عجیب طرح کی تبدیلین واقع ہوئین اور جتنی تبدیلین ہوئین وہ سبکی سب مسیح کے آنے کے لیئے راہ طیار کرتی تھین * چنانچہ خدا کے کلام مین ہی کہ رب الافواج یون فرماتا ہی کہ ہنوز ایک مرتبہ اور تھوڑی سی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور تری اور خشکی کو ہلا دونگا بلکہ مین ساری قومون کو ہلا دونگا اور ساری قومون کی مرغوب چیزین ہاتھہ مین آئینگی اور مین اِس گھر کو جلال سے بھر دونگا * واضح رہے کہ انسان کی برگشتگی کے وقت سے برابر مسیح کے آنے کی راہ طیار ہوتی چلی آئی تھی اور چونکہ زمانۂ مذکور مین معین وقت پہنچا چاہتا تھا پس مسیح کے ظہور پانے کے واسطے انتظامِ الٰہی سے عجیب باتین نظر آنے لگین بلکہ نوح کے طوفان کے زمانے سے قومون مین ایسی تبدیلین واقع نہین ہوئین جیسا زمانۂ مذکور مین وقوع مین آئین *

زبور ۷۶:۱۰

یسعیاہ ۴۰

حجی ۲:۶، ۷

اُسوقت کہ شاہ بابل نے یہودیون کو اسیر کیا بہہ بڑی تبدیل کلیسیا یرمیاہ ۲۵ باب ۱۵ سے ۲۹ تک
مین شروع ہوئی اور بعد اُسکے اُس پیشین گوئی کے مطابق جیسے خدا نے
یرمیاہ کی معرفت کیا مصیبت کا پیالہ دوسری قومون کو پلایا گیا*
معلوم ہوتا ہی کہ یرمیاہ کی جو اُس مقام مین نبوتین تھین وہ خاصکر اُن
تبدیلیون سے متعلق تھین جو سلطنت بابل مین واقع ہوئین* بعد
ازان مسیح کے آنے سے پیشتر جیسا گذشتہ بابون مین بیان ہوچکا
تین بڑی سلطنتون کے سلسلہ وار جاری ہونے سے تین خاص
تبدیلین ہوئین* خدا کے کلام مین بیان ہی کہ شاہ بابل نے گویا تمام دنیا
کو الٹ دیا اور تب خورس بادشاہ نے سلطنت اسور کو برباد
کرکے سلطنت فارس کو جو اسوری سلطنت سے بڑی اور بزرگتر
ہوئی جاری کیا* پھر ایک مدت کے بعد سکندر اعظم کے زور سے پہلی نبوت
سلطنت فارس الٹ دیگئی اور سلطنت مکدونیہ جو سلطنت فارس سے
بڑی ہوئی برپا کی گئی* لیکن مثل دوسرون کے مکدونیہ کی سلطنت
بھی زائل ہونے لگی اور قائم نرہی کیونکہ رومیون نے اُسے برباد
کیا اور جو سلطنت اُنھون نے جاری کی وہ بڑے عرصے تک
زور آور اور زبردست تو رہی لیکن آخر کو دانیل کی تعبیر کے مطابق

جیسے اُسنے نبوکدنضر کے خواب کے بیان مین دیا وہ بھی جاتی رہی اور جو سلطنت خواب مذکور مین مثل پتھر کے جو آپ سے نکلا دکھائی دی وہ اُسکی جگہہ آئی اور قائم ہی بلکہ ابدالآباد تک قائم رہیگی * چنانچہ پاک کلام مین ہی کہ اُن بادشاہون کے ایّام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضے مین نہ پڑیگی وہ اُن سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی *

جب یہہ کتاب شروع ہوئی تب راقم نے بیان کیا کہ ہمارے لکھنے کی غرض یہہ ہی کہ دریافت کرین کہ جو واقعات دینی اور دنیوی تاریخ مین پائے جاتے ہین وہ خدا کے فعل فداکاری سے کیا تعلق رکھتے ہین * اس غرض کے مطابق ہمنے اکثر اور بڑی بڑی باتون پر جو تاریخ مین ملتی ہین لحاظ کیا ہی اور خاصکر اُن باتون کو پیش کیا ہی جو قوم یہود سے متعلق تھین * اُس مثال کو دوبارہ استعمال کرکے جو شروع مین مستعمل ہوئی ہم اب بیان کرسکتے ہین کہ اِس کتاب کے ناظرین علم کے طالب ہوکے کشتی مین سوار ہوئے اور آج تک سیر دریا کررہے ہین * جو دریا ہی وہ دینی تاریخ ہی اور اُسپر چلتے چلتے ہمنے

طرح طرح کی ایسی نصیحت وتعلیم پائی جو مسیح کے فعلِ فداکاری کو روشن کرتی ہی* علاوہ اِسکے دریاکے اکثر وار پار متفرق جگہین ہمین نظر آئین* یہہ طرفینی ملک دنیوی تاریخ سے تشبیہ رکھتے ہین اور اُن مین بھی ایسے ایسے مقام دکھائی دیے جو فعلِ فداکاری کے سمجھنے مین کام آئے ہین* اپنی سیر مین جس مقام تک ہم پہونچ گئے وہ مسیح کا زمانہ ہی* خدا کی توفیق سے یہانتک ہمارا سفر خیر وعافیت سے ہوا اور اگر وہ فضل کرے تو کسی وقت اپنی سیر کو پھر شروع کرینگے*

تمت

نقشہ تاریخ

مسیح سے پیشتر ۱۰۹۵ ساؤل کا بادشاہ ہوجانا دیکھو صفحہ ۱۸۸
ایضاً ایضاً ۱۰۵۵ داؤد کا بادشاہ ہوجانا دیکھو صفحہ ۱۹۶
ایضاً ایضاً ۱۰۱۵ سلیمان کا بادشاہ ہوجانا دیکھو صفحہ ۲۰۰
ایضاً ایضاً ۹۷۵ بادشاہت کا تقسیم ہوجانا دیکھو صفحہ ۲۰۵

سال

سلطنت یہوداہ	مسیح سے پیشتر	سلطنت اسرائیل
۹۷۵ رحبعام دیکھو صفحہ ۲۲۴ ۹۵۸ ابیاہ + ۹۵۵ آسا دیکھو صفحہ ۲۲۵	۹۷۵	۹۷۵ یروبعام دیکھو صفحہ ۲۱۰
	۹۵۰	۹۵۴ ناداب اور ۹۵۲ بعاشا صفحہ ۲۱۱
۹۱۴ یہوسفط دیکھو صفحہ ۲۲۷	۹۲۵	۹۳۰ ایلاہ صفحہ ۲۱۱ + ۹۲۹ زمری اور پھر عمری صفحہ ۲۱۱ و ۲۱۲ ۹۱۸ اخیاب صفحہ ۲۱۲
۸۹۱ یہورام دیکھو صفحہ ۲۲۸ ۸۸۵ اخزیاہ صفحہ ۲۲۹ + ۸۸۴ عتلیاہ صفحہ ۲۳۳ ۸۷۸ یوآس صفحہ ۲۳۳	۹۰۰	۸۹۷ اخزیاہ + ۸۹۶ یہورام (یورام) صفحہ ۲۱۴ ۸۸۴ یاہو صفحہ ۲۲۹
	۸۷۵	
۸۳۸ عمسیاہ صفحہ ۲۳۵	۸۵۰	۸۵۶ یہوآخز صفحہ ۲۳۰ ۸۴۰ یوآس صفحہ ۲۳۰
۸۱۱ ازریاہ (عزیاہ) صفحہ ۲۳۶	۸۲۵	۸۲۵ یروبعام ثانی صفحہ ۲۳۱
	۸۰۰	
۷۵۹ یوتام صفحہ ۲۳۹	۷۷۵	۷۷۳ ذکریاہ اور سلوم اور مناہم صفحہ ۲۳۱ و ۲۳۲ ۷۶۱ فقحیاہ + ۷۵۹ فقح ۲۳۲ و ۲۳۷ صفحہ
۷۴۳ آخز صفحہ ۲۴۰ ۷۲۸ حزقیاہ صفحہ ۲۴۲	۷۵۰	۷۳۰ ہوسیع صفحہ ۲۳۸ ۷۲۲ دس فرقوں کی اسیری
	۷۲۵	سنحیرب اور اسوری سلطنت کا زایل ہوجانا مرودک بلدان شاہ بابل صفحہ ۲۷۰ سے ۲۸۲ تک
۶۹۹ منسّی صفحہ ۲۴۵	۷۰۰	
	۶۷۵	
۶۴۴ امون + ۶۴۲ یوسیاہ صفحہ ۲۴۶	۶۵۰	
۶۱۱ یہوآخز صفحہ ۲۴۸ تب الیاقیم (یہویقیم) ۶۰۰ یہویقین صفحہ ۲۵۰ اور پھر صدقیاہ صفحہ ۲۵۰ ۵۸۸ دو فرقوں کی اسیری	۶۲۵	۶۰۶ مادی اور بابلی نینوہ کو لے لیتے صفحہ ۲۸۱ نبوکدنضر شاہ بابل صفحہ ۲۸۲
	۶۰۰	
	۵۷۵	۵۶۱ اویل مرودک صفحہ ۲۹۲
۵۳۶ اسیری سے پہلی گروہ کا لوٹنا صفحہ ۲۹۳ ۵۲۶ ہیکل کی بنا ڈالی گئی صفحہ ۳۰۵ ۵۱۶ ہیکل تعمیر ہوچکی صفحہ ۳۰۵	۵۵۰	۵۳۶ خورس کا شاہ بابل ہوجانا صفحہ ۲۹۳ اخسویرس اور ارتخششتا (دیکھو عزرا باب ۴) ۵۲۱ دارا صفحہ ۳۰۰
	۵۲۵	
	۵۰۰	۴۸۵ اخسویرس (آستر کی کتاب) صفحہ ۳۰۶
۴۵۷ اسیری سے عزرا کے ساتھ دوسری گروہ کا لوٹنا صفحہ ۳۰۹	۴۷۵	۴۶۴ ارتخششتا (عزرا باب ۷) صفحہ ۳۰۸
۴۴۴ نحمیاہ کا یروسلم میں آنا صفحہ ۳۱۰	۴۵۰	
۴۲۰ ملاکی نبی جسکے بعد پیشین گوئی مسیح کے آنے تک موقوف ہو رہی	۴۲۵	

الیاہ صفحہ ۲۱۶
الیسع صفحہ ۲۲۰

ہوسیع صفحہ ۲۵۴
عاموس صفحہ ۲۵۵
یوناہ صفحہ ۲۵۶

یوئیل صفحہ ۲۵۲
عبدیاہ
یسعیاہ صفحہ ۲۵۷
میکاہ ۲۵۹
ناحوم

حبقوق
صفنیاہ
یرمیاہ

حزقیل
دانیل

حجی اور ذکریاہ

ملاکی

فلپ کا مکدونیہ کا تخت نشین ہونا........	مسیح سے پیشتر	۳۵۹	صفحہ	۳۱۹
سکندر اعظم کا فلپ کا جانشین ہونا........	ایضاً	۳۳۵ ایضاً	ایضاً	۳۲۲
سکندر کا گویا جہان کا مالک ہوجانا........	ایضاً	۳۳۱ ایضاً	ایضاً	۳۲۶
سکندر کا وفات پانا........	ایضاً	۳۲۳ ایضاً	ایضاً	۳۲۷
مکدونیہ کی سلطنت کا چار حصوں میں تقسیم ہونا........	ایضاً	۳۰۱ ایضاً	ایضاً	۳۲۸
یہوداہ مکابی کا یہودیوں کا پیشوا ہوجانا........	ایضاً	۱۶۷ ایضاً	ایضاً	۳۵۴
یونتن کا یہودیوں کا پیشوا ہوجانا........	ایضاً	۱۵۸ ایضاً	ایضاً	۳۷۰
یہودیوں کا خودمختار ہوجانا........	ایضاً	۱۴۳ ایضاً	ایضاً	۳۸۰
یروسلم کا رومی سلطنت کے قبضے میں آنا........	ایضاً	۶۳ ایضاً	ایضاً	۳۹۴